طبع بمطبع مفید عام الکائن فی
بلدۃ اکرہ فی شہر رجب سنۃ ١٣٠٨
الهجریۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی یرجی لطفہ وثوابہ ویخاف مکرہ وعقابہ والصلوٰۃ والسلام علی
خیر خلقہ الذی شمل البریۃ کلہم خطابہ وعلی آلہ وصحبہ وجمیع من والاہ وانابہ
وجنابہ **امابعد** مخفی نرہے کہ باتفاق کافہ اہل اسلام واجماع اصحاب احسان وعرفان ایمان
درمیان خوف ورجا کے ہوتا ہے اہل عقائد نے ذکر اس مسئلہ کا کتب اصول دین مین کیا
ہے کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو رجا وخوف سے خالی ہو اگر کسی مسلمان کا خالی ہونا
فرض کیا جاے تو پہر اوسکا ایمان بہی صحیح نہین ہوگا بلکہ اوسکا شمار اہل ہوے مین کیا جائیگا کیونکہ
نری رجا نزدیک اہل علم کے بدعت ہی ایسے عقیدہ کے لوگ مرجیہ کہلاتے ہین نرا خوف بہی بدعت
ہے اسیوجہہ سے خوارج مبتدع ٹہیرے ہین اہل سنت وجماعت جامع ہین درمیان خوف ورجا کے
اسی سبب سے وہ سنی وناجی ہوئے وللہ الحمد یہہ رجا وخوف دو بازو ہین جنسے مقربین طرف ہر مقام
محمود کے پرواز کرتے ہین دو مطیتہ ہین جنپر عارفین سوار ہوکر ہر عقبۂ کئود طریق آخرت کو قطع

کرتے ہین قرب رحمٰن وروح جنان ایک شئے بعید الارجاء ثقیل الاعباء محفوف بمکارہ قلوب وضمائر والشاق جوارح واعضاء سے اوسکی طرف سوا ازمۂ رجا کے کوئی قائد نہین ہے نار جحیم وعذاب الیم ایک امر محفا بلطائف شہوات وظرائف لذات ہے اوس سے کوئی باز رکھنے والا بجز سیاط تخویف وسطوات تعنیف کے نہین ہے حدیث شریف مین آیا ہے حفت الجنة بالمکارہ وحفت النار بالشہوات یعنی اشتغال بالشہوات کا انجام دوزخ ہوتا ہے اور ابتلاء بالمکارہ کا انجام بہشت ہے ۵

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

اسلئے اس رسالہ مین بیان کرنا حقائق خوف ورجا واسباب سوء خاتمہ کا اور ظاہر کرنا سبیل توصل کا طرف جمع بین الخوف والرجا کے آیات واحادیث ومقالات وحکایات علماء عاملین وفقراء صادقین سے منظور ہوا ہرچند اس بیان مین بہت گنجایش تہی لکن اقتصار رجاء دکہ اختصار پر کیا گیا اور حتی الامکان تحریر وتقریر مدعا کو عام فہم خاص پسند بنایا گیا مقصود اولی اس کتاب وخطاب سے انتفاع اپنا اور اپنی اولاد واحفاد کا ہے انشاء اللہ تعالی پہر بقیہ مسلمین امجاد کا جس کسی مسلمان کو ان حقایق پر اطلاع نہین ہے وہ حلاوتِ طاعات وطلاوتِ عبادت ولذت ایمان ومحبت رحمٰن ولطف مرتبۂ احسان سے بالکل محروم ہے بلکہ گرفتار دام جہل وبلا اسیر شبکۂ خذلان وہوی ہے عافانا اللہ عن ذلک وحققنا بما ہنالک انہ ولی التوفیق وعلیہ التکلان فی تصحیح الاسلام وبقاء الایمان۔

مقدمہ بیان مین اسماء کلمۂ توحید ونتیجۂ توحید کے

حدیث جابر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا الہ الا اللہ افضل الذکر وہی افضل الحسنات رواہ احمد والبزار والترمذی وابن ماجة والنسائی وابن حبان وصححہ والحاکم وقال صحیح الاسناد شوکانی رح نے شرح عدہ مین کہا ہے فی الحدیث دلیل علی ان کلمة التوحید افضل الذکر وافضل الحسنات وحق لہا ذلک فانہا مفتاح الاسلام بل بابہ الذی لا یدخل الیہ الا منہ بل عمادہ الذی لا یقوم

بغیرہ وھی احد او کان الاسلام وہی الفرقان بین الاسلام والکفر و بین الحق والباطل انتہی مظہر نے کہا ہے وانما کانت افضل الذکر لان الایمان لا یصح الا بہا رازی نے کہا ہے اس کلمہ کا ذکر ۳۷ جگہہ قرآن پاک مین آیا ہے انتہی اس کلمہ کو تطہیر قلب مین بڑی صنعت ذمیم راسخ فی الباطن سے بڑی تاثیر ہین ہے ابن جوزی نے کہا جسطرح کہ یہ کلمہ شیطان کو دل سے طرد کرتا ہے کوئی شئے نہین کرتی قال تعالیٰ واذا ذکرت ربك فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا انتہی ابن علان نے کہا بعض علما نے اس کلمہ کے نام ذکر کئے ہین ۱ کلمہ توحید کیونکہ یہ دلیل ہے نفی شرک پر علی الاطلاق ۲ کلمہ اخلاص معروف کرخی کہتے تھے یا نفس اخلصی تتخلصی ۳ کلمہ احسان قال تعالیٰ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۴ دعوۃ الحق یہ قول ہے ابن عباس کا ۵ کلمۃ العدل قال تعالیٰ ان اللہ یامر بالعدل ۶ القول الطیب قال تعالیٰ وھدوا الی الطیب من القول ۷ کلمہ طیبہ قال تعالیٰ ومثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء ۸ القول الثابت قال تعالیٰ یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت ۹ کلمۃ التقوی قال تعالیٰ والزمھم کلمۃ التقوی ۱۰ کلمہ باقیہ قال تعالیٰ وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ ۱۱ کلمۃ اللہ العلیا ۱۲ مثل اعلی ۱۳ کلمۃ السوا قال تعالیٰ قل تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ۱۴ کلمہ نجاۃ ۱۵ کلمہ عہد قال تعالیٰ لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عھدا ۱۶ کلمہ استقامہ ۱۷ مقالید السموات والارض ۱۸ قول سدید ۱۹ بر ۲۰ دین خالص قال تعالیٰ الا للہ الدین الخالص کتاب دین خالص وکتاب دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن مین فضائل اس کلمہ مبارک کے تفصیلاً لکھے گئے ہین ۲۱ صراط مستقیم قال تعالیٰ اھدنا الصراط المستقیم ۲۲ کلمۃ الحق قال تعالیٰ ولا یملك الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شھد بالحق یعنی قول لا الہ الا اللہ ۲۳ عروہ وثقی قال تعالیٰ ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسك بالعروۃ الوثقی ای بلا الہ الا اللہ التی ہے حصن الحق ۲۴ کلمۃ الصدق

قال تعالى والذی جاء بالصدق وصدق به انتهی مین کہتا ہون ثبوت ان اسماء کا واسطے کلمہ طیبہ کے بدلالت النص ہے اور جتنے نام قرآن عظیم کے کتاب اللہ مین آئے ہین وہ سب اسماء کلمہ توحید ہین باشارۃ النص وبفحوای خطاب اسلئے کہ نزول قرآن مجید وفرقان حمید کا خاص واسطے ثابت کرنے اسی کلمہ صدق کے ہوا ہے اسیوجہ سے اسعد الناس بشفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی شخص ہوگا جو کہ قائل اس کلمہ کا اور فاعل اسکے مقصود کا ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قالہا خالصًا من قلبہ اخرجہ البخاری یہہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ قائل اس کلمہ کا اسعد ناس بشفاعت نبویہ ہے لیکن اس شرط پر کہ اوسکو خالص دل سے کہے نہ یہہ کہ بغیر خلوص کے کہے سو یہہ اخلاص سلف مین بہت تھا مگر آج کے دن کیمیا وعنقاء و کبریت احمر ہوگیا ہے کتاب وسنت داعی ہین طرف خلوص کے اور ناہی ہین ضد خلوص سے جسکو شرک کہتے ہین حدیث ابو ذر مین مرفوعًا آیا ہے ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ انہون نے کہا وان زنی وان سرق فرمایا وان زنی وان سرق پھر کہا وان زنی وان سرق پھر وہی فرمایا وان زنی وان سرق تین بار اسیطرح ارشاد فرمایا چوتھی بار کہا علی رغم انف ابی ذر یہہ باہر آئے اور کہتے تھے وان رغم انف ابی ذر اخرجہ مسلم یہ حدیث متفق علیہ ہے مشکوۃ کا لفظ یہہ ہے وکان ابو ذر اذا حدث بہذا قال وان رغم انف ابی ذر شوکانی رح نے شرح عدہ مین کہا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ جب کوئی بندہ مختار عاقل ہوکر اس قول پر مر جائیگا اور خاتمہ اسکے کلام کا اسی کلمہ توحید پر ہوگا تو اسکے لئے جنت واجب ہوجائیگی اور معاصی متقدمہ کچھہ اوسکو ضرر نہ پہونچائینگے اگرچہ کبائر ہون جیسے زنا وسرقہ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور جو شخص اس حکم سے منکر ہوگا ہم اوس سے یہہ بات کہینگے صح ہذا عن الصادق المصدوق علی رغم انفک وہو لا یقول الا الحق لمکان العصمۃ لاسیما فیما طریقہ البلاغ ایک قوم نے اس حدیث صحیح کو بتکلف رد کیا ہے لکن بما لا یسمن ولا یغنی من جوع اور بعض نے اسکو مقید

بعدم مانع کیا ہے ولیس علی ذلک اشارۃ من علم انتھی مین کہتا ہون حدیث انس مین
بذیل ذکر معاذ رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے مامن احد یشھد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار متفق علیہ عبادۃ
بن صامت کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ
النار رواہ مسلم عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہا ہے من مات وھو یعلم انہ لا الہ
الا اللہ دخل الجنۃ اخرجہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یون ہے مفاتیح الجنۃ
شھادۃ ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد حدیث طویل ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ حضرت نے
انسے فرمایا تھا اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیک من وراء الحائط یشھد ان لا الہ الا
اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ اخرجہ مسلم مراد اس عبارت سے کلمہ تامہ ہے یعنی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ احادیث دلیل ہین اسبات پر کہ کہنا اس کلمہ کا خلوص وصدق و
یقین وسے موجب دخول جنت وتحریم نار کا ہوتا ہے ذنوب متقدمہ ومعاصی ماضیہ قائل اس
کلمہ کو ان دونون امر سے باز نہین رکہتے ہین وللہ الحمد مطلب اس شہادت کا یہہ نہین ہے کہ
قائل کوئی عمل صالح سوا اس قول کے نکرے یا کسی گناہ سے نہ بچے بلکہ مطلب یہہ ٹھیرا کہ اگر ہمراہ اس
قول کے براہ جہالت کوئی گناہ ہو گیا ہے تو مغفرت سے ناامید نہو منذری نے ترغیب وترہیب
مین لکہا ہے کہ طوائف اساطین اہل علم کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ اطلاقات جو دربارہ دخول جنت وتحریم
نار حق مین قائل کلمہ طیبہ کے آئے ہین یہہ ابتداء اسلام مین تہے جبکہ دعوت طرف مجرد اقرار بالتوحید
کے تہے پہر جب فرائض فرض اور حدود مقرر ہوئے تو یہہ اطلاقات منسوخ ہو گئے دلائل اسپر بہت
ہین یہی قول مذہب ہے ضحاک وزہری وثوری وغیرہم کا دوسرے گروہ نے کہا ہے کچہہ حاجت
ادعاء نسخ کی نہین ہے اسلئے کہ ارکان دین وفرائض اسلام لوازم وتتمات ہین اقرار بالشہادتین کے
جب اقرار شہادت کا کیا اور فرائض سے جدا یا تہاونا علی اختلاف فیہ باز رہا تو ہم اسپر حکم کفر وعدم
دخول جنت کا لگینگے یہہ قول بہی قریب ہے تیسرے گروہ نے کہا تلفظ بکلمہ توحید ایک سبب مقتضی دخول جنت

ونجات من النار ہے بشرطیکہ فرائض بجا لائے اور کبائر سے بچے اگر یہہ نکیا تو وہ تلفظ دخول نار سے
مانع نہوگا وھذا قریب مما قبلہ انتہی دلیل اسکی حدیث زید بن ارقم ہے کہ جب حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ مخلصاً دخل الجنۃ تو کہا گیا ما اخلاصہا
فرمایا ان تحجزہ عن محارم اللہ رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر الا انہ قال ان تحجزہ
عما حرم اللہ علیہ لکن دوسری حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ من قال لا الہ
الا اللہ نفعتہ یوماً من دھرہ یصیبہ قبل ذلک ما اصابہ رواہ البزار والطبرانی ورواتہ
رواۃ الصحیح تیسری حدیث مین لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً یون ہے جددوا ایمانکم تم تازہ کرو اپنے
ایمان کو کہا کسطرح فرمایا اکثروا من قول لا الہ الا اللہ اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر و
اسناد احمد حسن ہیثمی نے کہا رجال احمد ثقات ہین حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ یہ کلمۂ شریفہ جسطرح
کہ ابتداءً محصل اسلام ہے اسیطرح مجدد اسلام بہی ہے واسطے قائل مسلم مومن کے جسنے اس
کلمہ کو کہا اوسنے اپنے ایمان کو جو پہلے سے حاصل تہا تازہ کیا یہہ مقتضی ہے توت و زیادت ایمان
کو مقدار ما قبل سے حدیث ام ہانی بنت ابی طالب مین مرفوعاً آیا ہے قول لا الہ الا اللہ
لا یترک ذنبا ولا یشبہہ عمل اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد اصل
اس حدیث کی مطولاً نزدیک نسائی و ابن ماجہ کے ہے اس حدیث مین دلیل ہے اس بات پر کہ یہہ
کلمہ واسطے اپنے قائل کے کسی گناہ کو باقی نہین چہوڑتا ہے بلکہ بطفیل اس کلمہ کے اللہ سارے
گناہ قائل مخلص صادق مستیقن کے بخشدیتا ہے یہہ کلمہ سارے اعمال پر فائق ہے کوئی عمل مشابہ
اوسکے نہین ہے اور نہ اوسکے درجہ تک پہونچتا ہے کوئی سا عمل بہی کیون نہو اسیلئے توحید کا
رأس طاعات اساس حسنات کہا ہے بلکہ خود حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکو افضل حسنات
فرمایا ہے کما تقدم ابن عمرو بن العاص کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
لا الہ الا اللہ لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ اخرجہ الترمذی وقال حدیث
غریب اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہہ کلمہ ایک حسنہ ہے اون حسنات مین سے جو اپنے قائل

کو اللہ تک پہونچا دیتے ہین ہر حال مین یہہ وصول الی اللہ بدون حجاب کے کنایہ ہے قبول کلمہ وحصول ثواب سے اور اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ اس کلمہ کا کہنا منجملہ اعمال مقبولہ علی کل حال و فی کل حال و بکل حال ہے وللہ الحمد احادیث دالہ شرف پر اس کلمہ کے اور اوسکے اختصاص پر ساتھہ مزایای عاجلہ و آجلہ کے بہت آئی ہین **ف** حدیث ابن عمرو مین مرفوعًا آیا ہے ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیامۃ فینشر علیہ تسعۃ و تسعین سجلا کل سجل مثل مدّ البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئًا اظلمتک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر فیقول لا یا رب فیقول اللہ تبارک وتعالی بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فیخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات قال فانک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ ولا یثقل مع اسم اللہ شئی اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم فی المستدرک وابن حبان وصححاہ واخرجہ ایضًا الترمذی من حدیثہ وقال حسن غریب واخرجہ ایضًا البیہقی من حدیثہ شرح عدہ مین کہا ہے کہ اس حدیث مین یہہ بات ثابت کی ہے کہ شہادت کلمہ طیبہ کی مکفر ہے جمیع ذنوب کو اگرچہ ایک قوم نے اس بات سے انکار کیا ہے اور اسی حکم کو ابتداء اسلام مین ٹھیراکر منسوخ بتایا ہے لکن غیر مخفی ہے کہ یہہ مجرد رای بحت ہے متضمنہ ساتھہ کسی دلیل کے نہین ہے ورود عقوبات معینہ کا ترک پر کسی فریضہ کے منجملہ فرائض خدا کے کچھہ منافی اس مطلب کو نہین ہے اسلیئے کہ جمع بدون اہدار ان ادلہ صحیحہ متواترہ کے بھی ممکن ہے جسکو ان ادلہ کے تواتر مین شک ہو اوسکو چاہیے کہ وہ رجوع طرف دواوین حدیث کے کرے تہوڑی بحث سے اوسکو اس مدعا پر وقوف حاصل ہو جائیگا سو دعوی نسخ امر متواتر کا مجرد رای واستبعاد سے کیونکر ہو سکتا ہے یہہ عقوبات تو اس قصد سے آئے ہین کہ لوگ ان منع رتابہ پر اتکال کرکے بیٹھہ رہین تو یہہ بات بدعا ان تقنیط عباد اللہ

فائدہ حدیث بطاقہ

وجہ از فت دعوئی نسخ شرع مشروع علی لسان رسول اللہ صلعم کے بہی ممکن ہے یہی حال ہر دو قول
باقی کا جنکو منذری نے نقل کیا ہے کہ وہ بہی متعلق ساتہہ کسی دلیل کے نہین ہین اور نہ کوئی عماد مقتضی
ادنکے قبول کا ہے اور نہ کسی اساس قوی در ای سوی پر اونکی بنیاد رکہی گئی ہے فضل ربانی کا رد کرنا
جحد نعمت وکفران مرحمت ہے ہدایت الی الحق ہاتہہ مین وہاب برحق کے ہوتی ہے حدیث عبادہ
بن صامت جسمین یون آیا ہے ادخله الله الجنة علی ما کان منه من عمل دافع
تاویلات مذکورہ ہے انتہی کلام الشوکانی رح مین کہتا ہون بڑی دلیل تصحیح احادیث باب پر قول
عزوجل ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم الآیه اس قسم کی آیات اور بہی بہت
ہین یہ آیات نزدیک اہل علم کے نہ منسوخ ہین اور نہ مأول بلکہ تاویل تو ایک نوع ہے
تکذیب کی حفظنا الله منه اسمین سوای تحجر واسع کے اور کیا ہے حاصل مقام یہہ ٹہیرا کہ نفس
اقرار وقول بکلمہ شہادت افضل اعمال حسنہ واقوال صالحہ ہے اگر فرض کرین کہ ایک شخص کے پاس
سوا اسکے اور کچہہ نہین ہے تو یہی عمل اوسکا حسن ہوگا جبکہ زبان فصیح وصمیم قلب سے اوسنے اس کلمہ کو
کہا ہے اگرچہ سائر اعمال مین قاصر وفارط تہا اور شامت نفس امارہ واغواء ابلیس لعین سے
مرتکب ذنوب کا ہوگیا تہا اللہ سبحانہ اوسکے لئے ضرور قدر شناسی اس کلمہ مبارک کی کریگا اور اوسکے
اخلاص کو اس شہادت مین قبول فرماکر مغفرت ذنوب کی فرماویگا خواہ وہ گناہ کبیر ہو یا صغیر مستور
ہو یا مشہور لہذا توحید خالص کو افسر طاعات کہا ہے جسطرح کہ شرک کو ملاک سئیات ٹہیرایا ہے
ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم وآمنتم ندامت توبہ ہے توبہ محاء ذنوب ہوتی ہے اسمین
کسی اہل علم کا خلاف نہین ہے تائب من الذنب مثل غیر مذنب کے ہوجاتا ہے ولله الحمد شک کرنا قبول
توبہ مین بعد وجود شرائط توبہ کے کفر یا قریب بکفر ہے ویتوب الله علی من تاب اور جو شخص کہ
مرگیا اور وہ مصر علی الکبائر تہا اور اسکو توبہ نصیب نہین ہوئی تو وہ مشیت خدا مین ہے چاہے
اوسکو عذاب کرے چاہے بخشدے مغفرت کا ہونا واسطے غیر تائب کے بہی جائز ہے الله کو اس
غفران سے کوئی مانع نہین ہوسکتا ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے ان الله [illegible]

ویغفر ما دون ذالك لمن یشاء ٥

الٰہی واقف خیل گناہم	نوید تا بکے عصیان پناہم
الٰہی تا غفور اسمت شنیدم	گنہ راست شادی مرگ دیدم

کچھہ بیان اس مسئلہ کا آخر باب سوم رسالہ ہذا مین ہی آئیگا بہرحال ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے اور اوسکا کرم ہمارے گناہون سے کہین بڑہکر ہے ٥

لك الحمد کم من کربۃ قد کشفتہا	بنور من اللطف الخفی فنجلت
لك الحمد فاکشف کربۃ الحشران دجت	بلطف من الغفران والرحمۃ التی

باب بیان مین آیات رجا کے

قال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئك یرجون رحمت اللہ واللہ غفور رحیم جو لوگ ایمان لائے اور جنھون نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ مین وہ امیدوار ہین اللہ کی مہر کے اللہ ہے بخشنے والا مہربان **ف** ہجرت کہتے ہین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کیطرف نقل کرنے کو مراد اسجگہہ ہجرت ہے دار کفر سے طرف دار اسلام کے ذکر رجا کا بعد ان اوصاف کے اسلئے کیا ہے کہ اس دنیا مین کسیکو یہہ بات معلوم نہین ہے کہ وہ جنت مین جائیگا اگرچہ طاعت مین کسی درجہ تک کیون نہ پہونچا ہو لفظ رجا بمعنی خوف بہی آتا ہے جیسے ما لکم لا ترجون للہ وقارا ای لا تخافون عظمۃ اللہ ایک قوم نے کہا یہ معنی رجا کے حقیقۃً ہین نہ مجازاً دوسری قوم نے کہا بلکہ یہہ لفظ اضداد لغات سے ہے ابن عطیہ کہتے ہین رجا کے ساتہہ ہمیشہ خوف ہوتا ہے جسطرح کہ خوف کے ساتہہ ہمیشہ رجا ہوتی ہے **ف** قتادہ نے کہا اللہ نے اس آیت مین اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت اچھی ثنا کی ہے وہ خیار ہین اس امت کے انکو اہل رجا ٹھیرایا ہے ومن رجا طلب ومن خاف ھرب بہرحال ان تین صفت والونکو راجی رحمت ٹھیرایا ہے وقال تعالیٰ ومن یعمل سوءا او یظلم

نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما جو کوئی کرے گناہ یا اپنا برا کرے پہر اللہ سے
بخشوائے پاوے اللہ کو بخشتا مہربان **ف** موضح قرآن مین کہا ہے گناہ فرمایا کبیرہ کو اور اپنا
برا فرمایا صغیرہ کو یہہ اون لوگونکو حکم ہے کہ توبہ کرین تو قبول ہو انتہی ضحاک نے کہا یہہ آیت
حقمین وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کے اوتری ہے اونہون نے اشراک باللہ کیا تہا پہر حمزہ کو قتل
کیا پہر حضرت کے پاس آکر کہا ھل لی من توبۃ اوسپر یہہ آیت آئی بعض مفسرین نے کہا حقمین
سارق بنی ابیرق کے اوتری ہے اوسکو ترغیب دیگئی ہے توبہ و استغفار کی اور یہہ بات بتائی
گئی ہے کہ اللہ مستغفر پر رحیم ہے بہر حال اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا یہہ آیت واسطے
ہر بندہ کے ہے عباد اللہ سے جنے کوئی گناہ کیا ہو تو پہر وہ استغفار کرلے ابن عباس کہتے ہین
اللہ نے اپنے بندونکو خبر دی ہے اپنے حلم و عفو و کرم و وسعت رحمت و مغفرت کی سو جس کسی سے
کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہوگا اور وہ استغفار کریگا تو اللہ کو غفور رحیم پائیگا اگرچہ اوسکے گناہ
آسمانون اور زمین اور پہاڑون سے بڑے ہون **ف** ابن مسعود کہتے ہین جو کوئی شخص
ان دو آیات سورہ نساء کو پڑہ کر استغفار کریگا اوسکی مغفرت ہوگی ومن یعمل سوء الآیہ
ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الآیہ اسباب مین کہ استغفار کرنا قبول ہوتا ہے اور استغفار
ماحی ذنوب ہے احادیث کثیرہ آئی ہین یہہ آیت دلیل ہے دو حکم پر ایک یہ کہ توبہ قبول ہوتی ہے
سارے ذنوب کبائر و صغائر سے دوسرے یہ کہ مجرد استغفار کافی ہے کما ھو ظاھر الآیۃ اور
بعض نے کہا مقید بتوبہ ہے **ف** قال تعالی انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون
السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیھم وکان اللہ
علیما حکیما توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور ہے سو اونکی جو عمل کرتے ہین برا نادانی سے پہر توبہ
کرتے ہین شتاب تو اونکو اللہ معاف کرتا ہے اللہ سب جانتا ہے حکمت والا یہہ آیت دلیل ہے
اسپات پر کہ توبہ علی الاطلاق قبول نہین ہوتی ہے بلکہ بعض سے قبول ہوتی ہے اور بعض سے
قبول نہین ہوتی جسطرح کہ نظم قرآنی اسکی مبین ہے بعض نے کہا ہے توبہ اللہ کے فضل

درحمت پر موقوف ہے قال ابوحیان معتزلہ نے کہا ہے اللہ پر توبہ قبول کرنا واجب ہے اہل
معانی کہتے ہین اللہ نے قبول کرنا توبہ کا اپنے نفس مقدس پر بغیر ایجاب کے واجب کیا ہے
اوسپر کوئی چیز واجب نہین ہے وہ جو چاہے سو کرے امت کا اتفاق ہے اس بات پر کہ توبہ کرنا
سارے مومنین پر فرض ہے لقوله تعالی وتوبوا الی الله جمیعا ایها المومنون جمہور
کہتے ہین انها تصح من ذنب دون ذنب خلافا للمعتزلة ابوالعالیہ نے کہا یہہ آیت واسطے
مومنین کے ہے قرطبی نے قتادہ سے حکایت کیا ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ واله وسلم
کا اجماع ہے اس بات پر کہ ہر معصیت جہالت سے ہوتی ہے عمدًا ہو یا جہلًا ضحاک ومجاہد نے کہا ہے
کہ جہالت اسجگہ عمد ہے عکرمہ نے کہا سارے امور دنیا کے جہالت ہین ومنه قوله تعالی انما
الحیاة الدنیا لهو ولعب زجاج نے کہا جہالت کے یہہ معنی ہین کہ اونہون نے لذت فانیہ کو لذت
باقیہ پر اختیار کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ کنہ عقوبت کو نہین جانتے ہین اس قول کو ابن عطیہ نے
ضعیف کہا ہے ابوالعالیہ کہتے ہین حضرت کے اصحاب کہتے تھے جو گناہ بندے سے ہوتا ہے وہ جہالت
ہے ابن عباس نے کہا جسنے برا کام کیا وہ جاہل ہے اوسنے اپنی جہالت سے وہ کام کیا قریب سے
مراد حضور موت ہے یا معاینہ ملائکہ یا مغلوب النفس ہونا جو زمانہ درمیان معصیت اور غرغرہ کے
ہے وہ قریب ہے اگرچہ سالہا سال کا ہو کیونکہ ہر آنیوالا قریب ہوتا ہے اگرچہ دیر مین آئے اسمین
تنبیہ ہے انسان کو کہ ہر ساعت مین متوقع نزول موت کا رہے بعض نے کہا کہ توبہ کرے قریب العہد
گناہ سے بغیر اصرار کے ابن عباس نے کہا یعنی حیات وصحت مین ضحاک نے کہا ہر شئی جو قبل موت
کے ہے قریب ہے چاہیے کہ قبل معاینہ ملک الموت کے توبہ کرے اور اگر بعد دیکھنے ملک الموت کے توبہ کی تو وہ
توبہ نہین ہوئی حسن نے کہا قریب جب تک ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہی دربارہ قبول ہونے توبہ کے قبل غرغرہ کے بہت سی
احادیث آئی ہین ابن کثیر نے اونکو ذکر کیا ہے غرغرہ یہہ ہے کہ منہ مین پانی یا پتلی چیز ڈالین اور
اور وہ حلق مین نہ اوترے اور جوف مین نہ پہونچے اور اوسکو نگل نہ سکے یہہ حال جب ہوتا ہے
کہ روح حلقوم مین آجاتی ہے بعض نے کہا غرغرہ تردد روح کا ہے حلق مین سو جو لوگ قبل

اسکے توبہ کرلیتے ہین اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ اونکی توبہ قبول کرلیجاتی ہے یہہ توبہ بسبب تصدیق
کے قبل موت پذیرا ہوتی ہے اگرچہ بقدر فواق ناقہ کے ہو کیونکہ جب اوسنے یہ بات معلوم کرلی کہ یہ
معصیت بسبب استیلاء شہوت و جہالت کے ہوئی ہے تو اوسکو حکم توبہ کا دیا تاکہ جلد تائب
ہوجائے ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال
انی تبت الآن ولا الذین یموتون وھم کفار اولئک اعتدنا لھم عذابا الیما
اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک کہ سامنے آئے ایسے کسی کو موت کہنے لگا مینے
توبہ کی اب اور نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین اونکے واسطے ہمنے طیار کی ہے دکھہ کی مار موضح قرآن
مین کہا ہے جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہین اور آس سے پہلے قبول
ہے مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے نہین اوترتا مگر جو مسلمان ہوکر مرے انتہی ابو العالیہ
نے کہا یہ آیت واسطے اہل نفاق کے ہے سعید بن جبیر بہی اسیکے قائل ہین ابن عباس نے کہا مراد
اہل شرک ہین یعنی کفار ثوری نے کہا مراد مسلمان ہین بدلیل ولا الذین یموتون وھم کفار
مراد حضور موت سے حضور علامات موت کا ہے کہ مریض حالت سیاق تک پہونچ جائے اور نفس اوسکا
مغلوب ہوکر مشغول بخروج من البدن ہو یہی وقت ہے غرغرہ کا اسوقت نہ کسی کافر سے ایمان
اور نہ کسی عاصی سے توبہ قبول ہوتی ہے قال تعالیٰ فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا بأسنا
بعض نے کہا ہے قرب موت مانع نہین ہے قبول توبہ سے بلکہ مانع توبہ سے مشاہدہ اون احوال کا ہے
کہ جنکے ہوتے ہوئے کسی طرح رجوع طرف دنیا کے ممکن نہین ہے اسیلئے توبہ فرعون کی وقت ادراک
غرق کے قبول نہوئی ف ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر
لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اگر ان لوگون نے جسوقت کہ اپنا برا کیا تہا آتے تیرے
پاس پہر اللہ سے بخشواتے اور رسول اونکو بخشواتا تو پاتے اللہ کو معاف کرنے والا مہربان یہہ آیت
اونکے حق مین اوتری ہے جنہون نے حضرت کی اطاعت ترک کرکے تحاکم بطرف طاغوت کیا تہا اللہ نے
فرمایا اگر یہہ لوگ تائب ہوکر پاس حضرت کے آتے اور اپنی جنایات ومخالفات سے جدا ہوتے اور

اخلاص وتضرع کے ساتھہ استغفار کرتے اور حضرت اونکے شفیع ہوتے تو اللہ انکی توبہ قبول فرماکر رحم
کرتا یہہ آنا پاس حضرت کے زمانہ حیات مین تھا بعد ممات کے آنا یہہ ہے کہ ہمراہ توبہ واستغفار کے درود
بہیجے قال تعالےٰ وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین پکارو اوسکو
ڈر اور توقع سے بیشک اللہ کی رحمت قریب ہے نیکی والونسے **ف** یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ داعی
وقت دعا کے خائف ترسناک طامع فی الاجابت ہو سو جبکہ وہ وقت دعا کے جامع بین الخوف والرجا
ہوگا مظفر بمطلوب ہو جائیگا قرطبی نے کہا اللہ نے ہمکو حکم کیا ہے کہ بندہ وقت دعا کے حالت
ترقب وتخوف واملِ نے اللہ مین ہو یہانتک کہ خوف ورجا اوسکے دو پر ہون جو اوسکو طریق
استقامت پر آمادہ کرین اور جبکہ منفرد ساتھہ ایک امر کے ہوگا تو ہلاک ہو جائیگا اسلئے انسان
کو چاہئے کہ عقاب سے خائف اور ثواب مین طامع ہو خوف کہتے ہین انزعاج فی الباطل کو
اون مضار سے جنکے وقوع سے امن نہین ہے اور بعض نے کہا توقع مکروہ کو مابعد مین اور
طمع کہتے ہین توقع حصول امر محبوب کو زمان مستقبل مین ابن جریج نے کہا ہے یعنی خوف عدل و
طمع فضل ہو یا خوف ریا و طمع اجابت بعض اہل علم نے فرمایا ہے بندہ کو چاہئے کہ حالت حیات مین خوف
غالب رکہے جب موت آئے رجا غالب ہو جائے حدیث مین آیا ہے لایموتن احدکم الا وھو
یحسن الظن باللہ تعالیٰ اخرجہ مسلم اس آیت سے پہلے یہہ فرمایا تہا ادعوا ربکم تضرعا
وخفیۃ انہ لایحب المعتدین یعنی پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے اوسکو خوش
نہین آتے حد سے بڑہنے والے موضح قرآن مین کہا ہے دعا مین بہتر ہے کہ چپکے مانگے تاکہ اپنی نمود
نہو اور دل سے گڑگڑا کر نکلے اور حد سے نہ بڑہے یعنی اپنے مُنہ سے بڑی بات نمانگے انتہی سو یہہ آیت بیان
مین شرط صحت دعا کے ہے اور یہہ پہلی آیت بیان مین فائدہ دعا کے تہی پہر ذکر قریب ہونے اپنی رحمت کا
محسنین سے کیا ہے کسی نوع کا احسان ہو رحمت نزدیک بعض کے صفت فعل ہے اور نزدیک
بعض کے صفت ذات مراد رحمت سے اسجگہہ ثواب ہے قالہ سعید بن جبیر وقال تعالےٰ
اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ ایھم اقرب ویرجون رحمتہ ویخافون

عذابہ ان عذاب ربک کان محذورا وہ لوگ جنکو یہہ پکارتے ہین ڈہونڈتے ہین اپنے رب
تک وسیلہ کہ کون بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکہتے ہین اُسکے مہر کی اور ڈرتے ہین اوسکی
مار سے بیشک تیرے رب کی مار ڈرنے کی چیز ہے ف موضح قرآن مین کہا ہے یعنی جنکو
کافر پوجتے ہین وہ آپ ہی اللہ کی جناب مین وسیلہ ڈہونڈتے ہین کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو
اوسیکا وسیلہ پکڑین سو وسیلہ سب کا پیغمبر ہے آخرت مین اونہین کی شفاعت ہوگی انتہی یہہ آیت
دلیل ہے اسبات پر کہ مسلمان کو راجی رحمت الٰہی ہونا اور اوس سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ ایمان
بین الخوف والرجا ہوتا ہے سو جسطرح نرے ڈر مین یاس ہوتی ہے اسیطرح نری رجا مین امن
ہوتا ہے امن و یاس اللہ سے دونون کفر ہین بنص کتاب اللہ اللہ کے مکر سے امن مین ہونا اور اوس سے
نا امید محض ہو جانا کام کفار کا ہے مومن کی شان رجا و خوف ہے اسیلئے فرمایا ہے ولا تیأسوا من
روح اللہ انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون یعنی اللہ کی تنفیس و رحمت سے
نا امید نہو ابن عباس نے کہا روح بمعنی رحمت ہے وقال سبحانہ و من یقنط من رحمۃ ربہ
الا الضالون یعنی نا امیدی اوسکی رحمت سے کام نہین مخطئین کا ہے جو راہ صواب سے گمراہ ہو گئے
ہین اللہ کی سعت رحمت کو نہین پہچانتے نہ اُسکے کمال علم و حلم و عفو و کرم و فضل کو جانتے ہین فتح البیان
مین کہا ہے کہ مراد وسیلہ سے قرب بطاعت و عبادت ہے حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہے حضرت نے
فرمایا سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا وما الوسیلۃ قال القرب من اللہ ثم قرء ہذہ الآیۃ
رواہ الترمذی و ابن مردویہ بعض نے کہا مراد تقرب بعمل صالح ہے پہر طالبین وسیلہ کو راجین رحمت
ٹہیرایا معلوم ہوا کہ ایک صورت رجا کی یہہ بہی ہے کہ اتباع رسول کرے عمل نیک بجالائے اگر یہہ وسیلہ اتباع
رسول کا نہین ہے تو خوف عذاب کا لگا ہوا ہے قال تعالیٰ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا
ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا پہر جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے کچہہ کام نیک اور ساجہا
نہ رکہے اپنے رب کی بندگی مین کسی کا ف فتح البیان مین کہا ہے رجا کہتے ہین توقع حصول خیر کو
زمان مستقبل مین مطلب یہہ ٹہیرا کہ یہہ رجا شان مومنین کی ہے ایسا راجی عامل صالح غیر مشرک ہوتا ہے

عمل خیر وہ ہے جسپر شرع نے ملنا ثواب کا ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ نفع رجا کا اوسیوقت ہے کہ راجی
کسیطرح کا فتنہ عبادت الٰہی مین نکرے اسمین ریا بہی داخل ہے کیونکہ وہ شرک خفی ہے وقال تعالیٰ
تتجافی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقنٰهم ينفقون الگ رہتی ہین
اونکی کروٹین اپنے سونے کی جگہہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچہہ
خرچ کرتی ہین ف موضح قرآن مین کہا ہے اللہ سے لالچ برا نہین نہ اوس سے ڈر اور اسلیئے
بندگی کرے تو قبول ہے ڈر و لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو
ریا ہے کچہہ قبول نہین انتہی ابن عباس نے کہا ہے خوفا من النار وطمعا فی الجنة اسمین دلیل ہے
اسبات پر کہ جو عبادت و دعا خوف و طمع سے کیجاتی ہے وہ صحیح ہے اس مسئلہ کی تنقیح کتاب ہدایة السائل
مین بخوبی ہوگئی ہے صوفیہ رحمہم اللہ کا یہہ کہنا کہ اللہ کی عبادت بلا طمع جنت و خوف نار کرنا چاہیئے کچہہ
خلاف اس آیت کے نہین ہے اسلیئے کہ اونکے نزدیک بہی عبادت مذکور باطل نہین ہوتی ہے اگرچہ
شق ثانی کو وہ افضل بتاتے ہین وقال تعالیٰ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن
كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا تمکو بہلی تہی سیکہنی رسول کی چال جو کوئی امید
رکہتا ہے اللہ کی اور پچہلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا ف فتح البیان مین کہا ہے
اسوة بمعنی قدوہ ہے یعنی اقتدا مطلب یہہ ٹہیرا کہ تمکو اقتدا حسن چاہیئے ساتہہ رسول کے تم اللہ کی
دین کی مدد کرو رسول کی کمک کرو اونکی سنت پر چلو اگرچہ سبب اس آیت کا خاص ہے لکن یہہ
آیت ہر شئے مین عام ہے ومثلها ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا وقوله قل ان
كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ابن عمر نے کہا یہہ آیت حقمین گرسنگی حضرت کے اوتری ہے
ایک جماعت صحابہ نے اس آیت سے بہت سے مسائل پر استدلال کیا ہے اسمین دلالت ہے
لزوم اتباع و ترک تقلید حادث پر یہہ اسوہ واجب ہے یا مستحب قرطبی نے کہا امور دین مین محمول ہے
ایجاب پر اور امور دنیا مین محمول ہے استحباب پر بہرحال یہہ اسوہ اون لوگون کا کام ہے جو
راجی و خائف ہوتے ہین اللہ کے ثواب و دیدار کی امید رکہتے ہین اوسکے عذاب و عقاب سے ڈرتے

ہین قائل ہین دن آخرت کے وہان امیدوار رحمت کے ہین اللہ کو بہت یاد کرتے رہتے ہین معلوم ہوا کہ تحقیق اسوہ کا جمع بین الرجا والذکر سے حاصل ہوتا ہے وقال تعالیٰ ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناھم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور لیوفیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ انہ غفور شکور جو لوگ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی اور قایم کیا ہے اونہون نے نمازکو اور خرچ کیا ہے کچھہ ہمارا دیا ہوا چھپے اور کھلے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تاکہ پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑہتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ ہے بخشنے والا قبول کرتا **ف** فتح البیان مین کہا ہے مراد تلاوت سے استمرار ہے تلاوت پر کتاب سے مراد قرآن عظیم ہے اقامت نماز سے مراد فعل صلوٰۃ ہے اوقات معینہ پر ساتھہ کمال ارکان واذکار کے انفاق باستمر مطلق صدقات مین مراد ہے اور علانیہ زکوات مفروضہ مین یہ خبر دینا کہ وہ راجی ثواب کے ہین بمنزلہ وعدہ حصول مرجو کے ہے معلوم ہوا کہ جو صفات اس آیت مین ذکر کئے گئے ہین یہہ علامات ہین صحت رجا کے ایسا راجی اپنی مراد کو پہونچ جاتا ہے قال تعالیٰ امن ھو قانت اناء اللیل ساجداً وقائماً یحذر الاخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون بہلا ایک جو بندگی مین لگا ہے گہڑیون رات کے سجدہ کرتا اور کہڑا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا امید رکھتا ہے اپنے رب کے مہر کی تو کہہ کوئی برابر ہوتے ہین سمجہہ والے اور بے سمجہہ **ف** فتح البیان مین کہا ہے قانت بمعنی مطیع یا خاشع یا قایم فی الصلوٰۃ ہے یا مراد داعی رب ہے اصل قنوت طاعت ہے مراد اناء اللیل سے ساعات واوقات شب یا جوف لیل یا مابین مغرب وعشا یا اول واوسط وآخر شب ہے مراد سجود وقیام سے نماز ہے یہہ آیت دلیل ہے اسبات پر کہ قیام لیل کا قیام نہار پر راجح ہے کیونکہ شب پوشندہ تر ہوتی ہے اسلئے ریا سے دور تر جا پڑی ہے دل جب اشتغال احوال خارجیہ سے خالی ہوتا ہے تو رجوع طرف مطلوب اصلی کے لاتا ہے وہ مطلوب خشوع فی الصلوٰۃ اور معرفت ہے اوس شخص کی جسکے لئے یہہ نماز پڑہی جاتی ہے حذر آخرت سے مراد عذاب آخرت ہے مراد رجاء رحمت سے مغفرت یا جنت ہے آیت دلیل ہے اس بات پر کہ جمع بین الرجا والخوف کر

جس دلمین اجتماع ان دونون کا ہوتا ہے وہ فائز المراد ہے معلوم ہوا کہ جانب رجا اکمل و اولی ہے واسطے نسبت کرنیکے طرف اللہ پاک کے ابن عمر نے کہا یہہ آیت حقمین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اوتری ہے ابن عباس نے کہا حقمین عمار بن یاسر کے آئی ہے انس کہتے ہین دخل رسول اللہ صلعم علی رجل وھو فی الموت فقال کیف تجدک قال ارجوا اللہ واخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلعم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ الذی یرجوا وامنہ الذی یخاف اخرجہ النسائی وابن ماجۃ والترمذی وقال غریب وقد رواہ بعضھم عن ثابت عن النبی مرسلا پھر اللہ نے کہا کہ علما و جہال برابر نہین ہوتے ہین اسکو ہر عاقل بھی جانتا ہے اسیطرح مطیع و عاصی برابر نہین ہوتے مراد علماء سے عاملین بالکتاب والسنۃ ہین انکے سوا جتنے لوگ ہین وہ سب جہلاء ہین خواہ علماء سوء دنیا طلب ہون یا فضلاء فنون مختلف وقال تعالی قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم کہدے اے بندون میرے جنہون نے زیادتی کی اپنی جانون پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان ف موضح قرآن مین ہے اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہین جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے ناامید مت ہو توبہ لاؤ رجوع ہو بخشے جاؤ گے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی تب کی توبہ قبول نہین انتہی فتح البیان مین ہے اسراف بمعنی افراط ہے مراد یہ کہ گرچہ کفر و معاصی کا خوب ہی استکثار کیا ہو معہذا خدا سے امید نہ توڑے اوسکی رحمت سے مایوس نہو اس آیت شریف مین انواع معانی و بیان ہین جیسے متوجہ ہونا اللہ کا اونپر اور پکارنا انکو اور جیسے اضافت کرنا انکا طرف اپنی یہہ اضافت کیا ہے ایک بڑی تشریف ہے اور جیسے التفات کرنا تکلم سے طرف غیبت کے بقولہ من رحمۃ اللہ اور جیسے اضافت رحمت کی طرف اجل اسماء حسنی کے اور جیسے اعادہ ظاہر کا بلفظہ اس قول مین ان اللہ قالہ السمین

عبد اللہ بن مسعود وغیرہ صحابہ نے کہا ہے ہذہ الآیۃ ارجیٰ آیۃ فی کتاب اللہ کیونکہ یہ آیت مشتمل ہے
اعظم بشارت پر اسلئے کہ پہلے بندونکو اپنی طرف مضاف کیا بقصد مزید تشریف وتبشیر کے پھر اونکو موصوف
کیا بما توہم اسراف فی المعاصی واستکثار من الذنوب کے پھر اسکے بعد اونکو قنوط یعنی ناامیدی رحمت سے
منع کیا یہہ نہی جنمین مذنبین غیر مسرفین کے بالاولی ثابت ہے فحوای خطاب سے ثبوت اسکا ہوتا ہے
بعض اہل علم نے کہا ہے یہ آیت عام ہے جنمین ہر کافر تائب و مومن عاصی کے جو توبہ کرتا ہے وہ توبہ
اوسکے گناہ کو محو کردیتی ہے مراد یہ ہے کہ عاصی کو یہ گمان کرنا نچاہئے کہ کوئی راہ خلاص کی عذاب سے
واسطے اسکے نہین ہے کیونکہ ایسا اعتقاد کرنیوالا قانط ہے رحمت خدا سے حالانکہ کوئی گنہگار نہین ہے
کہ وہ توبہ کرے مگر اوسکا عقاب زائل ہوکر وہ لایق مغفرت ورحمت کے ہوجاتا ہے حق یہ ہے کہ یہہ
آیت مقید بتوبہ نہین ہے بلکہ علی الاطلاق آئی ہے اسیلئے بعد نہی کے قنوط سے اوس چیز کے خبر دی ہے
جو دافع و رافع قنوط ہے اور بجای قنوط کے رجا کو قایم کرتی ہے اس خبر کے بعد نہ کوئی شک باقی
رہتا ہے اور نہ کوئی گمان دلمین خلجان کرتا ہے الف لام لفظ الذنوب پر واسطے جنس کے ہے جو
مستلزم ہے استغراق جملہ افراد کو گویا قرت مین اس عبارت کے ہے ان اللہ یغفر کل ذنب کائنا
ما کان الا ما اخرجہ النص القرانی وہو الشرک پھر اس اخبار پر کہ ہر گناہ مغفور ہوگا اکتفا
نکیا بلکہ بلفظ جمیعًا اوسکو موکد فرمایا فیا لہا من بشارۃ لا یساویہا بشارۃ پھر اس کلام کی تعلیل
حسن اس قول مستحسن سے فرمائی کہ اللہ غفور رحیم ہے یعنی کثیر المغفرۃ کثیر الرحمۃ اور اس جملہ کو
موکد کیا حرف تاکید وضمیر فصل سے اور جن دو صفتونکو آیت سابقہ متضمن تھی اونکا اعادہ فرمایا اب جو
شخص اس فضل عظیم وعطاء جسیم ومنت فخیم وعفو کریم کا منکر ہوکر یہ گمان کرے کہ تقنیط وتائیس
عباد کی رحمت رب العباد سے اولیٰ تر ہے بہ نسبت اس بشارت وصراحت کے وہ سخت غالط ہے
کیونکہ مواعید الٰہی کتاب عزیز مین اور مسلک رسالت پناہی سنت مطہرہ مین اس سے تبشیر وعدم تقنیط کو
لائے ہین کما صح عنہ صلعم یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا اور جمع درمیان ان
اس آیت کے اور آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء کی یون ہے کہ کوئی

گناہ کیون نہو سوا شرک باللہ کے وہ مغفور ہے لکن اوسکے لئے جسکو خدا چاہے بالکہ یہہ بہی کہہ سکتے
ہین کہ یہہ خبر کہ وہ سارے گناہ ہمارے بخشیگا دلیل ہے اسبات پر کہ اوسنے غفران جمیع ذنوب کا
ارادہ فرمایا ہے اس سے یہہ لازم آتا ہے کہ وہ مغفرت جملہ مسلمین مذنبین کی کرنا چاہتا ہے اس حیثیت
سے درمیان ان دونون آیتون کے کچہہ تعارض باقی نہین رہا وللہ الحمد یہہ گمان بعض مفسرین کا
کہ یہہ آیت مقید بتوبہ ہے اور کسی مذنب غیر تائب کا گناہ بخشا نجائیگا کچہہ ٹہیک بات نہین ہے اسلئے
کہ اگر بشارت مقید بتوبہ ہوتی تو اوسکی کچہہ بڑی وقعت نسمجہی جاتی کیونکہ توبہ سے تو شرک بہی بخشدیا جاتا
ہے باجماع مسلمین اگر مغفرت مین قید توبہ کی معتبر ٹہیرتی تو تنصیص علی الشرک کا کیا فائدہ ہوتا حالانکہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم واحدی کہتے ہین سارے
مفسرین نے کہا ہے کہ یہہ آیت حقمین اوس قوم کے اوتری ہے جو اس بات سے ڈرتے تہے کہ اگر
ہم مسلمان ہوجائینگے تو ہمارے ذنوب عظام مثل شرک و قتل نفس و معادات نبی صلعم بخشے نجائینگے
ہمنے مانا کہ یہہ آیت اوسی قوم کے حقمین آئی ہے پہر کیا ہوا اعتبار عموم آیت کا ہے نہ خصوص سبب کا یہہ
قاعدہ درمیان اہل علم کے متفق علیہ ہے اگر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ مقید باسباب نزول کئے جاوینگے
اور اونکو متجاوز اسباب سے نہ سمجہا جاویگا تو اکثر تکالیف شرعیہ امت سے مرتفع ہوجاوینگے اگرچہ سبب کے سبب
مرتفع نہون سو جب یہہ لازم باالاجماع باطل ٹہیرا تو ملزوم بہی مثل اوسکے باطل ہوا حدیث اسماء بنت
یزید مین آیا ہے کہ حضرت نے اس آیت مین بعد لفظ جمیعا لفظ ولا یبالی پڑہا اخرجہ احمد وابو
داؤد والترمذی وحسنہ وابن المنذر والحاکم وغیرہم ابن مسعود کا گزر ایک واعظ پر ہوا وہ وعظ
کہہ رہا تہا اوس سے کہا یا مذکر الناس لا تقنط الناس پہر یہہ آیت پڑہی **حکایت** ابن سیرین
کہتے ہین علی مرتضی نے پوچہا کون آیت وسیع تر ہے لوگ ذکر آیات قرآن کا کرنے لگے من یعمل سوء
او یظلم نفسہ وغیرہا علی رضہ نے کہا ما فی القرآن اوسع من یا عبادی الآیہ ابن عباس نے کہا جو
کوئی بندون کو توبہ سے بعد اس آیت کے مایوس کرے وہ جاحد کتاب اللہ ہے لکن بندے کو قدرت
توبہ کی نہین ہے یہانتک کہ اللہ ہی اوسکی توبہ قبول فرمائے ابو سعید خدری کی حدیث دربارۂ قتل

۹۹

نودونہ الانسان بطولہ صحیحین مین آئی ہے اسیطرح حدیث اوس شخص کی جسنے یہہ کہا تہا کہ مجہے آگ مین جلاکر میری خاک ہوا مین اوڑادینا ابوہریرہ سے بطولہ مرفوعًا مروی ہے انس کہتے ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تہے قال اللہ عزوجل یا ابن آدم انک مادعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن ادم لو انک اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ اخرجہ الترمذی عنان بمعنی سحاب ہے اور قراب بضم قاف وہ ہے جو قریب بہ بہری ہو

قال تعالی وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السئیات ویعلم ما تفعلون

وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہے برائیان اور جانتا ہے جو کرتے ہو

ف یعنی جب بندون سے معاصی ہوتے ہین اور ارتکاب سئیات کا وقوع مین آتا ہے پہر وہ سامنے اللہ کے تائب ہوکر آتے ہین تو اللہ اونکی توبہ قبول فرماتا ہے اسمین دلیل ہے رجا پر گویا اونکو امیدوار کیا ہے عفو تقصیرات ومغفرت سئیات کا توبہ کہتے ہین نادم ہونے کو معصیت پر اور باز رہنے کو گناہ سے اور عزم کرنیکو عدم معاودت پر یہہ تین شرطین ہین توبہ کی درمیان بندہ اور خدا کے جب یہہ شروط ثابت ہوجاتی ہین توبہ صحیح ہوتی ہے اور اگر ایک شرط بہی مفقود ہوئی تو توبہ صحیح نہین ہے اور جو توبہ متعلق حق آدمی ہے اوسکے لیئے ایک چوتہی شرط اور ہے وہ یہہ ہے کہ حق سے صاحب حق کے براءت حاصل کرے بہرحال خواہ کافر توبہ کرے یا مسلمان عاصی جبکہ صدور اوس توبہ کا خلوص نیت وعزیمت صحیحہ وصلاح طویت سے ہوگا تو وہ توبہ انشاءاللہ تعالی قبول ہوگی صحیحین وغیرہ مین ذکر توبہ وحکم توبہ کا بہت احادیث مین آیا ہے اس بارہ مین رسالہ محو الحوبہ بہت خوب ہے اور اس رسالہ مین بہی بعض احادیث آوینگی اللہ نے اس آیت مین بعد ذکر قبول توبہ کے ذکر عفو سئیات کا بہی فرمایا ہے یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ بعد قبول توبہ کے سارے گناہ جنسے توبہ کیگئی ہے معاف ہوجاتے ہین معافی کا مطلب یہہ ہے کہ پہر اون گناہونکا مواخذہ نہین ہوتا اور نہ انکی بابت عذاب وعقاب ہوگا یہہ لفظ بہی بعموم خود شامل ہر سئیہ ہے بلکہ جسکو خدا چاہتا ہے اوسکی سئیات

سوا شرک کے بلا توبہ بھی بخشدیتا ہے ۵

ہر ولے واعظ نادان بترسان اہل ایمانرا	کہ مے بخشد گنہ بے توبہ ہم آمرزگار من

باب بیان مین آیات خوف کے

قال اللہ تعالی وایای فارھبون یعنی میرا ہی ڈر رکھو نقض عہد مین میرا خوف رکھو رَہب و
رہبت بمعنی خوف ہے اس امر مین معنی تہدید کے ہین تقدیم معمول فعل کے مفید اختصاص ہوتی
ہے زمخشری نے کہا ہے یہہ ترکیب افادہ تخصیص مین اوکد تر ہے ایاک نعبد سے اور حرف فا جواب
امر مقدر ہے ای تنبہوا فارھبون یا زائد ہے وقال تعالی وایای فاتقون مجھی سے بچتے
رہو یہہ آیت مثل آیت سابقہ کے ہے اس آیت کے اول مین نہی کی ہے تھوڑا مول لینے سے
اللہ کی آیتون پر تقوی بمعنی خشیت ہے قال تعالی واتقون یا اولی الالباب مجھسے ڈرتے
رہو ای عقلمندو مراد ڈرنا ہے اللہ کے عذاب سے اسمین تنبیہہ ہے کمال عظمت خدا پر تخصیص اولی الالباب
کی اسلیئے ہے کہ یہی لوگ اللہ کے اوامر کو سب سے زیادہ قبول کرتے ہین لب کہتے ہین خالص ہر شے کو
وقال تعالی واتقوا اللہ واعلموا انکم الیہ تحشرون ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو
کہ تم اوسکے پاس جمع ہو گے مراد ڈرنا ہے اللہ سے حال و استقبال مین اسمین آمادہ کرنا ہے
تقوی پر تقوی عبارت ہے فعل واجبات ترک محظورات سے ف دوسری آیت مین آیا ہے
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد اور جو
کہئے اللہ سے ڈر تو کھینچ لائے اوسکو غرور گناہ پر پھر بس ہے اوسکو دوزخ اور بری طیاری ہے یہ حال ہے
منافق کا کہ منع کرنیسے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے ابن مسعود نے کہا ہے ان من اکبر الذنوب
عند اللہ ان یقول الرجل لاخیہ اتق اللہ فیقول علیک بنفسک انت تامرنی سفیان ثوری
کہتے ہین ایک شخص نے مالک بن مغول سے کہا تھا اتق اللہ وہ زمین پر گر پڑے اور اپنا رخسار مٹی پر رکھ کر تواضعاً
للہ رکھا بہر حال ضد کی جزا جہنم ٹہیرائی ہے وقال تعالی فلا تخافوھم وخافون ان کنتم

مومنین سو تم اونسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو یعنی ایمان کا اقتضا
یہہ ہے کہ آدمی اللہ سے ڈرے اور شر اولیاء شیطان سے مستدعی امن کا ہو **وقال تعالیٰ**
واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہونچو معلوم ہوا کہ انجام ڈر کا
اللہ سے حصول مراد ہے **وقال تعالیٰ** یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من
نفس واحدۃ لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جسنے بنایا تمکو ایک جان سے اس خطاب مین
سارے بنی آدم داخل ہین تا قیامت **ف** اللہ نے فرمایا ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش
اللہ ویتقہ فاولئک ہم الفائزون جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور ڈرتا
رہے اور بچکر چلے اوس سے سو وہی لوگ ہین مراد کو پہونچے اس آیت مین ترغیب ہے اتباع کتاب
وسنت پر مراد خوف ہے اللہ کا ماضی مین اور تقوی مستقبل مین **ف** دوسری آیت مین فرمایا ہے
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین جنکو سمجھہ ہے
یعنی علم یعنی سب آدمی ڈرنیوالے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھہ والونکی صفت ہے انتہی فتح البیان
مین کہا ہے اللہ نے اس آیت مین اہل خشیت کو معین کر دیا ہے کہ وہ علما ہین مجاہد نے کہا انما
العالم من خشی اللہ عزوجل ومثلہ عن الشعبی مسروق نے کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ
علما وکفی بالاغترار جہلا وعن ابن مسعود نحوہ سو جو کوئی اعلم باللہ ہوتا ہے
وہی اللہ سے زیادہ ڈر رکھتا ہے ربیع بن انس نے کہا من لم یخش اللہ فلیس بعالم وجہ تقدیم مفعول
کی اسجگہہ یہہ ہے کہ یہ مقام مقام ہے حصر فاعلیت کا اگر مفعول موخر ہوتا تو عکس الامر ہو جاتا ابن عباس نے کہا
العلماء باللہ الذین یخافونہ ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے لیس العلم من کثرۃ الحدیث ولکن العلم
من الخشیۃ حذیفہ نے کہا ہے بحسب المومن ان یخشی اللہ **وقال تعالیٰ** قل یاعبادی الذین
اٰمنوا اتقوا ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ انما یوفی
الصابرون اجرہم بغیر حساب تو کہہ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنہون
نے نیکی کی اس دنیا مین اونکو ہے بھلائی اور زمین اللہ کی کشادہ ہے ملتا ہے ٹھیرنے والون کو

اونکا نیک ان گنتی فتح البیان مین کہا ہے یعنی ای تصدیق کرنیوالو توحید کے تم اپنے رب سے
ڈرو اوسکی طاعت کرو معاصی سے بچو اوامر بجا لاؤ ایمان کو واسطے اللہ کے خالص کرو شرک کی
کی نفی کرو مراد یہہ ہے کہ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بعینہ یہی لفظ اونسے کہدو بعض
عباد پر فعل طاعات کا اور احسان کرنا وطن مین متعسر ہوتا ہے اسلیئے ارشاد طرف ہجرت کے
کیا ہے کہ جہان کہین تم اللہ سے ڈر سکو وہین جا کر رہو اوسکے معاصی سے بچو یہہ ہجرت سنت ہی
انبیاء و مرسلین کی فیہ حث علی الہجرۃ من البلد الذی یظہر فیہ المعاصی وقیل من امر
بالمعاصی فی بلد فلیہرب منہ پہر اون لوگون سے وعدہ کیا ہے اجر بیحساب کا جو مفارقت
اوطان وعشائر وخلان پر صبر کرتے ہین اللہ کی طاعت مین تجرع غصص واحتمال بلایا کرتے
ہین بے حساب ہونیکا مطلب یہہ ہے کہ اتنا اجر ملیگا جسکے حصر پر کسی حاصر کو قدرت نہو گی اور نہ کوئی
حاسب استطاعت اوسکے شمار کی رکہتا ہے کیونکہ جو چیز نیچے حساب کے داخل نہین ہو سکتی ہے
وہ غیر متناہی ہوتی ہے وہذہ فضیلۃ عظیمۃ ومثوبۃ جلیلۃ **ف** اللہ نے فرمایا
ہے من خشی الرحمن بالغیب وجاء بقلب منیب ادخلوھا بسلام ذلک یوم الخلود
جو ڈرا رحمن سے بن دیکہے اور لایا دل جسمین رجوع ہے چلے جاؤ اسمین سلامت یہہ دن ہے ہمیشہ
رہنے کا فتح البیان مین کہا ہے خشیت کہتے ہین انزعاج قلب کو وقت ذکر خطیئہ کے خشیت بالغیب
یہہ ہے کہ اللہ سے ڈرے اور اللہ کو نہین دیکہا ہے ضحاک وسدی نے کہا یعنی فی الخلوۃ حیث
لا یراہ احد حسن نے کہا اذا ارخی الستر واغلق الابواب منیب کہتے ہین مقبل علی الطاعۃ یا
سلیم کو اس خشیت کا انجام خلود جنت ہے دوسری آیت مین فرمایا ہے فذکر بالقرآن من یخاف وعید تو سمجہا
قرآن سے اوسکو جو ڈرے میرے ڈہرکے سے ابن عباس نے کہا تہا یا رسول اللہ لو خوفتنا
اوسپر یہہ آیت اوتری تیسری آیت مین فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو کوئی ڈرا
کہڑے ہونیسے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ فتح البیان مین کہا ہے کہ مراد مقام
سے اسجگہہ موقف ہے جہان عباد واسطے حساب کے کہڑے ہونگے مجاہد ونخعی نے کہا ہے

ھوالرجل الذی یھم بالمعصیۃ فیذکر اللہ فیدعھا من خوفہ اسمین اشارہ ہے طرف اس
بات کے کہ استحقاق دو جنتون کا نفس الامر مین مجرد خوف سے نہین ہے بلکہ اوس خوف سے ہے جس سے
ترک معاصی ناشی ہون مراد دو جنت سے ایک جنت عدن ہے دوسری جنت نعیم ابن عباس نے
کہا ہے وعد اللہ المومنین الذین خافوا مقامہ فادوا فرائضہ الجنتین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے
خاف ثم اتقی والخائف من رکب طاعۃ اللہ وترک معصیتہ ابن مسعود نے کہا ھذا لمن
خافہ فی الدنیا حدیث ابو الدرداء مین آیا ہے کہ حضرت نے یہہ آیت پڑہی مینے کہا وان زنی و
ان سرق یارسول اللہ پہر حضرت نے دوبارہ یہہ آیت پڑہی پہر مینے کہا کہ اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری
پہر تیسری بار حضرت نے یہی آیت پڑہی پہر مینے کہا وان زنی وان سرق فرمایا نعم وان رغم
انف ابی الدرداء اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبزار وابو یعلی والطبرانی وغیرہم ابو ہریرہ
کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے کہا ولمن خاف الخ ابو الدرداء نے کہا وان زنی وان سرق یا
رسول اللہ فرمایا وان زنی وان سرق وان رغم انف ابی الدرداء اخرجہ ابن مردویہ
یسار مولی آل معاویہ کہتے ہین کسی نے ابو الدرداء سے کہا وان زنی وان سرق کہا من خاف
مقام ربہ لم یزن ولم یسرق قرطبی نے کہا ہے فی ھذہ الآیۃ دلیل علی ان من قال
لزوجتہ ان لم اکن من اھل الجنۃ فانت طالق انہ لا یحنث ان کان ھمّ بالمعصیۃ وترکھا
خوفا من اللہ وحیاء منہ یہی قول سفیان ثوری کا ہی ہے اسیکا فتوی اونہون نے دیا تھا
وللہ الحمد **وقال تعالیٰ** ۹ یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا
اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیئے دیکھ لے کوئی جی
کیا بہیجا ہے کل کیواسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو فتح البیان مین
کہا ہے یعنی ڈرو اوسکے عقاب سے طاعت بجالا کر معصیت چہوڑ کر ف دوسری آیت مین فرمایا
ہے ان الذین یخشون ربھم بالغیب لھم مغفرۃ واجر کبیر جو لوگ ڈرتے ہین اپنے
رب سے بے دیکہے اونکو معافی ہے اور نیگ بڑا مراد غیب سے خلوت ہے پہر جلوت بطریق اولی

داخل رہیگی یہہ ڈر اللہ کے عذاب کا ہے بے دیکھے اوس عذاب کے مراد اجر کبیر سے وہ ہے جسکا اندازہ
نہو سکے وہ جنت ہے اور ظاہر آیت عموم ہے ہر طرح کے ڈر کو شامل ہے وقال تعالے واھدیك
الی ربك فتخشی راہ بتاؤں تجھکو تیرے رب کی طرف پھر تجھکو ڈر رہو اللہ نے موسی علیہ السلام کو
پاس فرعون لعین کے بہیجا تہا کہ اُس سے جا کر تم یہہ کہو ھل لك الی ان تزکی یعنی تیرا جی چاہتا ہے
کہ تو سنورے مراد راہ بتانے سے اسجگہہ ارشاد ہے طرف توحید وعبادت کے اور مراد ڈرنے
سے ڈرنا ہے اللہ کے عقاب سے حرف فا واسطے ترتیب خشیت کے ہدایت پر ہے اسلئے کہ خشیت
اوسیکو ہوتی ہے جو راشد مہتدی ہوتا ہے ابن عطا نے کہا ہے الخشیۃ اتم من الخوف لانہا
صفۃ العلماء واسطی نے کہا ہے اوائل العلم الخشیۃ ثم الاجلال ثم التعظیم ثم
الھیبۃ ثم الفناء بعض اہل علم نے کہا ہے من تحقق بالخوف الھاہ خوفہ عن کل مفرح
بہ والزمہ الکمد الی ان یظھر لہ الامن من خوفہ ذکرہ الکرخی ف اللہ نے
فرمایا ہے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی
جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کہڑے ہونیسے اور روکا جی کو خواہش نفس سے سو بہشت ہی
ہے ٹہکانا یہہ کہڑا ہونا سامنے رب کے دن قیامت کو ہوگا قتادہ نے کہا ہے ان اللہ عزوجل
مقاما قد خافہ المومنون مجاہد کا لفظ یہہ ہے ھو خوفہ فی الدنیا من اللہ عزوجل عند
مواقعۃ الذنب فیقلع عنہ مراد نہی نفس سے زجر نفس کا ہے میل الی المعاصی سے جنکا وہ خواہشمند
ہوتا ہے مقاتل کہتے ہین ھو الرجل یھم بالمعصیۃ فیذکر مقامہ للحساب فیترکھا ہوی کہتے ہین
میل نفس کو طرف شہوات کے یہہ آیت دلیل ہے مخالفت نفس پر یعنی اس آیت سے نفس کشی کرنا
ثابت ہوتا ہے جو کہ طریقہ ہے اکثر اہل سلوک وتصوف واصحاب طریق کا دوسری آیت مین فرمایا ہے ذلک لمن
خشی ربہ یہہ ملتا ہے اوسے جو ڈرا اپنے رب سے یعنی یہہ جزا ورضوان وجنت اوسکے لئے ہے جسکو دنیا
مین اللہ کا ڈر تہا اور وہ معاصی سے بچتا رہتا تہا نہ اوسکے لئے جسکو مجرد خوف باوجود انہماک فی المعاصی کے تہا کہ وہ
حقیقت مین کچھہ خشیت نہین پھر اس آیت اور آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کو جب ملاؤ تو یہہ بات ثابت

ہوتی ہے کہ جنت خاص حصہ اہل علم کا ہے مراد علم سے اسجگہہ علم قرآن و حدیث ہے فقط اور مراد علماء سے عاملین کتاب و سنت ہین پس
سوا دل عاملین بالعلم اولیاء اللہ ہین پہر علماء باللہ پہر وہ لوگ جو فرائض و واجبات شریعت پر
قائم و دائم اور ارتکاب محارم و معاصی سے مجتنب ہین اگرچہ ظاہر مین امی ہون سارے اولیاء سلف
علماء تہے اور سارے علماء امت اولیاء اللہ ہین واللہ اعلم بالصواب

باب بیان مین احادیث رجا کے

حدیث طویل ابوذر رضی اللہ عنہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اللہ تعالی نے کہا ہے یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا
فاستغفرونی اغفرلکم الحدیث رواہ مسلم یعنی ای بندو میری تم خطا کیا کرتے ہو رات دن
اور مین بخشتا ہون گناہون کو سو تم مجہسے معافی چاہا کرو مین تمکو بخشدونگا ٥

چون درآمرزش کہ کار اوست تقصیرے کند	درگنہ کز جانب من بود تقصیرے نرفت

ف یہہ حدیث قدسی ہے اسمین وعدہ فرمایا ہے عفو خطایا و مغفرت ذنوب کا سو اللہ کے
وعدے مین تخلف نہین ہوتا ہے وعید مین تخلف کا ہونا نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہے اسلئے کہ
شان کریم کی یہی ہوتی ہے کہ وہ انتقام مین تخلف کرتا ہے اور انعام مین خلف وعدہ روا نہین
رکہتا ہے وللہ الحمد حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعًا قصہ ایک شخص بنی اسرائیل کا آیا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اوسنے ننانوی خون کئے تہے وہ پوچہنے کو نکلا ایک راہب یعنی
عابد سے پوچہا کہ اوسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہین راہب نے کہا نہین اسنے اوس راہب کو بہی
قتل کر ڈالا پہر سوال کرنے لگا ایک شخص نے اوس سے کہا تو فلان قریہ مین جا اوسکو موت آگئی
وہ اپنے سینے کے بل اوس قریہ کیطرف سرکا ملائکہ رحمت و ملائکہ عذاب نے اوسکے بارہ مین جہگڑا کیا
اللہ نے اوس قریہ کو جہان وہ جاتا تہا وحی کی کہ تو قریب ہوجا اور اوس دوسرے قریہ کو جہان سے
وہ چلا تہا وحی کی کہ تو دور ہوجا پہر فرمایا تم اندازہ کرو درمیان ان دونون قریون کے یہہ

اس قریہ سے ایک بالشت قریب تر نکلا اللہ نے اوسکو بخشدیا متفق علیہ یہہ ذکر حضرت نے اسیلئے کیا ہے کہ انسان سے کتنا ہی بڑا گناہ کیوں نہوا ہوا ور مکرر سہ کرر ہوا ہو تب بہی وہ مغفرت خدا سے ناامید نہو اسلئے کہ قتل اکبر کبائر ہے اور اس شخص سے یہہ گناہ سو بار ہوا تہا مگر جب اُسنے قریہ معصیت سے طرف قریۂ طاعت کے بامید مغفرت ہجرت کی تو اللہ نے صدق نیت اوسکی معلوم کر کے اوسکو بخشدیا اور یہہ اہتمام اوسکے لئے فرمایا کہ قریہ مقصودہ کو قریب اور قریہ مہجورہ کو بعید کردیا یعنی کار برعنایت ست باقی بہانہ ہ

صد سالہ گنہ بمد آہے بخشند		بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند	
زینجا ست کہ کوہ را بکاہے بخشند		عفو گنہم بستا توانی کردند	

ابو موسی کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی پہیلاتا ہے ہاتہہ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے بدکار دن کا اور پہیلاتا ہے ہاتہہ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے بدکار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے رواہ مسلم اس حدیث مین بڑی رجا ہے واسطے اہل سئیات کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ گناہ سے توبہ کرنے مین جلدی کرنا چاہئے رات کو قصور ہو جائے تو دن کو توبہ کرڈالے دن کو خطا ہو تو رات کو تائب ہو جائے ہ

دن کے گنہوں سے شام کرلی توبہ		شب عیش سے کاٹ کر سحر کی توبہ	
دن رات مین دو مرتبہ اپنی توبہ		توبہ کا کہلا ہے در تو جاتی ہوگی	

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین بندہ نے جب اعتراف کیا پہر توبہ کی تو اللہ اوسکی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ متفق علیہ حدیث انس مین مرفوعاً ذکر اللہ کے خوش ہونیکا بندہ کی توبہ سے آیا ہے کسی کا راحلہ جنگل مین بہاگ جاے اور اوسپر کہانا پینا ہوا ور وہ مایوس ہو کر نیچے سایہ درخت کے پڑ رہے اتنے مین ناگہان اوس اپنے راحلہ کو کہڑا پا کر اوسکی باگ پکڑے اور شدت فرح سے اللھم انت عبدی وانا ربک چوک کر کہہ بیٹہے اس سے بہی زیادہ اللہ کو خوشی ہوتی ہے جب بندہ اوسکی طرف تائب ہوتا ہے رواہ مسلم اس حدیث مین ارشاد کیا ہے طرف توبہ کرنیکے اور اسباب کی

امید دلائی ہے کہ توبہ قبول ہوتی ہے اللہ سے نا امید و مایوس نہو ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ایک
بندہ نے گناہ کیا پہر کہا ای رب مینے گناہ کیا تو بخشدے اللہ کہتا ہے کیا میرے بندہ کو یہہ
بات معلوم ہے کہ اوسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مینے اوسکا گناہ
بخشدیا پہر وہ بندہ ٹہیرا رہا جب تک کہ اللہ نے چاہا پہر اوس سے ایک اور گناہ ہوگیا اوسنے کہا
ای رب مجہسے گناہ ہوگیا ہے تو اوسکو بخشدے اللہ فرماتا ہے کیا میرے بندہ نے جان لیا ہے
کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے مینے اپنے بندے کو بخشدیا
پہر اوسنے توقف کیا جب تک خدا نے چاہا پہر ایک اور گناہ کر بیٹہا کہا ای رب مینے گناہ کیا ہے
تو بخشدے اللہ فرماتا ہے کیا اسے معلوم ہے کہ اوسکا رب گناہ بخشتا ہی گناہ پر پکڑتا ہے غفرت لعبدی
فلیفعل ما یشاء متفق علیہ یعنی مینے اوسکا گناہ معاف کیا اب وہ جو چاہے سو کرے مطلب
یہہ ٹہیرا کہ تعدد گناہ سے نا امید نہو قطع رحمت نکرے بلکہ ہر گناہ سے توبہ کرتا رہے انشاء اللہ وہ گناہ
معاف ہوجائیگا امام نووی رح نے ریاض الصالحین مین کہا ہے **قولہ** فلیفعل ما یشاء ای ما دام
یفعل ہکذا یذنب ویتوب اغفرلہ فان التوبۃ تہدم ما قبلہا انتہی ۵

باریش سفید میکند ابر سیاہ را		طاعت کند سرشک ندامت گناہ را	

رباعی

یا رب چہ شود اگر مرا گیری دست		دریای گنہ شد دل مسکینم پست	
اندر کرمت آنچہ مرا باید ہست		اندر عملم آنچہ ترا شاید نیست	

اسیلئے حدیث جندب مین آیا ہے کہ حضرت نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے کہا تہا واللہ اللہ تعالی فلان
شخص کو نہ بخشیگا اللہ نے فرمایا یہہ کون شخص ہے جو مجہپر اس بات کی قسم کہاتا ہی کہ مین فلان شخص کو نہ بخشونگا
فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال رواہ مسلم یعنی مینے اوسکو بخشدیا
اور اس قسم کہانے والے کے عمل حبط کئے مرقاۃ مین کہا ہے کہ یہہ قسم کہانا اوسکا بطور استنکار
گناہ یا تعظیم نفس کے تہا جسطرح کہ بعض جہلاء دنیہ سے ایسا قول صادر ہوتا ہے انتہی لمعات مین

کہا ہے اس عبارت مین تخویف و تہدید شدید ہے کہ جب تونے مجہپر ایسی جرٔت کی اور حلف کیا
تواب مین نے اوسکو تیرے رغم انف پر بخشدیا اور تیرے عمل برباد کئے حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہے اے ابن آدم جب تک تو مجھکو پکارے گا اور مجہسے امید رکہیگا مین تجھکو بخشتا
رہونگا تجھ مین کچھ ہی ہو وکا ابالی یعنی اور کچھ پروا نکرونگا ای ابن آدم اگر تیرے گناہ ابر آسمان
تک پہونچ جائینگے پہر تو مجھسے استغفار کریگا تو مین تجکو بخشدونگا اور کچھ پروا نکرونگا اگر تو مجھسے زمین
بہر خطائین لیکر ملیگا اور تو کسی شئے کو میرا شریک نکرتا تہا تو مین زمین بہر مغفرت لیکر تیرے پاس آونگا
رواہ الترمذی و رواہ احمد والدارمی عن ابی ذرؓ و قال الترمذی ہذا حدیث
حسن غریب ۵

آنجا کہ کند ابر کرم قامت خود راست		عصیان چہ عبارست کہ ازپا ننشیند	

یہہ حدیث اعظم دلیل ہے اثبات رجا پر اور وعدہ حتم ہے مغفرت ذنوب کا اس مغفرت مین فقط
ایک شرط ہے کہ عاصی مشرک نہو سو توبہ و استغفار ایسی چیز ہے کہ اوس سے شرک بہی بخشدیا جاتا ہے
سو جب شرک کا سا گناہ توبہ سے مغفور ہوجاتا ہے تو پہر اور گناہونکی کیا ہستی ہے اللہ سے ہرگز
بسبب کثرت ذنوب کے ناامید نہو بلکہ جتنے زیادہ گناہ ہوئے ہین اوتنی ہی استغفار کرے پہر اوتنی ہی
مغفرت کا امیدوار رہے ۵

نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو	کہ مستحق کرامت گنہگاران اند

یہہ حدیث قدسی ہے ابن عباس کا لفظ مرفوع یون ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جسنے یہہ بات
معلوم کرلی کہ مین مغفرت ذنوب پر قدرت رکہتا ہون تو مین اوسکو بخشدیتا ہون اور کچھ پروا نہین
کرتا جب تک کہ وہ شخص نے کسی شئے کو میرے ساتہہ شریک نہین کیا ہے رواہ فی شرح السنہ

رحمت انجا کہ کند وسعت خود را ظاہر		ہر کہ تقصیر نکردہ ست گنہگار ترست	

اس حدیث مین قید توبہ کی ذکر نہین فرمائی معلوم ہوا کہ بے توبہ بہی گناہ بخشدیا جاتا ہے مگر غیر مشرک
کا اسمین نہایت توسیع ہے دامن مغفرت کی اور فسحت ہے میدان رجا کی یہان فقط اسقدر علم کو

کہ خداتعالی ذو قدرت ہے مغفرت پر واسطے عفو خطایا و محو ذنوب کے کافی وافی ٹھیرایا ہے
و للہ الحمد یہہ ویسی بات ہے جسطرح کہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ مین مرفوعًا آیا ہے من مات و
ھو یعلم ان لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم یا حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے
من شہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ مسلم
یہ دونون حدیثین بھی ایک رکن ہین رجا کی لکن نفع انکا اوسوقت ہے کہ تہ دل سے مصدق
اس کلمہ کا ہو شرک و نفاق و ریا سے بری ہو ابو سعید کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے شیطان نے
کہا مجھکو قسم ہے تیری عزت کی اے رب مین نچھوڑونگا بہکانا تیرے بندون کا جب تک کہ اونکے بدن
مین جان ہے رب عزوجل نے کہا مجھے بھی اپنی عزت و جلال و ارتفاع مکان کی قسم ہے کہ مین بھی
ہمیشہ اونکو بخشتا رہونگا جب تک کہ وہ مجھسے استغفار کرتے رہینگے رواہ احمد اس حدیث مین
ارشاد کیا ہے طرف فعل استغفار کے اور امیدوار کیا ہے مغفرت کا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ
حضرت نے فرمایا بنی اسرائیل مین دو آدمی تھے باہم اونکی دوستی تہی ایک مجتہد فی العبادۃ تہا دوسرا
کہتا تہا مین مذنب یعنی گنہگار ہون اس عابد نے اوس مذنب سے یہہ بات کہنا شروع کیا کہ اقصر
عما انت فیہ تو باز رہ اوس گناہ سے جسمین تو ہمیشہ رہتا ہے وہ کہتا تہا خلنی و ربی یعنے
چھوڑدے تو مجھکو اور میرے رب کو یہانتک کہ ایکدن اس عابد نے اوس مذنب کو ایک گناہ کرتے ہوئے
دیکھا اور اوس گناہ کو بڑا سمجھا اس سے کہا اقصر یعنی باز رہ اوسنے کہا خلنی و ربی ابعثت علی
رقیبًا یعنی کیا تو مجھپر نگہبان ہوکر آیا ہے اُسنے کہا واللہ لا یغفرلک اللہ ابدا ولا یدخلک الجنۃ
یعنی قسم ہے اللہ کی کہ اللہ کبھی تجھکو نہ بخشیگا اور نہ تجھکو جنت مین داخل کریگا تب اللہ نے ایک فرشتے
کو پاس ان دونون کے بھیجا اوسنے دونونکی روح قبض کرلی جو دونون نزدیک اللہ کے جمع ہوئے
اللہ نے اوس مذنب سے کہا ادخل الجنۃ برحمتی دوسرے سے کہا اتستطیع ان تحظر علی
عبدی رحمتی یعنی کیا تو میری رحمت کو اس میرے بندہ پر روک سکتا ہے اوسنے کہا نہین ای
رب فرمایا اذھبوا بہ الی النار رواہ احمد لمعات مین کہا ہے یہہ اقرار اوس عابد نے ایسے

وقت مین کیا کہ کچھہ نفع اوسکا نہین ہے اسلئے وہ دوزخ مین بہیجا گیا کیونکہ اوسنے اللہ پر قسم
کہائی اور حکم عدم مغفرت کا لگایا تہا اسمین انکار ہوا اللہ کی صفت کا عموماً یا خصوصاً
اور یہہ انکار کفر ہے یا معصیت انتہی اسیواسطے حدیث اسماء بنت یزید مین مرفوعاً آیا ہے کہ حضرت
نے یہہ آیت پڑہی یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله
یغفر الذنوب جمیعا پہر فرمایا ولا یبالی رواہ احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب

	خواہد گزشت رحمت او از گناہ ما		ثاقب اگرچہ ما تکنیم از گناہ	

یہہ آیت شریف ارجی آیت ہے کتاب اللہ مین پہر اس رجا کو حضرت نے لفظ لا یبالی کہکر اور
بہی قوت بخشی ثوبان کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت فرماتے تہے ما احب ان لی الدنیا بهذه الآیة
رواہ احمد اسیطرح ہر دو آیت شرک ارجی آیات ہین واسطے عصاۃ موحدین کے وللعمد الحجہ ابن
عباس آیہ الا اللمم مین جناب رسالت صلعم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا ہے ان تغفر اللهم
تغفر جما وای عبد لك لا الما رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب لفظ
جم کے معنی ہین کثیر عظیم یعنی ای اللہ تیری شان یہہ ہے کہ تو ذنوب کثیرہ وکبیرہ کو بخش سکتا ہے
صغیرہ کی تو کیا ہستی ہے اور وہ کون شخص ہے جس سے گناہ نہین ہوتا کبیرہ ہو یا صغیرہ وبہذا حدیث
انس مین مرفوعاً آیا ہے کل بنی ادم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی و
ابن ماجتہ والدارمی یعنی سارے بنی آدم خطاوار گناہ گار ہین سب ہی سے گناہ ہوا کرتے
ہین بہتر انہین وہ ہین جو بہت توبہ کیا کرتے ہین یعنی معصیت سے راجع طرف طاعت کے اور غفلت
سے راجع طرف ذکر کے ہوتے ہین ؏

	خطا از روز ازل رزق آدمی زادست		گنہ بارث رسید ست از پدر ما را +	

حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً آیا ہے ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم
سبعین مرۃ رواہ الترمذی وابوداؤد یعنی استغفار کے ساتھ اصرار نہین ہوتا اگرچہ
ایک دنمین ستر بار قصور کیون نہو جب ہر قصور وگناہ کے بعد استغفار وتوبہ کی تو اصرار نہوا والحمد

داردبزرگئی بجہان ہرکسے این	۵	من در

معلوم ہوا کہ جب بعد گناہ کے توفیق استغفار کی نہین ہوتی ،
اصرار ہوجاتا ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت نے یہہ آیت
المغفرۃ فرمایا تمہارے رب نے کہا ہے کہ انا اھل ان اتقی فمن
رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اس حدیث مین خود
یعنی جو کوئی مجہسے ڈرتا ہے مین اوسکو بخشدیتا ہون زید مولائی حضرت صلعم
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشدیا جاتا ہے اگرچہ معرکۂ جہاد
سے بہاگا ہو رواہ الترمذی واستغفر بہ وابوداؤد معلوم ہوا کہ کبائر ذنوب سے بلفظ مذکور
توبہ کرے اس کلمہ مین اسم اعظم ارحم الراحمین ہے نزدیک اکثر اہل علم کے بلکہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ حضرت ایک مجلس
مین سوبار استغفار کرتے تہے اور کہتے رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الغفور رواہ احمد
والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو راجی غفران ہو اسکو
چاہئے کہ کثرت سے استغفار کرے ابوذر مرفوعاً کہتے ہین جو ملا اللہ سے اور وہ برابر نکرتا تہا ساتہہ
اللہ کے کسی شئے کو دنیا مین بہرتے اوسپر گناہ مثل پہاڑون کے تو بخشدیگا اوسکو اللہ رواہ البیہقی
فی کتاب البعث والنشور معلوم ہوا کہ موحد مخلد فی النار نہوگا گو سزا نار کی پائے یہہ حدیث بہی
بڑی امیدواری دلاتی ہے ہوسکتا ہے کہ بعض موحدین کو بلا ادخال نار ہی بخشدے گو گنہگار ہون
کیونکہ رحمت سابق ہے غضب پر انشاء اللہ تعالی حدیث ابن مسعود مین آیا ہے التائب من
الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ
النہرانی وھو مجہول وفی شرح السنۃ روی عنہ موقوفا قال الندم توبۃ والتائب
کمن لا ذنب لہ مین کہتا ہون یہہ موقوف حکم مرفوع مین ہے اسلئے کہ ایسا حکم کوئی صحابی اپنی
طرف سے نہین دیسکتا ہے ۵

زبحر معصیتم ابر مغفرت خیزد	کہ زیر سایۂ شرم گناہ خویشتنم

وقت مب حدیث کا یہہ ٹہیرا کہ مذنب عدم مواخذہ مین برابر غیر مذنب کے ہے بلکہ کبھی غیر مذنب پر بڑہ جاتا
ہے اسطرح کہ وہ ذنوب اوسکے مبدل بحسنات ہو جاتی ہین طیبی نے کہا اسمین الحاق ہے ناقص
کا ساتہہ کامل کے مبالغۃً **ف** اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہے کہ تائب افضل ہے یا وہ شخص
جسنے اصلا گناہ ہی نہین کیا ہے بعض نے کہا تائب افضل ہے اسلئے کہ اسکی توبہ بعد ذائقہ لذت
معصیت کی دلیل ہے اعلی صدق واقوی ایمان پر اسلئے کہ یہہ مبا غیر مانع ہو کر تارک ہوا ہے
بخلاف ثانی اور بعض نے کہا ہے کہ ثانی افضل ہے اسلئے کہ وہ سرے سے آلودہ گناہ نہین ہوا ہے
بخلاف اول کذا فی المرقاۃ بہر حال اگر افضلیت ایک کی دوسرے پر ثابت نہو گی تو مساوات
تو خود اسی حدیث سے ثابت ہے یہہ کیا کم بشارت و رجا ہے ولله الحمد حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا
آیا ہے ایک آدمی تہا جسنے کبھی کوئی خیر نکی تہی اوسنے اپنے گہر والون سے کہا دوسری روایت
مین ہے کہ اوسنے اپنی جان پر اسراف کیا تہا کہ جب مین مرجاؤن تو مجہکو جلا کر آدہی خاک میری
خشکی مین اور آدہی خاک دریا مین ڈال دینا واللہ اگر اللہ مجہپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا
تو ایسا عذاب کریگا کہ کسی کو جہان بہر مین نکریگا جب وہ مرگیا تو یہی کیا اللہ نے دریا کو حکم دیا کہ اُسکو
جمع کردے اسیطرح خشکی کو حکم فرمایا کہ جو کچہہ تجہمین ہو وہ تو جمع کردے پہر اوس سے پوچہا کہ
تو نے یہہ کام کیون کیا اوسنے کہا اے رب تیرے ڈر سے اور تو جانتا ہے اللہ نے اوسکو بخشدیا
متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے خوف و رجا دونون پر معلوم ہوا کہ عاصی مسرف و بے خیر کو اللہ سے
ناامید رہنا نچاہئے بلکہ گناہو نسے توبہ کرے اور امید مغفرت کی رکہے **حکایت** عمر بن خطاب
کہتے ہین حضرت کے پاس قیدی آئے اونمین ایک عورت کے پستان سے دودہ بہتا تہا وہ دوڑتی
پہرتی تہی جس بچہ قیدی کو پاتی اوسکو اپنے پیٹ سے لگا کر دودہ پلاتی حضرت نے ہم سے کہا بہلا تم
دیکہتے ہو کہ یہہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالدے گی ہمنے کہا نہین اسکو قدرت ہے کہ یہہ بچہ کو آگ مین نڈالے
فرمایا اللہ ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا متفق علیہ یعنی خلق اللہ کی عیال ہے جب انسان
اپنی اولاد کو دیدہ و دانستہ آگ مین نہین جہونکتا ہے تو اللہ کا رحم تو اپنے مسلمان بندون پر جو

مشرک نہین ہین کہین مان باپ سے بڑہکر ہے پہر وہ کیون اونکو آگ مین ڈالیگا مایفعل اللہ بعذابکم
ان شکرتم وامنتم بات یہہ ہے کہ اللہ کسی بندہ کا بہی آگ مین ڈالنا نہین چاہتا ہے اسیلئے
رسول بہیجے کتابین اوتارین لکن بندے خود مثل فراش کے نار پر جہکتے ہین اور آگ مین گر کر ہلاک
ہوتے ہین یہہ خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہین اللہ پاک اپنے عذر کو انسے قطع کر چکا ہے پہر باوجود
ان معاصی کثیرہ و ذنوب کبیرہ کے نا امید نہین رکہا بلکہ رستہ رجا کا طریقہ نجات کا بتا دیا ہے وہ توبہ
واستغفار ہے ٥

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان	مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

حکایت عامر بن رام کہتے ہین ہم پاس حضرت کے بیٹہے تہے کہ اتنے مین ایک آدمی کمل اوڑہے
آیا اوسکے ہاتہہ مین کوئی شئے تہی جسکو لپیٹے ہوئے تہا اوسنے کہا ای رسول خدا میرا گزر مجمع اشجار پر
ہوا تہا مینے آواز بچہ ہای پرند کی سنی اونکو پکڑ کر اپنے کمل مین رکہا بچونکی مان نے آکر گرد میرے
سر کے پہرنا شروع کیا مینے وہ بچے کہولکر اوسکو دکہائے وہ اونپر گر پڑے مین نے اوسکو بہی اپنے
کمل مین لپیٹ لیا وہ سب یہہ ہین فرمایا رکہدے مینے رکہدیا اونکی مان نے اونکو نچہوڑا حضرت نے
فرمایا اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخہا فوالذی بعثنی بالحق اللہ ارحم بعبادہ من ام الافراخ
بفراخہا پہر فرمایا اونکو لیجاکر وہین رکہہ آجہان سے تو انکو پکڑ لایا ہے اور اونکی مان انکے ساتہ
ہے وہ شخص اونکو لیگیا رواہ ابوداؤد یہہ حدیث دلیل ہے اعظم رجا پر **حکایت** ابن عمر کہتے
ہین ہم ہمراہ تہے حضرت کے بعض غزوات مین آپکا گزر ایک قوم پر ہوا پوچہا کون لوگ ہو کہا ہم مسلمان
ہین ایک عورت اپنی ہانڈی پکا رہی تہی اوسکے پاس اوسکا بچہ تہا جب آگ بہڑکتی وہ اوسکو الگ
کردیتی اوسنے پاس حضرت کے آکر کہا تم رسول اللہ ہو فرمایا ہان کہا بابی انت وامی الیس اللہ
ارحم الراحمین یعنی میرے مان باپ تمپر قربان کیا اللہ ارحم الراحمین نہین ہے فرمایا ہان کہا
الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا یعنی کیا اللہ کا رحم بندون پر مان کے رحم سے بچے
پر زیادہ نہین ہے فرمایا ہان کہا ان الام لا تلقی ولدہا فی النار یعنی مان اپنے بچے کو آگ مین نہین

ڈالتی ہے حضرت سرنیچا کرکے رونے لگے پہر اوسکی طرف سراوٹہا کر فرمایا ان اللہ لایعذب من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجۃ یعنی اللہ عذاب نہین کرتا اپنے بندونمین سے کسیکو مگر سرکش شریر کو جو سرکشی کرتا ہے اللہ پر اور انکار کرتا ہے کلمہ کہنے سے مطلب یہہ ٹہیرا کہ تعذیب واسطے کفار کے ہے اور تہذیب واسطے عصاۃ کے ممتنع کلمۂ طیبہ سے مثل اوس بچے کے ہے جو اپنی مان سے کہے کہ تو میری مان نہین ہے اور نافرمان ہو مان کا اور مان کو کلب وخنزیر کہے سو بلاشک وہ مان اس صورت مین اوس بچہ کی صورت سے بیزار ہو جائیگی اور اگر قدرت پائیگی تو اوسکو سزا دیگی حاصل جواب یہہ ہوا کہ کافر وعاصی خارج ہین عبودیت سے اگرچہ عبد کہلاتے ہین لہذا البتہ اونکو عذاب کریگا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون کذا فی المرقاۃ واللمعات اس حدیث مین رجا ہے واسطے اہل اسلام کے خصوصًا واسطے تارک تمرد وتجبر کے اُسامہ بن زید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ حضرت نے اس آیت مین فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات فرمایا ہے کلھم فی الجنۃ رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اس آیت کا شروع یہہ ہے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم الخ مراد ظالم لنفسہ سے مقصر فی العمل ہے مقتصد وہ ہے جو غالب اوقات مین عمل کرتا ہے سابق بالخیرات باذن اللہ وہ ہے جسنے عمل کے ساتھ تعلیم وارشاد بہی ضم کیا ہے بعض نے کہا مراد ظالم سے جاہل مقتصد سے متعلم سابق سے عالم ہے یا ظالم مجرم ہے اور مقتصد وہ ہے جسنے خلط صالح کا سیئی سے کیا ہے سابق وہ ہے جسکے حسنات راجح ہین اسطرح پر کہ سیات اوسکے مکفرہ ہوگئی وہو قولہ صلعم اما الذین سبقوا فاولئک یدخلون الجنۃ بغیر حساب واما الذین اقتصدوا فاولئک یحاسبون حسابا یسیرا واما الذین ظلموا انفسھم فاولئک یحبسون فی طول المحشر ثم یتلقاھم اللہ برحمتہ ذکرہ البیضاوی کذا فی اللمعات مین کہتا ہون ترتیب نظم قرآنی کی مقتضی اسکی ہے کہ ظالم بکثرت ہین اونسے کم مقتصد ہوتے ہین اونسے کم سابق ہین لکن انجام سب کا انشاء اللہ تعالی مغفرت ہے اللھم غفرا ورحمۃ تامۃ عامۃ

سابقۃ علی الغضب ف عبادہ بن صامت کہتے ہین حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر
جسنے گواہی دی اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ
ورسولہ وامتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی
ما کان من العمل متفق علیہ مرقات مین کہا ہے یعنی حسنا او سیئا قلیلا او کثیرا حدیث
عمرو بن العاص مین آیا ہے کہ وہ کہتے ہین مین پاس حضرت کے گیا مینے کہا ہاتھہ دو مین بیعت
کرون پھر مینے اپنا ہاتھہ روک لیا مجھسے فرمایا کیا بات ہے مینے کہا مین ایک شرط کرنا چاہتا ہون
فرمایا کیا شرط ہے مینے کہا یہہ کہ میری مغفرت ہوجاے فرمایا اما علمت یا عمرو ان الاسلام
یھدم ما کان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ رواہ
مسلم یہہ حدیث ایک ستون ہے رجا کا اسلام ہادم کفر و شرک ہوتا ہے ہجرت ہادم معاصی گذشتہ
ہے حج ہادم ذنوب سابقہ ہے اسمین کچھہ تفصیل کبائر و صغائر کی نہین آئی ہے یہہ دلیل ہے محو جملہ
سئیات خرد و بزرگ پر وللہ الحمد ہان حقوق خالق و حقوق عباد مین بحث ہی ممکن ہے کہ اگر حقوق
عباد منہدم نہون تو بعد معاوضہ کے براہ رحمت معاف ہوجائین جابر کا لفظ یہہ ہے حضرت نے
فرمایا ثنتان موجبتان قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل
النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ رواہ مسلم یہہ حدیث دلیل ہے حصول جنت پر بعد ثبوت عدم اشراک
وثبوت توحید کی یہہ عین رجا ہے واسطے موحد صادق الاعتقاد کے معاذ سے فرمایا تھا ما من عبد
یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ من قلبہ صدقا الا حرم اللہ علی
النار انھون نے کہا کیا مین لوگون کو اسکی خبر نکردون فرمایا اذا یتکلوا یعنی اگر تو خبر کردیگا تو
وہ اسی بھروسے پر عمل کرنا ترک کردینگے معاذ نے وقت موت کے خوف سے گناہ کتم علم کی یہہ حدیث
لوگون کو پہونچاوی دوسری حدیث طویل مین ابوہریرہ سے مرفوعا آیا ہے اشھد ان لا
الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بھما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم
اس حدیث مین بھی غایت رجا ہے واسطے قائل صادق کلمہ طیبہ کے عتبان بن مالک کا لفظ

ان اللہ قد حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلك

اس حدیث مین ترتیب حرمت نار کی فقط اقرار توحید پر کی ہے

متضمن ہے عمل کو اس دلیل سے کہ لفظ مبارک اللہ کے معنی معبود ہین

اعتراف بمعبود مقتضی ہے عبادت کا عابد سے ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین اللہ نے جب خلق کو پیدا کیا

تو ایک کتاب مین جو نزدیک اللہ کے ہے اوپر عرش کے ہے یہہ بات لکھہ رکھی ہے کہ ان رحمتی

تغلب غضبی دوسری روایت مین غلبت تیسری روایت مین سبقت آیا ہے متفق علیہ

یہہ غلبہ وسبق تقویت رجا کی کرتا ہے سلمان فارسی کی حدیث مین آیا ہے حضرت صلی اللہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک وہ رحمت ہے جسکے سبب سے خلق باہم

رحمت کرتی ہے ننانوے رحمتین دن قیامت کے لئے رکھہ چھوڑ رین ہین دوسری روایت مین

آیا ہے ہر رحمت طباق ما بین السماء الی الارض ہے رواہ مسلم تیسری حدیث مین فرمایا ہے

والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذهب اللہ بکم وجاء بقوم یذنبون فیستغفرون

اللہ تعالیٰ فیغفر لهم رواہ مسلم اسمین ارشاد ہے اس بات کا کہ گناہ ہو جانے پر رحم مغفرت

سے نا امید نہو بلکہ استغفار کرو گناہ تمہارا بخشدیا جائیگا ۵

سر پیش فگندن زگنہ داد نجاتم	صد طاعت ناکردہ بیک سجدہ ادا شد

ابو ایوب کا لفظ مرفوع یہہ ہے لولا انکم تذنبون لخلق اللہ خلقا یذنبون یغفر لهم

رواہ مسلم اس حدیث مین طلب گناہ نہین ہے بلکہ عدم یاس ہے صدور گناہ پر ۵

باسیہ روئی نیم نومید از حسن قبول	عنبر دریائی رحمت خال عصیان منست

براء بن عازب کہتے ہین حضرت نے فرمایا مسلمان جب قبر مین سوال کیا جائیگا تو وہ گواہی دیگا اس

بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یہی مراد ہے اس قول سے یثبت اللہ الذین

امنوا بالقول الثابت متفق علیہ حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے جس مسلمان میت کے

جنازہ پر چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہین جو اللہ کے ساتھہ کسی شئے کو شریک نہین کرتے ہین

تو اللہ اونکی شفاعت اوسکے حقمین قبول فرماتا ہے رواہ مسلم یہہ بہی ایک عمدہ رجاء مغفرت ہے
اللهم ارزقنا حدیث ابن مسعود مین آیا ہے والذی نفس محمد بیدہ انی لارجوان تکونوا
نصف اهل الجنة متفق علیه جب یہہ امت نیمۂ اہل جنت ٹہیری تو امید نجات کی انشاء اللہ
قوی ہے ابو موسی کا لفظ مرفوع یون ہے یجئ یوم القیامة ناس من المسلمین بذنوب امثال
الجبال یغفر الله لهم رواه مسلم ٥

ازجرم ما مپرس چہ مقدار وچند بود		ماکوہ قاف ابہ ترازو گذاشتیم	

ابن عمر کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مومن دن قیامت کو اپنے رب سے نزدیک ہوگا یہانتک کہ
اللہ اپنا کنف اوسپر رکہیگا اور اوس سے اقرار اوسکے گناہ کا لیگا فرماویگا تو فلان گناہ کو پہچانتا
ہے تو فلان ذنب کو جانتا ہے وہ کہیگا ای رب ہان مین پہچانتا ہون اللہ فرماویگا مینے ان گناہون
کو تجہپر دنیا مین چہپایا تہا اور آج کے دن تیرے لئے اونکو بخشتا ہون پہر اوسکے ہاتہہ مین صحیفہ
حسنات دیا جاویگا متفق علیہ ٥

افتند در بہشت بدوزخ اگر روند		جمعی کہ شرمساری تقصیر بردہ اند	

حکایت ابن مسعود کہتے ہین ایک مرد نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تہا حضرت صلی اللہ وآلہ
وسلم کو آکر خبر دی اوسپر اللہ نے یہہ آیت اوتاری اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل
ان الحسنات یذهبن السیئات ذلك ذکری للذاکرین اوسنے کہا ای رسول خدا یہہ
میرے لئے ہے فرمایا بلکہ میری ساری امت کے لئے متفق علیہ انس نے کہا ایک شخص نے آکر حضرت
سے کہا مینے حد کا کام کیا ہے مجہپر حد قایم کرو اتنے مین نماز کا وقت آیا اوسنے حضرت کے ساتہہ
نماز پڑہی بعد نماز کے کہا یا رسول الله انی اصبت حدا فاقم فی کتاب الله حضرت نے فرمایا
تو نے ہمارے ساتہہ نماز پڑہی ہے کہا ہان فرمایا قد غفر لك متفق علیہ نووی نے ریاض الصالحین
مین کہا ہے مراد حد سے معصیت موجب تعزیر ہے حد شرعی حقیقی مثل حد زنا و خمر وغیرہا کے
نہین ہے کیونکہ یہہ حدود نماز سے ساقط ہوتی ہین نہ امام کو ترک کرنا اونکا جائز ہے انتہی ابو ہریرہ

اللہ عزوجل کہتا ہے انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حیث یذکرنی
للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ بالفلاۃ ومن تقرب الی ذراعا
تقربت الیہ باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیہ اھرول متفق علیہ اس حدیث مین
فضیلت ہے رجا کی اللہ پاک نے ایک بندہ صالح کے حال سے خبر دی ہے کہ اوسنے کہا افوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقاہ اللہ سئیات ما مکروا ف منجملہ موجبات
رجا کے ایک حدیث طویل انس رضی اللہ عنہ بمقدمۂ شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
کہ جب لوگ دن قیامت کے طول حبس سے تنگ آکر نزدیک آدم علیہ السلام کے جاکر کہین گے
اشفع لنا عند ربک حتی تریحنا من مکاننا ھذا اور وہ کہین گے لست ھناکم پہر پاس
نوح کے پہر پاس ابراہیم کے پہر پاس موسی کے پہر پاس عیسی علیہ السلام کے جائینگے اور پہر ایک
نبی اپنی خطا یاد کرکے لست ھناکم کہیگا تب سب لوگ پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر
درخواست شفاعت کی کرینگے حضرت پاس اللہ پاک کے جائینگے ارشاد ہوگا قل تسمع اشفع تشفع اوس وقت
شفاعت شروع ہوگی حضرت فرماتے ہین فیحد لی حدا یہہ پہلی شفاعت ہے پہر دوسری تیسری
شفاعت مین بہی تحدید ہوگی لوگ نار سے نکلکر جنت مین داخل کئے جاوینگے حتی ما یبقی فی النار
الا من قد حبسہ القرآن راوی نے کہا ای وجب علیہ الخلود وھذا المقام المحمود الذی
وعدہ نبیکم متفق علیہ یہہ بات معلوم ہے کہ خلود خاص ہے ساتہہ کفار کے پس معلوم ہوا کہ کوئی
مومن نار مین باقی نرہیگا یہہ بہت رجا ہے واسطے اہل ایمان کے دوسری روایت انس مین
یون آیا ہے فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان یعنی جسکے
دلمین جو برابر ایمان ہے اوسکو بہی دوزخ سے نکال اسکے بعد آیا ہے فاخرج من کان
فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان پہر اسکے بعد کہا ہے اخرج من کان فی قلبہ
ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردل من ایمان یہہ تیسرا حصہ دانہ رائی کا ٹہیرا گویا جزو لا یتجزی
مراد ہے اتنا ذرا سا ایمان بہی نجات دیگا وللہ الحمد پہر اسکے بعد یہہ ذکر فرمایا ہے وعزتی وجلالی

وکبریائی وعظمتی لاخرجن منها من قال لا الہ الا اللہ یہہ حدیث بہی متفق علیہ ہے یہہ
نص صریح ہے اسبات مین کہ مجرد قول بلا عمل بہی انجام کو اپنا کام کرجائیگا لکن بشرط اخلاص
وصدق ویقین یہہ دلیل واضح ہے رجا پر اس سے زیادہ کلمہ جامعہ وہ ہی جو حدیث ابن عمرو بن العاص
مین مرفوعًا آیا ہے کہ اللہ نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا اذھب الی محمد فقل انا سنرضیک
فی امتک ولا نسوءک رواہ مسلم یعنی ہم تمکو دربارہ تمہاری امت کے خوش کردینگے
رنجیدہ نکرینگے ان احادیث مین فقط ذکر وجود ایمان کا ہے عمل کا کچھہ ذکر نہین ہے اسلیئے یہہ حدیثین
ارجی احادیث ہین حقمین عصاۃ امت کے سو

گر نرفتم طریق سُنت تو	ہستم از عاصیان امت تو

ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جب جنتی جنت مین اور ناری نار مین چلے جاوینگے
اللہ تعالی فرماویگا من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ
الحدیث متفق علیہ دوسری روایت ابوسعید مین مرفوعًا مطولًا ذکر اون لوگونکا آیا ہے جنکے
دلمین برابر ایک دینار کے ایمان ہوگا پہر نصف دینار کا ذکر کیا ہے پہر برابر ایک ذرہ خیر کا
پہر فرمایا ہے اللہ فرمائیگا ملائکہ و پیغمبر و مومنین سب شفاعت کرچکے ولم یبق الا
ارحم الراحمین پہر ایک قبضہ بہرکر خود نکالیگا یہہ وہ قوم ہوگی جسنے کوئی عمل خیر نہین
کیا ہے الفاظ حدیث کا یہہ ہے فیخرج منھا قوما لم یعملوا خیرا قط اہل جنت کہینگے ھولاء عتقاء
الرحمن ادخلھم الجنۃ بغیر عمل عملوہ ولا خیر قدموہ فیقال لھم لکم ما رایتم ومثلہ معہ متفق علیہ
اس حدیث مین صراحت ہے عدم عمل کی معلوم ہوا کہ دخول جنت کا کچھہ عمل ہی پر موقوف نہین ہے
عمل ایک علامت ہے ابتداء دخول کی فضل اللہ واسع ولرمہ جمّ حدیث انس مین آیا ہے
کہ حضرت نے فرمایا یخرج من النار اربعۃ فیعرضون علی اللہ ثم یومر بہم الی النار فیلتفت
احدھم فیقول ای رب لقد کنت ارجوا اذا اخرجتنی منھا ان لا تعیدنی فیھا قال فینجیہ
اللہ منھا رواہ مسلم یہہ حدیث دلیل اسبات پر کہ حسن ظن باللہ دنیا اور آخرت دونون جگہہ مین نجات

دینے والا ہے زید بن ارقم کہتے ہین ہم ہمراہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جگہہ اوترے
فرمایا ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض پوچہا تم اوس دن کتنے آدمی تہے
کہا سات سو یا آٹہہ سو رواہ ابوداؤد سو ہزار کا ایک لاکہہ ہوتا ہے اوسمین سے انکو ایک جزء
بتایا یہہ دلیل ہے کثرت اہل نجات پر اسمین رجا ہے واسطے امت اجابت کے وللہ الحمد انس نے
حضرت سے کہا آپ دن قیامت کو میری شفاعت کرنا فرمایا ہان مین تیری شفاعت کرونگا انہون نے
کہا مین آپکو کس جگہہ طلب کرون فرمایا صراط پر کہا اگر وہان آپکو نہ پاؤن فرمایا نزدیک ترازو کے کہا اگر
وہان بہی نپاؤن کہا نزدیک حوض کے ان تین جگہون سے خطا نکرونگا رواہ الترمذی وقال
هذا حدیث غریب انس مرفوعًا کہتے ہین شفاعتی لاهل الکبائر من امتی رواہ الترمذی
وابوداؤد وابن ماجة عن جابر عوف بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے اتانی آت من ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا یشرک
باللہ شیئا رواہ الترمذی والدارمی وابن ماجة یہہ حدیث علاوہ تخصیص شفاعت کے ساتہہ
غیر مشرکین کے باشارۃ النص یہہ بات بہی سمجہاتی ہے کہ جو مسلمان شرک کرتا ہے وہ حضرت کی امت اجابت
مین نہین ہے عیاذًا باللہ حدیث انس مین مرفوعًا آیا ہے ان اللہ عز وجل وعدنی ان یدخل الجنة
من امتی اربعمائة الف بلا حساب فقال ابوبکر زدنا یا رسول اللہ قال وهکذا فحثا
بکفیه وجمعهما فقال ابوبکر زدنا یا رسول اللہ قال وهکذا فقال عمر دعنا یا ابابکر
فقال ابوبکر وما علیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنة فقال عمر ان اللہ ان شاء ان یدخل
خلقه الجنة بکف واحد فعل فقال النبی صلعم صدق عمر رواہ فی شرح السنة پہلے اس
حدیث مین چار لاکہہ کا ذکر کیا پہر اللہ پاک کی حثیات کا سوا اوسکا اندازہ وہی جانے مذہب ابوبکر کا جوار
ومسکنت تہا اور مذہب عمر کا رضا وتسلیم یہہ حدیث دلیل ہے رجا پر اور حجت ہے نجات عصاۃ پر نار سے
وللہ الحمد اگر یہہ احادیث نہوتی تو ہمسے عاصیون کا کہان ٹہکانا لگتا ٥

	این چہ احسان ست قربانت شوم		ای خدا قربان احسانت شوم	

ف منجملہ موجبات رجا کے وہ احادیث ہین جنہین ذکر مضاعفت حسنات کا اور عدم مضاعفت سیئات کا آیا ہے جیسے حدیث ابن عباس کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسنات وسئیات کو لکھا پھر اونکا بیان اپنی کتاب کریم مین کیا سو جس کسی شخص نے ارادہ نیکی کا کیا پھر اوسکو عمل مین نہ لایا تو اللہ اوسکو اپنے نزدیک ایک حسنہ کاملہ لکھ لیتا ہے اور اگر ارادہ کرکے اوسکو کر بھی گزرا تو اوسکو اپنے نزدیک دس گنا لکھتا ہے سات سو چند بلکہ اضعاف کثیرہ تک اور جسنے ارادہ کیا گناہ کا پھر نکیا اوسکو تو لکھتا ہے اوسکو نزدیک اپنے ایک حسنہ کاملہ اور اگر اوس گناہ کو بعد ارادہ کے کر گذرا تو اوسکو ایک ہی سئیہ لکھتا ہے دوسری روایت مین یون ہے یا محو کر دیتا ہے اوسکو اللہ اور ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر ہالک رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یون ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جب ارادہ کرے بندہ میرا کسی سئیہ کا تو تم نہ لکھو اوس سئیہ کو اوسپر یہاں تک کہ عمل مین لاوے پھر اگر عمل مین لائے اوسکو تو مثل اُسکے لکھو یعنی ایک سئیہ اور اگر ترک کردے اوسکو میرے سبب سے تو لکھو اوسکو ایک حسنہ اور اگر ارادہ کرے وہ حسنہ کا اور عمل مین نہ لائے اوسکو تو لکھو تم ایک حسنہ اور اگر عمل مین لائے اوسکو تو لکھو دس حسنہ برابر اوسکے سات سو تک رواہ البخاری واللفظ له ومسلم ایک حسنہ کی دس حسنہ ہر شخص کے لئے ہین اور سات سو حسنہ بقدر اوسکی نیت واخلاص کے ہوتی ہین مسلم کا لفظ مرفوعًا یون ہے جسنے ارادہ کیا حسنہ کا پھر نکیا وہ حسنہ تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے ایک حسنہ اور جسنے ارادہ کیا حسنہ کا پھر کر گزرا اوسکو تو لکھے جاتے ہین دس حسنہ سات سو چند تک اور جسنے ارادہ کیا سئیہ کا اور نکیا وہ سئیہ تو نہین لکھا جاتا اوسپر اور اگر کر گزرا تو لکھا جاتا ہے یعنی ایک سئیہ دوسری روایت مین یون ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اذا تحدث عبدی بان یعمل حسنة فانا اکتبها حسنة مالم یعملها فاذا عملها فانا اکتبها له بعشر امثالها واذا تحدث عبدی بان یعمل سیئة فانا اغفرها له مالم یعملها فاذا عملها فانا اکتبها له بمثلها وان ترکها فاکتبها له حسنة انما ترکها من جرای ای من اجلی ف منجملہ موجبات رجا کے وہ احادیث ہین جو درباره حث علی الصدقہ کے آئی ہین یا فضل صدقہ ستر وجہد مقل مین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے

کہ حضرت نے فرمایا ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک دانہ کھجور کے پاک کمائی سے اور اللہ قبول
نہین کرتا مگر پاک کمائی تو لیتا ہے اوسکو اللہ دست راست سے اور پالتا ہے اوس صدقہ کو
واسطے صاحب صدقہ کے جسطرح کہ پالتا ہے ایک تمہارا اپنے بچہ اسپ کو یہانتک کہ وہ برابر
پہاڑ کے ہو جاتا ہے رواہ البخاری ومسلم واہل السنن وابن خزیمہ حدیث
جابر مین مرفوعاً آیا ہے الصدقۃ تطفی الخطیئۃ کما یطفی الماء النار رواہ ابویعلی
باسناد صحیح انس بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے ان الصدقۃ لتطفی غضب الرب
وتدفع میتۃ السوء رواہ الترمذی وابن حبان وقال الترمذی ھذا
حدیث حسن غریب ابن مبارک کا لفظ کتاب البر مین یون ہے ان اللہ لیدرأ
بالصدقۃ سبعین بابا من میتۃ السوء یعنی اللہ صدقہ سے ستر دروازے بری موت کے
دور کردیتا ہے معلوم ہوا کہ منجملہ اسباب حسن خاتمہ کے ایک صدقہ دینا بھی ہے اصل
حسن خاتمہ مین یہہ ہے کہ موت وقت کسی عمل صالح کے آئے یہہ اعمال بہت ہین رسالہ احسان الاعمال
ورسالہ مکارم الاخلاق مین لکھے گئے ہین مثلاً موت نماز مین یا سجدہ مین ہو یا ماہ رمضان مین
یا مکہ معظمہ مین یا مدینہ منورہ مین یا وقت خیرات وصدقات کے یا شب جمعہ یا روز جمعہ کو
یا دن عرفہ کے یا غزو فی سبیل اللہ مین یا سفر حج یا عمرہ مین یا وقت اخراج زکوۃ کے
یا تکلم بکلمہ شہادت کے یا وقت تلاوت قرآن کے یا حالت طواف بیت اللہ مین یا کسی
سفر طاعت مین یا شغل علم دین مین یا ذکر اللہ مین یا حالت استغفار وتوبہ مین یا سفر
ہجرت مین یا نوبت مین یا غلبۂ خوف خدا مین یا شوق لقاء اللہ مین یا حسن ظن باللہ مین الی غیر ذلک
وفضل اللہ واسع وکرمہ عام جو لوگ اللہ کے ذکر وفکر واشغال حسنہ مین رہتے ہین اکثر خاتمہ
اونکا مع الخیر ہوتا ہے رحمت خدا کی بہانہ جو ہے قصور جو کچھہ ہے وہ ہماری طرف کا ہے
اوسطرف سے کوئی فتور نہین ہے ۵

فائدہ حسن خاتمہ

ہر چہ ہست از قامت ناساز ونازیبای ماست | ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

ف حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے تین دن پہلے وفات سے فرمایا لا یموتن احدکم
الا وھو یحسن الظن باللہ عزوجل رواہ مسلم و ابو داؤد و ابن ماجۃ یہہ حدیث
دلیل ہے تعلیم رجا پر خصوصًا وقت موت کے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حسن الظن من
حسن العبادۃ رواہ ابو داؤد و ابن حبان واللفظ لہما والترمذی والحاکم ولفظہما
ان حسن الظن من حسن عبادۃ اللہ **حکایت** واثلہ بن الاسقع عیادت یزید بن اسود
کے لئے گئے تھے یزید نے دونون ہاتھ اونکے پکڑکر اپنے منہ پر پھیرے واثلہ نے کہا کیف ظنک باللہ
کہا ظنی باللہ واللہ حسن ۔ واثلہ نے کہا ابشر فانی سمعت رسول اللہ صلعم
یقول قال اللہ جل وعلا انا عند ظن عبدی بی ان ظن خیرا فلہ وان ظن شرا
فلہ رواہ احمد و ابن حبان والبیہقی اس حدیث مین گویا یہہ تعلیم و تلقین کی ہے کہ ہر مسلمان
کو اللہ کے ساتھہ گمان نیک رکھنا چاہئے ہرگز اپنے رب سے بدگمان نہو ابن مسعود کہتے ہین قسم ہے
اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے حسن ظن نہین کرتا بندہ ساتھہ اللہ کے لکن دیتا ہے اللہ اوسکو
گمان اوسکا یہہ اسلئے کہ خیر اللہ ہی کے ہاتھہ مین ہے رواہ الطبرانی موقوفا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے امر اللہ عزوجل بعبد الی النار فلما وقف علی شفتہا التفت فقال اما واللہ یارب
ان کان ظنی بک حسن فقال اللہ عزوجل ردوہ انا عند حسن ظن عبدی بی رواہ البیہقی
ف انس کہتے ہین ایک شخص نے آکر حضرت سے کہا کون دعا افضل ہے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت و معافات
دنیا و آخرت مین پھر دوسرے دن آکر پھر یہی سوال کیا آپنے پھر وہی جواب دیا تیسرے دن آکر پھر یہی پوچھا وہی جواب دیا
اور کہا فاذا اعطیت العافیۃ فی الدنیا و اعطیتہا فی الاخرۃ فقد افلحت رواہ الترمذی واللفظ
لہ وحسنہ و ابن ابی الدنیا حدیث ابو بکر رضی اللہ عنہ مین آیا ہے حضرت نے منبر پر کھڑے ہوکر گریہ کیا پھر کہا
سلوا اللہ العفو والعافیۃ فان احد الم یعط بعد الیقین خیرا من العافیۃ رواہ الترمذی و
قال حسن غریب و رواہ النسائی من طرق وعن جماعۃ من الصحابۃ واحد اسانیدہ صحیح ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعًا یہہ ہے ما من دعوۃ یدعو بہا العبد افضل من اللہم انی اسئلک المعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ ابن ماجہ باسناد جید

ابو مالک اشجعی کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول خدا مین جب اپنے رب سے سوال کرون تو کیا کہون فرمایا کہہ اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی اور سب اصابع کو جمع کر مگر ابہام فان ھولاء تجمع لک دنیاک وآخرتک رواہ مسلم عائشہ نے کہا اگر مین لیلۃ القدر کو جان لون تو کیا کہون فرمایا کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ الترمذی و صححہ والحاکم وقال صحیح علی شرطھما یہہ احادیث دلیل ہین رجا پر کوئی رجا اس سے بڑھکر نہین ہے کہ اللہ دنیا دین عافیت بخشے آخرت مین عفو فرمائے

باب بیان مین احادیث خوف کے

حدیث طویل ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے کہ جمع کیجاتی ہے خلقت ایک تمہاری کے پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن پہر ہوتا ہے وہ علقہ اتنے ہی دنو نمین پہر ہوتا ہے مضغہ مثل اسکے پہر بہیجا جاتا ہے فرشتہ سو وہ روح پہونکتا ہے اوسمین حکم ہوتا ہے اوسکو چار باتون کے لکہنے کا رزق و اجل و عمل اور یہہ کہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ ایک تم مین کا عمل کرتا ہے جنت والونکا سا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک گز پہر سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب پس عمل کرتا ہے اہل نار کا سا پہر نار مین جاتا ہے اور بعض تمہارا عمل کرتا ہے اہل نار کا سا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور نار کے مگر ایک گز پہر سابق ہوتی ہے اوسپر کتاب پس عمل کرتا ہے اہل جنت کا پہر داخل ہوتا ہے جنت مین متفق علیہ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ آدمی اللہ سے ڈرتا رہے معلوم نہین کہ انجام اوسکا کیا ہوگا نہ گناہ سے مایوس ہو اور نہ طاعت پر رہا مون بلکہ خائف رہے اعتبار اعمال کا خاتمہ پر ہوتا ہے ۵

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست	کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

انس کہتے ہین ایک دن حضرت نے خطبہ پڑہا مینے ایسا خطبہ کبہی نہین سنا فرمایا لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا حضرت کے اصحاب منہ چہپا کر نالہ کرنے لگے متفق علیہ

دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا عرض کیگئی مجھپر جنت ونار نہین دیکھی مینے آجکے دن کیطرح خیر وشر اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ بہت پس نہ آیا اصحاب حضرت پر کوئی دن سخت تر اس دن سے پھر اپنے سر جھکا کر حنین کرنے لگے نووی کہتے ہین حنین رونا ہے ہمراہ غنہ اور انتشاق یعنی استماع صوت کی ناک سے ؎

کچھ فکر مآل کار ہیہات نہین		اندیشۂ مابقی و مافات نہین	
کیا صبح و مسا زیست کٹی جاتی ہے		مقراض حیات ہین یہ دن رات نہین	

عدے بن حاتم مرفوعًا کہتے ہین تم مین کوئی نہین ہے مگر کلام کرے گا اوس سے رب اوسکا نہوگا درمیان اوسکے اور درمیان رب کے ترجمان پس نظر کرے گا جانب راست نہ دیکھیگا مگر وہ جو آگے بھیجا ہے اور نظر کریگا جانب چپ نہ دیکھیگا مگر وہ جو آگے بھیجا ہے اور نظر کریگا سامنے اپنے نہ دیکھیگا مگر آگ روبرو اپنے سو بچو تم آگ سے اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر ہو متفق علیہ یہہ حدیث جسطرح دلیل ہے خوف کثیر پر اسیطرح اسبات پر بھی کہ صدقہ آگ سے بچاتا ہے اگرچہ قلیل ہی کیون نہو ابوذر کا لفظ مرفوع یون ہی مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے چرچراتا ہے آسمان اور اوسکا چرچرانا حق سے ہی نہین ہے اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی سجدہ مین رکھے ہوئے ہے واللہ اگر تم جان لو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور لذت نپاؤ تم عورتون سے فرش پر اور نکلجاؤ تم راہو نمین اور فریاد کرو تم اللہ سے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن یعنی کثرت سے ملائکہ عابدین کے آسمان چرچراتا ہے رواہ احمد وابن ماجة ایضًا ابوذر نے بعد روایت اس حدیث کے کہا یالیتنی کنت شجرة تعضد یعنی کاش مین ایک درخت بریدہ ہوتا یہہ بات اونہونے خوف سے کہی

اسباب تجمل کی جو طیاری ہے	؎	کیا فائدہ ناحق کی گرانباری ہے	
غافل تو یہ بوجھ اپنے سر پر نہ اوٹھا		جانا تجھے دور ہے سفر بھاری ہے	

ابو برزہ اسلمی کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے جنبش نکرینگے قدم بندہ کے یہانتک کہ سوال کیا جائیگا عمر سے کہ کس کام مین فنا کی اور علم سے کہ کیا کام کیا اور مال سے کہ کہان سے کمایا کہان خرچ کیا

اور جسم سے کہ کس چیز مین پرانا کیا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہہ سوالات
نہایت خوفناک ہین آنکے جوابات مین جسکو اللہ ثابت قدم رکھیگا وہی ثابت رہیگا ابوہریرہ
نے مرفوعًا کہا ہے حضرت نے اس آیت کی تفسیر مین یومئذ تحدث اخبارہا فرمایا ہے
تم جانتے ہو کہ زمین کیا خبر دیگی کہا اللہ و رسول جانین فرمایا اخبار زمین کا یہہ ہے کہ وہ گواہی
دے گی ہر غلام و کنیز خدا پر اوسکے عمل کی جو اونسے پشت زمین پر کیا ہے تقول کذا و کذا
دیوم کذا و کذا یہہ ہی اخبار اوسکا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ابوسعید
خدری مرفوعًا کہتے ہین کیونکر رہین تین رہون مین اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام
منہ مین قرن لئے ہوئے کان لگائے کہڑے ہین کسوقت حکم ہو کہ وہ اوسکو پہونکین یہہ بات
اصحاب حضرت پر گران ہوئی اونسے فرمایا تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن مراد قرن سے صور ہے اللہ نے فرمایا ونفخ فی الصور ہکذا فسرہ رسول اللہ صلعم
ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو ڈرتا ہے وہ رات کو چلتا ہے جو رات کو چلتا ہے وہ منزل کو پہونچ
جاتا ہے سُن رکہو اللہ کا سودا مہنگا ہے اللہ کا سودا جنت ہے رواہ الترمذی وقال
حدیث حسن مراد رات کے چلنے سے کمر باندہنا ہے اللہ کی طاعت مین عمومًا یا خاص آخر شب مین عبادت
کرنا جیسے تہجد یا تلاوت قرآن یا استغفار یا تسبیح تہلیل تحمید وغیرہ ام العلاء انصاریہ کہتی ہین حضرت صلعم نے فرمایا ہے
واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری
یہہ حدیث اخوف احادیث باب ہے طیبی نے کہا اسمین کئی وجوہ ہین پہر احتمال نسخ وغیرہ کو ضعیف
ٹہیراکر کہا ہے کہ مراد نفی درایت مفصلہ ہے نہ مجملہ پہر اس وجہ کو صحیح ٹہیرایا ہے یا مراد امور دنیویہ
ہین جیسے بہوک پیاس سیر شکمی سیرابی مرض صحت فقر و غنی - اور یہی حال امت کا ہے یا یہہ
مطلب کہ مجہے نہین معلوم کہ مین اپنے شہر سے نکالا جاونگا یا قتل ہونگا جسطرح کہ انبیاء سابقین پر
گزرا اور تمپر تہپر برسینگے یا تم خسف ہوگے جسطرح کہ مکذبین پر گزرا حاصل یہہ ہے کہ مراد نفی ہر علم غیب
کی اپنی جان سے کہ مجہے کچہہ اطلاع و وقوف مقدر پر نہین ہے کہ میری تقدیر اور تمہاری تقدیر مین کیا لکہا ہے تا یقین

کہ حضرت کو اپنی نجات مین کسیطرح کا تردد ہوا اسلئے کہ یہ بات خلاف احادیث صحیحہ ہے قالہ فی المرقاۃ بہرحال انسان کو ہردم اللہ کا خوف چاہئے اوسکے مکر سے امن مین نہو **حکایت**

حدیث جابر مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھکو آگ دکھائی گئی مینے اوسمین ایک عورت کو بنی اسرائیل مین سے دیکھا کہ وہ ایک بلی کے پیچھے عذاب کیجاتی ہے جسکو اوسنے باندہ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا اور نہ چھوڑ دیا کہ وہ خشاش ارض سے کچھہ کہاتی یہانتک کہ وہ بھوک سے مرگئی الحدیث رواہ مسلم خشاش بخاء معجمہ بمعنی حشرات زمین ہے اور بحاء مہملہ بمعنی گہاس خشک اول صحیح ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے جب اللہ کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہے تو وہ ہر شخص کو پہونچتا ہے جو اوس قوم مین ہوتا ہے پھر وہ مبعوث ہونگے اپنے اعمال پر متفق علیہ اس حدیث مین خوف ورجا دونون ہین خوف یہ ہے کہ بدون کے ساتھہ نیک بھی عذاب مین پھنس جاتا ہے رجا یہ ہے کہ بعث مطابق نیت کے ہوگا نیک انشاء اللہ تعالی نجات پائیگا جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم یعنی بعثت ہر بندہ کی اوسی عمل پر ہوگی جسپر کہ وہ مرا ہے کفر یا ایمان طاعت یا معصیت سے یہ حدیث بھی جامع خوف ورجا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین دیکھی مینے کوئی چیز مثل نار کے کہ بھاگنے والا اوسکا سورہا ہے اور نہ مثل جنت کے کہ طالب اوسکا سوتا ہے رواہ الترمذی انس نے مرفوعاً کہا ہے اللہ تعالی فرماویگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا ہے مجھکو ایکدن یا ڈرا ہے مجھسے کسی جگہہ مین رواہ الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور یہ حدیث رجا ہے واسطے اہل خوف کے اسمین فضیلت ہے ذکر اللہ وخوف خدا کی اللھم ارزقنا ہ

مین خاک ہون خاکسار ہون تیرا ہون	رحمت کا امیدوار ہون تیرا ہون
زاہد مجھے کیون کرے ملامت یارب	مانا کہ گنہگار ہون تیرا ہون

عائشہ کہتی ہین مینے حضرت سے پوچھا والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ کیا مراد اس آیت سے وہ لوگ ہین جو شراب پیتے ہین چوری کرتے ہین فرمایا نہین ای بنت صدیق ولکن یہ لوگ

ہین جو روزہ رکھتے ہین نماز پڑہتے ہین صدقہ دیتے ہین اور ڈرتے ہین کہ کہین یہ اعمال اونسے قبول نہون یہی لوگ شتابی کرتے ہین خیرات مین رواہ الترمذی و ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کرکے اونکے قبول ہونے پر مطمئن نہو جاے اسلئے کہ یہ بات اللہ کے ہاتھہ مین ہے کسی کو معلوم نہین ہے کہ اوسکا عمل نیک مقبول ہوا ہے یا مردود ٹھیرا ہے یہ جگہہ بہت ڈر کی ہے ابی بن کعب کہتے ہین جب دو تہائی رات جاتی حضرت صلعم کہڑے ہوکر فرماتے ای لوگو یاد کرو اللہ کو تین بار کہتے آیا راجفہ اوسکے پیچھے ہے رادفہ آئی موت مع اوسکے جو اوسمین ہے جاء الموت بما فیہ رواہ الترمذی مراد راجفہ سے زلزلہ ہے یا نفخۂ اولی یا ثانیہ مراد رادفہ سے قیامت صغری ہے جو دلیل ہے قیامت کبری پر مراد ما فیہ سے شدائد موت ہین حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت سے ڈرایا ہے مین کہتا ہون قیامت صغری بہت زمانہ دراز سے آچکی ہے ساری عشرات اوسکے عالم مین طاری ہو رہی ہین خصوصًا اس صدی مین اب آنا قیامت کبری کا باقی ہے سو وہ بہی چلی آتی ہے اللہ ہمین ایمان پر اس جہان سے اوٹھائے آفات زوال ایمان سے بچائے ابو سعید خدری کہتے ہین ایک دن حضرت واسطے نماز کے باہر آئے لوگون کو دیکہا کہ وہ گویا ٹھٹھے مار رہے ہین فرمایا خبردار ہو اگر تم ذکر ہاذم لذات کا زیادہ کرتے تو وہ تمکو اس ضحک سے باز رکہتے سو تم موت کو بہت یاد کیا کرو

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست	فرداست درین بزم ز ما ہم اثری نیست

پھر فرمایا انما القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار رواہ الترمذی یعنی قبر ایک چمن ہے باغات بہشت سے یا ایک غار ہے غارہای دوزخ سے انس کا لفظ یہ ہے تم وہ عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھو مین بال سے بہی زیادہ تر باریک ہین ہم اونکو عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مہلکات سے شمار کرتے تہے رواہ البخاری عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے کہا ای عائشہ بچ تو محقرات ذنوب سے کہ اونکے لئے طرف سے اللہ کے ایک طالب ہے رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان معلوم ہوا کہ آدمی صغائر معاصی کو سبک نہ سمجھے بلکہ اللہ سے ڈرکر امور محقرہ سے بہی بچتا رہے ابن مسعود مرفوعًا کہتے ہین نہین نکلتے ہین آنسو آنکھہ سے کسی

بندہ کے اگرچہ برابر سر مگس کے ہون خوف سے خدا کے پہر وہ آنسو اوسکے مُنہ پر پہونچتے ہین مگر حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ آگ پر روا ہ ابن ماجۃ یہہ انجام ہے خوف خدا کا و للہ الحمد ۵

رونے سے غم دین مین مزا ملتا ہے	یعقوب سے کچہہ رتبہ سوا ملتا ہے
وہان آنکہہ کہلی جمال یوسف دیکہا	یان بند ہون آنکہین تو خدا ملتا ہے

انس کا لفظ یہ ہے کہ داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر اور وہ موت مین تہا اوس سے پوچہا تو آپکو کیسا پاتا ہے اوسنے کہا مین اللہ تعالی سے امید رکہتا ہون ای رسول خدا اور ڈرتا ہون اپنے گناہون کو فرمایا ما اجتمعتا فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ مایرجو وامنہ مما یخاف اخرجہ الترمذی عائشہ کہتی ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبہی کہل کہلا کر ہنستے نہین دیکہا یہانتک کہ آپکی لہوات نظر آئین بس یہی تبسم کرتے تہے اخرجہ الخمسۃ الا النسائی یہہ دلیل ہے شدت خوف پر ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر جانے مومن وہ عقوبت جو نزدیک اللہ کے ہے تو طمع نکرے اوسکی جنت مین اور اگر جانے کافر وہ رحمت جو پاس اللہ کے ہے تو نا امید نہو اوسکی رحمت سے رواہ الشیخان مین کہتا ہون باب خوف ورجا کا بہت وسیع ہے جسقدر آیات واحادیث ترغیبات مین آئی ہین وہ گویا سب ادلۂ رجا ہین اور جسقدر آیات واحادیث ترہیبات مین آئی ہین وہ گویا سب ادلۂ خوف ہین **ف** نووی نے ریاض الصالحین بعد ذکر اخبار خوف ورجا کے باب الجمع بین الخوف والرجا مین لکہا ہے کہ مختار واسطے عبد کے حالت صحت مین یہ ہے کہ خائف راجی ہو خوف ورجا دونون برابر ہون اور حالت مرض مین محض رجا ہو قواعد شرع نصوص کتاب وسنت اسی بات پر متظاہر ہین قال تعالی فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون وقال تعالی ولا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون وقال تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ وقال تعالی ان ربک لسریع العقاب وانہ لغفور رحیم وقال تعالی ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم وقال تعالی فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت

موازنہ فاما ھاویہ اس باب مین آیات بہت ہین اجتماع خوف ورجا کا کبھی دو آیت مفترق
مین ہوتا ہے کبھی چند آیات یا ایک آیت مین حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جب
رکھا جاتا ہے جنازہ اور لوگ اوسکو اپنی گردنون پر اٹھاتے ہین تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے
قدمونی قدمونی اور اگر نیک نہین ہوتا ہے تو کہتا ہے یا ویلہا این تذھبون بہا یہ آواز ہر شی
سنتی ہے مگر انسان اگر انسان اوسکو سنے تو بیہوش ہوجائے رواہ البخاری ابن مسعود کا
لفظ مرفوع یہ ہے الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک رواہ البخاری
انتہی حافظ ابن رجب رح نے کتاب استنشاق نسیم الانس من نفحات ریاض القدس مین ذکر
کیا ہے کہ اللہ نے خلق کو واسطے اپنی عبادت کے پیدا کیا ہے عبادت جامع ہے خوف ورجا و محبت
کو انہین تین چیز پر بنیاد عبادت کی ہے ہر چیز انمین سے فرض لازم ہے اور جمع کرنا ان تینو نہین حتم واجب
اسیلئے سلف اوس شخص کی مذمت کرتے تھے جو کہ اللہ کی عبادت ایک وجہ خاص سے کرتا ہے اور
باقی دو چیزون کو چھوڑتا ہے حدوث بدع خوارج ومشابہ خوارج کا اسی تشدید فی الخوف اور اعراض
عن المحبۃ والرجا سے ہوا ہے اور بدع مرجیہ کا نشو ونما اسی تعلق بالرجا اور اعراض عن الخوف سے ہوا اکثر
[illegible] اکثر اہل اباحت وحلول کہ منسوب طرف تعبد کے ہین اونکی بدعات ناشی افراد محبت و اعراض
[illegible] خوف والرجا سے ہوئی ہین متاخرین اہل سلوک کا کلام اکثر بیان محبت مین ہے اس باب مین
[illegible] نے بہت توسیع قول کی ہے لیکن [illegible] ایک دائرہ خروج کے ہین [illegible] اسلئے کہ
[illegible] ہے استدلال بالکتاب والسنہ [illegible] سلف امت واعیان آئمہ سے بلکہ
[illegible] دعاوی ہین جو اپنے صاحب [illegible] دعوی کرتے ہین پھر باب عاشر مین ذکر خوف محبین
کا کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انکا خوف سائر مخلوقین کے خوف سے زیادہ ہے چنانچہ اسکا ذکر آویگا
انشاء اللہ تعالی سہل رح نے کہا ہے خوف ذکر ہے رجا انثی ہے یعنی ان دونون سے ملکر حقایق
ایمان کے پیدا ہوتے ہین [illegible] سے اہل عقائد نے لکھا ہے کہ الایمان بین الخوف والرجا۔

—— ٠)+(٠ ——

باب بیان مین رجا کے طریقۂ اہل طریق پر رحمہم اللہ تعالی

غزالی رح نے کتاب احیاء العلوم مین ذکر کیا ہے کہ رجا منجملۂ مقامات سالکین و احوال طالبین کے
ہے رجا کہتے ہین ارتیاح قلب کو انتظار شئے محبوب مین لکن اس محبوب متوقع کے لئے کوئی سبب
بھی ہونا چاہیئے اگر یہ انتظار واسطے حصول اکثر اسباب کے ہے تو مصداق اسم رجا ہے اور
اگر یہ انتظار ہمراہ انخرام اسباب و اضطراب احوال کے ہے تو پھر اوسکا نام غرور و حمق ہے نہ رجا
بہرحال اطلاق اسم رجا و خوف کا اوسی شئے پر ہوتا ہے جسمین کہ تردد ہے اور جس شئے کا یقین ہے
وہان نہ رجا ہے نہ خوف بندہ جبکہ بعد بونے تخم ایمان کے آب طاعات و طہر قلب سے اوس بیج
کو سینچتا ہے اور اللہ پاک سے منتظر اوسکے فضل و تثبیت کا تا دم مرگ رہتا ہے اور توقع حسن خاتمہ کی
رکھتا ہے تو یہ انتظار اوسکا رجاء حقیقی اور محمود فی نفسہ ہوتا ہے پھر یہ رجا اوسکو باعث ہوتی ہے
مواظبت و قیام پر بمقتضای اسباب ایمان تمام کرنے مین اسباب مغفرت کے موت تک اور جو بندہ
تخم ایمان سے منقطع ہوکر تعہد اس تخم کا ماء طاعات سے چھوڑ دیتا ہے اور دل بدستور رذائل
اخلاق سے مشحون ہوکر طلب لذات دنیا مین منہمک رہتا ہے پھر انتظار مغفرت کا کرتا ہے تو یہ انتظار
اوسکا حمق و غرور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الاحمق من اتبع نفسہ ھواھا
وتمنی علی اللہ یعنی احمق وہ ہے جو کہ تابع نفس ہے بلعہد اللہ سے امید رکھتا ہے جسطرح کسی شاعر
نے کہا ہے ع خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم و قال تعالی فخلف من بعدھم خلف
اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا و قال تعالی فخلف من بعدھم
خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی ویقولون سیغفرلنا الخ صاحب بستان
کی مذمت کی ہے جبکہ اوسنے باغ مین جاکر یہ کہا تھا ما اظن ان تبید ھذہ ابدا وما اظن الساعۃ
قائمۃ ولئن رددت الی ربی لاجدن خیرا منھا منقلبا بندہ مجتہد فی الطاعات مجتنب للمعاصی
لائق اسکے ہوتا ہے کہ اللہ کے فضل سے منتظر تمام نعمت کا ہو اور نعمت تمام نہین ہوتی ہے جبتک

کہ بہشت مین نجاتی اسیطرح جب عاصی تائب ہو کر تدارک تقصیر کا کرتا ہے تو وہ بہی لایق اسکے ہوتا ہے
کہ اب راجی قبول توبہ ہوا اور جو شخص معصیت سے کارہ ہے اور سیئہ سے بیزار اور حسنہ سے مسرور
ہوتا ہے اور اپنے نفس کو ذم و لوم کرکے خواہشمند توبہ اور مشتاق انابت کا رہتا ہے تو وہ بھی لایق
اسکے ہوتا ہے کہ اللہ سے راجی توفیق توبہ کا ہو کیونکہ کراہیت معصیت کی اور حرص توبہ پر جاری
مجرای سبب مفضی الی التوبہ ہوتی ہے رجا بعد تاکد اسباب کے ہوا کرتی ہے ولذلک قال تعالی
ان الذین آمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ
اسکے یہ معنی ہوئے کہ یہ لوگ استحقاق رجاے رحمت خدا کا رکہتے ہین مراد اسکجہہ تخصیص وجود
رجا کی نہین ہے اسلیئے کہ انکے غیر بہی راجی ہوتے ہین لیکن انکو استحقاق رجا کے ساتہہ خاص
کیا ہے اور جو شخص کہ منہمک ہے مکروہات الٰہی مین اور اپنے نفس کا ذام نہین ہے اور نہ عزم توبہ
ورجوع کا رکہتا ہے اوسکو رجا مغفرت کی رکہنا حمق ہے اور خوف کچھہ رجا کی ضد نہین ہے بلکہ رفیق
رجا ہے **ف** عمل کرنا رجا پر اعلی ہے عمل کرنیسے خوف پر اسلیئے کہ اقرب عباد الی اللہ وہی ہوتا ہے
جو اللہ کو سب سے زیادہ دوست رکہتا ہے اور رجا سے حب غالب ہوتا ہے اسیلئے رجا و حسن ظن
مین رغائب آئے ہین خصوصًا وقت موت کے قال تعالی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الذنے
اس آیت مین اصل یاس کو حرام فرمایا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہے لا یموتن
احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ تعالی دوسرا لفظ یہ ہے یقول اللہ عزوجل انا عند
ظن عبدی بی فلیظن بی ما یشاء ایک شخص کو خوف نے بسبب کثرت ذنوب کے بالکل مایوس
کر دیا تہا علی مرتضی نے اوس سے کہا یا ھذا ایاسک من رحمۃ اللہ اعظم من ذنوبک یعنے
ناامید ہونا تیرا اللہ کی رحمت سے تیرے گناہ سے بہی بڑہکر گناہ ہے ع ناامید از رحمت شیطان بود
سفیان نے کہا ہے جسنے کوئی گناہ کیا پھر یہ جانا کہ اللہ نے اس گناہ کو اوسپر مقدر کیا تہا اور راجی
غفران ہوا تو اللہ اوس گناہ کو بخشدیتا ہے اسلیئے کہ اللہ پاک نے ایک قوم پر عار لگائی ہے اسبات کی
اور فرمایا ہے ذلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم وقال تعالی وظننتم ظن السوء

دکنتم قوما بورا حدیث صحیح مین آیا ہے ایک آدمی لوگون سے لین دین کرتا تہا تونگر سے مسامحت
تہیدست سے تجاوز کرتا اوسکی ملاقات اللہ سے ہوئی اوسنے کوئی عمل خیر کبہی نہین کیا تہا اللہ نے
فرمایا من احق بذلک منا پہر اوسکا قصور بسبب حسن ظن ورجا کے معاف کردیا حالانکہ وہ طاعات
سے بالکل مفلس تہا **وقال تعالی** ان الذین یتلون کتاب اللہ واقاموا الصلوۃ وانفقوا
مما رزقنا ھم سرا وعلانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور **حکایت** کسی نے ابان بن ابی
عیاش کو خواب مین دیکہا وہ ذکر ابواب رجا کا بہت کیا کرتے تہے پوچہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجکو
اپنے سامنے کہڑا کرکے فرمایا ما الذی حملک علی ذلک مینے کہا اردت ان احببک الی خلقک فرمایا
غفرت لک **حکایت** یحیی بن اکثم کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا ما فعل اللہ بک
کہا مجہے اپنے روبرو کہڑا کرکے کہا یا شیخ السوء فعلت وفعلت مین رعب مین آگیا اللہ ہی جانے
کتنا رعب تہا مینے کہا یا رب ما ھکذا احدثت عنک یعنی مجہے تجہسے ایسی بات نہین پہونچی تہی
فرمایا پہر کیا بات پہونچی تہی مینے کہا حدثنی عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن انس
عن نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبرئیل علیہ السلام انک قلت انا
عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما یشاء اور مجکو یہ گمان تہا کہ تو مجہے عذاب نکریگا اللہ عز وجل
نے فرمایا صدق جبرئیل وصدق نبیی وصدق انس وصدق الزہری وصدق معمر وصدق
عبد الرزاق وصدقت یعنی ان سب راویون نے سچ کہا اور تو نے بہی سچ کہا فالبست ومشی
بین یدی الولدان الی الجنۃ فقلت یا لھا من فرحۃ مین کہتا ہون اس حدیث کی سند اس
خواب مومن سے کہ ایک جزء ہے اجزاء نبوت سے اور بہی زیادہ صحت کو پہونچ گئی اللہ و رسول
دونون سچے ہین انشاء اللہ ہم عاصیون کے ساتہہ بہی ایسا ہی معاملہ عفو و مغفرت کا ہوگا اگرچہ ہمارے
اعمال یحیی بن اکثم کے اعمال سے بمراتب بعیدہ کمتر و بدتر ہین لیکن ارحم الراحمین کا رحم و کرم تہا ہی
نہین ہے بلکہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے سبقت رحمتی علی غضبی اور یہ حدیث ہمکو
ہمارے نبی صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچی ہے غایت الامر یہ ہے کہ ہم لائق

غضب کے ہین بسبب کثرت ذنوب و افلاس طاعت کے لکن جب رحمت اوسکے غضب پر سابق ہو
تو ہم لایق رحمت و فضل کے ہین نہ مستحق عدل کیونکہ عدل کے سئے مشرکین وکفار کفایت کرتے
ہین اللهم مغفرتك اوسع من ذنوبنا و رحمتك ارجی عندنا من اعمالنا ۵

ندامت گنہم دوست را رحیم کند		شکست توبہ ام آواز الکریم کند	

ف غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین یہ زمانہ اس لایق نہین ہے کہ اوسمین خلق کے ساتھہ استعمال
اسباب رجا کا کیا جائے بلکہ مبالغہ تخویف مین یہی کہ اسمین راہ صواب اور رجا دمہ حق پر لگنا اوسکا
قریب نہین ہے سو ذکر اسباب رجا کا بالکل مہلک ہے لکن واعظ ذکر اوسکا بطریق استمالت کے
کرے علی مرتضی سے کہا ہے انما العالم الذی لا یقنط الناس من رحمۃ اللہ ولا یؤمنہم
من مکر اللہ پھر غزالی رح نے فرمایا ہے کہ واسطے غلبہ رجا کے دو طریق ہین ایک اعتبار یعنی
عبرت پکڑنا دوسری استقراء آیات و اخبار اعتبار کا ذکر رجا کا کتاب الشکر علی نعم اللہ مین ہو چکا ہے رہی
آیات سو ایک آیت تو یہ ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا الخ دوسری آیت یہ ہے والملائکۃ
یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض تیسری یہہ ہے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ اپنے آگ واسطے اعدا
اعداء کے طیار کی ہے اپنے اولیاء کو اوسکے ذکر سے ڈرایا ہے قال تعالی لہم من فوقہم ظلل
من النار ومن تحتہم ظلل ذلك یخوف اللہ بہ عبادہ وقال تعالی واتقوا النار التی اعدت
للکافرین وقال تعالی فانذرتکم نارا تلظی لا یصلاہا الا الاشقی الذی کذب
وتولی وقال تعالی ان ربك لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم تفسیر کریمہ ولسوف یعطیك
ربك فترضی مین آیا ہے لا یرضی محمد و احد من امتہ فی النار لکن مراد امت سے اسجگہہ
امت اجابت ہے نہ امت دعوت امام محمد بن علی علیہ السلام کہتے تھے ای اہل عراق تم کہتے ہو
ارجی ایۃ فی کتاب اللہ عز وجل قولہ قل یا عبادی الذین اسرفوا الخ ہے اور رہم اہل بیت
یہہ کہتے ہین ارجی ایۃ فی کتاب اللہ قولہ تعالی ولسوف یعطیك ربك فترضی ہے رہی
اخبار سو ابو موسی رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین امتی امۃ مرحومۃ لا عذاب علیہا فی الاخرۃ

عجل اللہ عقابها فی الدنیا الزلازل والفتن فاذا کان یوم القیامة دفع الی کل رجل من امتی رجلا من اهل الکتاب فقیل هذا فداءك من النار دوسرا لفظ یون ہے یوتی کل رجل من هذه الامة یهودی او نصرانی الی جهنم فیقول هذا فداءک من النار فیلقی فیها حضرت نے فرمایا ہے حُمّی یعنی تپ بھاپ ہے جہنم کی یہ حصہ ہے مومن کا آگ سے اور فرمایا ہے شفاعتی لاهل الکبائر من امتی اترونها للمطیعین المتقین لا بل هی للمتلوثین المخلطین الی غیر ذلك من الاحادیث وهی کثیرة جدا غزالی نے اسیجگہ بہت سی احادیث لکھی ہین لکن تخریج ذکر نہین کی ہے پھر فرمایا ہے والاخبار الواردة فی اسباب الرجا اکثر من ان تحصی ابواب سابقہ مین کچھ احادیث متعلقہ رجا معہ تخریج کے مذکور ہو چکی ہین رسالہ عاقبة المتقین گویا اسی باب مین ہے علی مرتضی کہتے ہین جس سے گناہ ہوا اور اللہ نے دنیا مین اوسکو چھپایا تو اللہ کریم تر ہے اس سے کہ آخرت مین اوسکا کشف ستر کرے اور جس سے گناہ ہوا اور دنیا مین اوسپر عقوبت ہوئی تو اللہ عادل تر ہے اس سے کہ پھر آخرت مین دوبارہ اوسکو عقوبت کرے ثوری رح نے کہا ہے ما احب ان یجعل حسابی الی ابوی لانی اعلم ان اللہ ارحم بی منهما بعض سلف نے کہا ہے مومن جب اللہ کا عصیان کرتا ہے تو اللہ اوسکو حشیم ملائکہ سے مستور رکھتا ہے تاکہ وہ اوسکو دیکھکر گواہ نہو جائین **حکایت** محمد بن مصعب نے اپنے قلم سے اسود بن سالم کو لکھا تھا کہ بندہ جب اپنے نفس پر مسرف ہوتا ہے اور ہاتھ اوٹھا کر یا رب کہتا ہے تو فرشتے اوسکی آواز کو محجوب رکھتے ہین اسیطرح دوبارہ سہ بارہ یہانتک کہ جب وہ چوتھی بار یا رب کہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے حتی متی تحجبون عنی صوت عبدی قد علم عبدی انه لیس له رب یغفر الذنوب غیری اشهدکم انی قد غفرت له ۵

یا رب رحمی بیا رب ما +		خوشنودی تست مطلب ما +

حکایت ابراہیم بن ادہم کہتے ہین ایک رات مین طواف مین تھا رات اندہیری تھی اور پانی برستا تھا مینے ملتزم مین پاس باب کے کھڑے ہو کر کہا یا رب اعصمنی حتی لا اعصیك

ابدًا ایک ہاتف نے بیت کے اندر سے کہا ای ابراہیم تو مجھسے عصمت مانگتا ہے میرے سارے بندے مومن یہی مجھسے طلب کرتے ہین جب مین اون سب کو معصوم کردونگا تو پہر کس پر تفضل کرونگا کسکو بخشونگا ٥

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم	گنہ رامست شادی مرگ دیدم

جنید رح نے کہا ہے ان بدت عین من الکرم الحقت المسیئین بالمحسنین ٥

اگر در روز یک صلائے کرم	عزازیل گوید نصیبے برم

حکایت مالک بن دینار کی ملاقات ابان سے ہوئی مالک نے کہا تو کب تک لوگون کو حدیث رخص کیا کریگا کہا ای ابا یحییٰ مجھے امید ہے کہ تو دن قیامت کو اللہ کا عفو اتنا دیکھیگا جسکے سبب سے مارے خوشی کے یہہ تیری چادر پہٹ جائیگی ٥

فدائے شیوۂ رحمت کہ در لباس بہار	بعذر خواہی رندان بادہ نوش آمد

حکایت ربعی بن خراش کہتے ہین جب میرا بھائی مرگیا مینے اوسکی نعش پر کپڑا ڈال دیا منہ کہولکر اوٹھہ بیٹھا اور کہا انی لقیت ربی عز وجل فحیانی بروح و ریحان و ربی غیر غضبان وانی رایت الامر ایسر مما تظنون فلا تغتروا وان محمدًا صلعم ینتظرنی واصحابہ حتی ارجع الیھم پھر گر پڑا ہمنے اوسکو دفن کردیا **حکایت** بکر بن سلیم صواف کہتے ہین ہم پاس مالک بن انس کے گئے جسدن کہ اونکا انتقال ہونے کو تہا ہمنے کہا تم آپکو کیسا پاتے ہو کہا مین نہین جانتا کہ کیا کہون لکن ستعاینون من عفو اللہ ما لم یکن لکم فی حساب پہر اونکی آنکہہ بند ہوگئی **حکایت** یحییٰ بن معاذ اپنی مناجات مین کہتے تھے یکاد رجای لک مع الذنوب یغلب رجای ایاک مع الاعمال لانی اعتمد فی الاعمال علی الاخلاص وکیف احرزھا وانا بالآفۃ معروف واجدنی فی الذنوب اعتمد علی عفوک وکیف لا تغفرھا وانت بالجود موصوف **حکایت** استاذ ابو سہل صعلوکی نے ابا سہل زجاجی کو خواب مین دیکہا وہ قائل وعید ابد تہے کہا تمہارا حال کیا ہے کہا وجدنا الامر اھون مما توھمنا ٥

باین تردامنے در حشر گر از خاک برخیزم	خطرہا آتش دوزخ ز دامان ترم دارد

حکایت ایک شخص نے صعلوکی مذکور کو خواب مین ہیئت حسنہ پر دیکھا جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے کہا ای استاد یہ مرتبہ کہان سے ملا کہا بحسن ظنی بربنی **ع** من از و فاش گمانی کہ داشتم دارم

حکایت ابو العباس بن شریح نے اپنے مرض موت مین دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے جبار سبحانہ وتعالی فرماتا ہے علما کہان ہین علما آئے فرمایا ماذا عملتم فیما علمتم تمنے اپنے علم پر کیا عمل کیا ہمنے کہا ای رب ہم قاصر رہے ہمنے گناہ کئے پھر اللہ نے اعادہ سوال کا کیا گویا اس جواب کو پسند نفرمایا دوسرا جواب چاہا مینے کہا اما انا فلیس فی صحیفتی الشرک وقد وعدت ان تغفر ما دونہ فرمایا اذہبوا بہ فقد غفرت لکم پھر بعد تین دن کے انتقال کیا معلوم ہوا کہ حقتعالی جواب باصواب کو پسند فرماتا ہے اور اوسکی رحمت واسطے مغفرت کے حیلہ جوئی کرتی ہے

حکایت ابراہیم اطروش کہتے ہین ہم بغداد مین پاس معروف کرخی کے بیٹھے تھے دجلہ پر کہ اتنے مین کچھہ لوگ ایک کشتی مین گاتے بجاتے شراب پیتے لعب کرتے چلے آتے تھے ہمنے انسے کہا تم دیکھتے ہو کہ یہ کیسی کھلی معصیت کرتے ہین انپر بددعا کرو ہاتھہ اوٹھا کر کہا الٰہی کما فرحتہم فی الدنیا ففرحہم فی الآخرۃ قوم نے کہا ہمنے تو سوال بددعا کا کیا تھا کہا اللہ کو جب انکا آخرت مین خوش کرنا ہوگا تو دنیا مین انکی توبہ قبول کرے گا ۵

دلے درست اگر ہست آفرینش را	ہمان دل ست کہ از خجلت گناہ شکست

بعض سلف اپنی دعا مین کہتے تھے یا رب دای اہل دہر لم یعصوک ثم کانت نعمتک علیہم سابغۃ ورزقک علیہم دارّا سبحانک ما احلمک وعزتک انک لتعصی ثم تسبغ النعمۃ وتدر الرزق حتی کانک یا ربنا لا تغضب یہ ہین وہ اسباب جو دلونمین خائفین آیسین کی روح رجا ڈالتے ہین رہے حمقا مغرورین سو وہ لائق استماع ان اسباب کے نہین ہین بلکہ لائق استماع اسباب خوف کے ہین جنکا بیان آویگا کیونکہ اکثر لوگ لائق خوف کے ہوتے ہین جیسے غلام سوء و طفل قرم کہ بے لاٹھی وکوڑے اور خشونت کلام کے سیدھے نہین ہوتے ہین اگر برخلاف

اسکے اونسے برتاؤ کیا جاے تو دروازہ صلاح دارین کا اونپر بند ہوجاے انتہی کلام الغزالی رح ملخصًا ابو القاسم قشیری رح نے اپنے رسالہ مین باب الرجا کو اس آیت سے شروع کیا ہے

قال اللہ تعالی من کان یرجو لقاء اللہ فان اجل اللہ لات پھر اپنی سند سے یہ حدیث لکھی ہے ابو الدرداء نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ تمہارے رب نے فرمایا ہے عبدی ما عبدتنی ورجوتنی ولم تشرک بی شیئا غفرت لک علی ما کان منک ولو استقبلتنی بملٔ الارض خطایا وذنوبا استقبلتک بملئہا مغفرۃ فاغفرلک ولا ابالی مین کہتا ہون اس مضمون کی حدیث پہلے گزرچکی ہے دوسری حدیث انس بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا یقول اللہ تعالی اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ شعیر من ایمان ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ خردل من ایمان ثم یقول وعزتی وجلالی لا اجعل من آمن بی ساعۃ من لیل او نہار کمن لم یؤمن بی اس حدیث کو بھی رسالہ مین اپنی سند سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ رجا لٹکنا ہے دل کا اوس امر محبوب سے جو زمانۂ مستقبل مین حاصل ہوگا جسطرح کہ وقوع خوف کا بھی زمانہ آیندہ مین ہوتا ہے عیش و استقلال قلوب کا اسی رجا سے ہوا کرتا ہے فرق درمیان رجا و تمنی کے یہ ہے کہ تمنی مورث کسل ہوتی ہے متمنی سالک طریق جد و جہد نہین ہوتا ہے بعکس صاحب رجا پس رجا محمود ہے اور تمنی معلول شاہ کرمانی نے فرمایا ہے علامت رجا کی حسن طاعت ہے ابن خبیق کہتے ہین رجا تین قسم پر ہے ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی عمل حسنہ کیا ہے وہ اوسکے قبول ہونیکا امیدوار رہتا ہے دوسرا وہ شخص ہے جسنے کوئی برا کام کیا ہے پھر اوس سے توبہ کرلی ہے اب وہ راجی مغفرت کا ہے تیسرا وہ کاذب آدمی ہے جو متمادی فی الذنوب ہے اور کہتا ہے کہ مجکو امید مغفرت کی ہے اور جو شخص اپنے نفس سے اساءت کو پہچانے اوسکو چاہیے کہ خوف کو رجا پر غالب رکھے بعض نے کہا ہے الرجا ثقۃ الجود من الکریم الودود بعض نے کہا رجا رویت جلال ہے بچشم جمال بعض نے کہا قرب قلب ہے ملاطفت رب سے بعض نے

کہا سرور فواد ئوسے یحییٰ بن معاذ کسی نے کہا نظر کرنا ہے طرف سعت رحمت خدا کی علے روزباری فرماتے تھے خوف و رجا مثل دو جناح طائر کے ہین جب یہ دونون یکسان ہوتے ہین تو پرواز پورا ہوتا ہے اور جب ایک مین نقصان آجاتا ہے تو اوڑنے مین کمی ہو جاتی ہے اور جب دونون پر جاتے رہتے ہین تو پرندہ حد موت مین آجاتا ہے احمد بن عاصم سے پوچھا تھا کہ علامت رجا کی کیا ہے کہا جب محاط باحسان ہو تو ملہم بشکر ہو بامید تمام نعمت من جانب اللہ دنیا مین اور تمام عفو آخرت مین ابن خفیف نے کہا ہے الرجا استبشار بوجود فضلہ و ارتیاح القلوب لرؤیۃ کرم المرجو المحبوب ابو عثمان مغربی کہتے ہین جو کوئی نفس کو رجا پر لاویگا وہ بیکار ہو جائیگا اور جو کوئی اپنے نفس کو خوف پر لاویگا وہ مایوس ہو جاویگا ولکن کبھی یہ ہو اور کبھی وہ ہو ؎

گاہے خلش غرور باشد مارا	گہ ناخن حیرتے خراشد مارا
ما ہیچ نئیم در دو ہسم ہستی	ہر لحظہ ابھورتے تراشد مارا

حکایت ذوالنون مصری سے حالت نزع مین گفتگو کی کہا مجھکو مشغول نکرو مین کثرت لطف خدا سے اپنے ساتھ متعجب ہون یحییٰ بن معاذ اپنی مناجات مین کہتے تھے الٰہی احلی العطایا فی قلبی رجاؤک واعذب الکلام علی لسانی ثناؤک واحب الساعات الی ساعۃ یکون فیہا لقاءک بعض تفاسیر مین ذکر کیا ہے کہ حضرت نبی بنی شیبہ سے اصحاب پر داخل ہوئے دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا کیا تم ہنستے ہو اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت یہ بات فرماتے ہوئے چلے پھر رجعت قہقری کرکے فرمایا جبرئیل آئے اور یہ لائے ہین نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم ؎

روزے کہ قد اہل گنہ خم گردد	خوش باش کہ لطف او مقدم گردد
دانی کہ چرا جزا بفرد افتاد	تا فاصلہ شود غضب کم گردد

عائشہ کہتی ہین حضرت نے کہا ان اللہ لیضحک من یاس العباد وقنوطہم وقرب الرحمۃ منہم عائشہ نے کہا بابی وامی یا رسول اللہ اویضحک ربنا عزوجل فقال والذی نفسی بیدہ

انہ یضحک عائشہ نے کہا لا یعد منا خیرا ذا ضحک قشیری نے بعد روایت اس حدیث
کے بسند خود یہ کہا ہے اللہ کا ہنسنا اونکی ناامیدی سے واسطے اظہار تحقیق فضل کے ہے جو
اونکے انتظار سے کہین دوچند ہے **حکایت** کہتے ہین ایک مجوسی نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے ضیافت طلب کی تھی فرمایا اگر تو مسلمان ہو جائے تو مین تیری مہمانی کرلون
مجوسی نے کہا جب مین اسلام لے آیا تو پھر تمہارا مجھپر کیا احسان ہے وہ یہ کہکے چلدیا اللہ نے
وحی بھیجی کہ اے ابراہیم تو نے اوسکو کہانا نہ کہلایا مگر تغیر دین پر مجھکو دیکھہ کہ مین ستر برس سے
اوسکو باوجود اوسکے کفر کے کہانا دیتا ہون اگر تو ایک رات اوسکی مہمانی کردیتا تو تیرا کیا نقصان
تہا ابراہیم علیہ السلام تو پیچھے اوس مجوسی کے گئے اور بلا لائے اور مہمانی کی مجوسی نے کہا یہ کیا بات تھی
جس سے یہنے ایسا کیا انہون نے قصہ کہا اوسنے کہا اھکذا یعاملنی پھر کہا مجھپر اسلام عرض کرو
اور مسلمان ہوگیا حدیث قدسی مین آیا ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندہ
کے ہون اور مین اوسکے ساتھہ ہون جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھے اپنے جی مین
یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجھے مجمع مین یاد کرتا ہے
تو مین بھی اوسکے مجمع سے بہتر مجمع مین اوسکو یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجھسے ایک بالشت
قریب ہوتا ہے تو مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور اگر وہ ایک گز مجھسے نزدیک ہوتا ہے
تو مین ایک باع اوس سے نزدیک ہوتا ہون وہ اگر میرے پاس چلکر آتا ہے تو مین اوسکے
پاس دوڑکر جاتا ہون یہہ حدیث ابوہریرہ نے روایت کی ہے رسالہ مین قشیری رح نے
اپنی سند سے لکھی ہے اور صحاح مین بھی مروی ہے اور گذرچکی ہے وللہ الحمد والمنتہ
ف اہل علم نے کہا ہے جب اللہ نے اپنا نام غفور کہا تو لوگ گناہ مین پڑ گئے اگر یہ فرماتا کہ مین گناہ نہ بخشونگا
تو کوئی مسلمان کبھی گناہ نکرتا جسطرح کہ یہ فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اسلئے مسلمان
شرک نہین کرتا ہے لکن جب کہ ارشاد کیا ویغفر ما دون ذلک تو طمع مغفرت ذنوب کی ہوئی

رفتند و جہان جہان گناہ آوردند	بجمعے دیدند خواہش عفو ترا

کہتے ہین حضرت داؤد کو وحی آئی تھی کہ تم اون گون سے کہدو انی لم اخلقھم لاربح علیھم وانما خلقتھم لیربحوا علی **حکایت** حسین بن عبداللہ کہتے ہین قاضی یحییٰ بن اکتم میرے دوست تھے وہ مجھسے محبت رکھتے تھے مین اونسے محبت رکھتا تہا وہ مرگئے میرا جی چاہتا تہا کہ مین اونکو خواب مین دیکھون اور پوچھون کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا کیا چنانچہ مینے اونکو خواب مین دیکھا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفرلی الا انہ وبخنی ثم قال لی یا یحییٰ خلطت علی فی دار الدنیا فقلت ای رب اتکلت علی حدیث حدثنیہ ابو معاویۃ الضریر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم انک قلت انی استحیی ان اعذب شیبۃ فی النار فقال قد عفوت عنک یا یحییٰ وصدق نبیی الا انک خلطت علی فی دار الدنیا یعنی ع کہ حق شرم دارد زموے سفید ÷ ای رب یہہ تیرا بندہ اب حالت اسلام مین بوڑہا ہوگیا ہے عمر پچپن سال کو پہونچی ہے یحییٰ مخلط تہے مین اونمین ہون جنکے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہونچ گئے ہین مجھسے کوئی طاعت نہین ہوئی مین طاعات وحسنات سے بالکل مفلس ہون اور ذنوب وسیئات سے تونگر ہون ہان اتنی بات ہے کہ تہ دل سے ارادہ انابت وتوبہ کا رکہتا ہون تو مجھکو اس دار دنیا مین توفیق توبہ کی بخش اور مرنے سے پہلے انابت صادق نصیب کر اور دار آخرت مین ممنون مغفرت کا فرما اور آگ سے بچاکر جنت فردوس مین ہمسائگی انبیاء وصلحاء کی مرحمت ہو اللھم آمین ۵

چہ من وچہ قدر گناہ من خجلم ز نام غفور تو	رقم سپید وسیاہ من بنگر بین شکستہ نگاہ من

باب بیان مین خوف کے طریقہ اہل طریق پر رحمہم اللہ تعالی

خوف کہتے ہین دل کے جلنے اور دردمند ہونے کو بسبب توقع کسی مکروہ کے زمانۂ استقبال مین اور جو شخص کہ اللہ تعالی سے مانوس ہے اور حق تعالی اوسکے دل کا مالک ہوگیا ہے

اور یہ شخص ابن وقت ہوکر مشاہد جمال حق علی الدوام ہے اور اوسکا التفات طرف مستقبل کے
باقی نہین رہا ہے ایسے شخص کا حال مرتبۂ خوف ورجا سے اعلی ہوجاتا ہے واسطی نے کہا ہے
خوف ایک حجاب ہے درمیان اللہ و بندہ کے انتظام خوف کا تین چیزون سے ہوتا ہے
علم و حال و عمل علم اوس سبب کا جو مفضی بمکروہ ہے مثلاً ایک شخص نے بادشاہ کا قصور کیا
ہے اور وہ ہاتھہ مین بادشاہ کے ہے ڈرتا ہے کہین بادشاہ اوسکو قتل نکر ڈالے اسلئے کہ بادشاہ
فی نفسہ کینہ پرور غضبناک منتقم ہے اور یہ شخص ہر وسیلہ و حسنہ ماحی اثر جنایت سے عاطل ہے
سو یہ علم سبب قوت خوف کا ہوتا ہے و دل متالم رہتا ہے پھر اگر یہ اسباب ضعیف ہین تو
خوف بہی ضعیف ہوتا ہے دوسری صورت خوف کی یہ ہے کہ بے کسی جنایت کے خوف
دامنگیر حال ہو بسبب صفت مخوف کے جسطرح کہ کوئی شخص جنگل مین کسی درندے کے پڑجائے
کہ یہ خوف بسبب صفت ذات سبع کے ہے کیونکہ حرص اوس درندے کے پھاڑ کھانے پر اسکو معلوم
ہے تیسری صورت صفت جبلت تخوف منہ ہے جیسے سیل مین گرنے سے ڈر ڈوب جانے کا
آگ مین پڑنے سے ڈر جل جانیکا ہوتا ہے اسیطرح اللہ سے ڈرنا کبھی بسبب معرفت الٰہی کے
ہوتا ہے کیونکہ یہ بات معلوم ہے کہ اگر اللہ چاہے تو سارے جہان کو ہلاک کردے کچھہ پروا انکی
کوئی اوسکا روکنے والا نہین ہے کبھی یہ ڈر بسبب کثرت ذنوب کے ہوتا ہے کبھی ان
دونون وجہ سے خائف رہتا ہے کیونکہ شان اوسکی بے نیازی کی معلوم ہے لا یسئل عما
یفعل وھم یسئلون سو جو کوئی شخص اللہ کو زیادہ پہچانتا ہے وہی اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے
اسیلئے حضرت نے فرمایا ہے انا اخوفکم للہ وکذالک قال تعالی انما یخشی اللہ من
عبادہ العلماء یہہ معرفت جسقدر زیادہ ہوتی ہے اوتنا ہی احتراق قلب کا زیادہ ہوتا ہے
پھر اوسکا اثر بدن و جوارح و صفات پر ظاہر ہوتا ہے بدن مین لاغری زردی بیہوشی بکا ظاہر
ہوتی ہے یہہ مرارت کبھی مفضی الی الموت بہی ہوجاتی ہے یا دماغ پر چڑہکر عقل کو فاسد کردیتی ہے
اوس سے قنوط و یاس پیدا ہوتا ہے جوارح مین یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ معاصی سے باز رہکر متقید

بطاعات واسطے تلافی مافات کے ہوجاتی ہین استعداد واسطے مستقبل کے پیدا ہوتی ہے
اسیلئے یہ بات کہی ہے کہ وہ شخص خائف نہین ہے جو روتا ہے آنسو پوچھتا ہے بلکہ خائف وہ
ہے جو تارک ہے اوس چیز کا جسکے عقاب سے ڈرتا ہے حکیم ابو القاسم نے کہا ہے من خاف
شیئاً ھرب منہ ومن خاف اللہ ھرب الیہ ذی النون رح سے پوچھا تھا خائف کون ہوتا
ہے کہا اذا انزل نفسہ منزلۃ السقیم الذی یحتمی طول السقام صفات مین اثر کا ہونا یون
ہوتا ہے کہ قمع شہوات کرے لذات کو مکدر کر دے جو معاصی اسکو محبوب تھے وہ نزدیک اسکے
مکروہ ہوجاوین جوارح متادب ہو کر دلمین ذبول وخشوع وذلت واستکانت حاصل
ہو کبر وحقد وحسد دور ہو کر نظر خطر عاقبت پر رہے سوا مراقبہ ومحاسبہ ومجاہدہ وبخل بالانفاس
واللحظات ومواخذہ نفس بخطرات وخطوات وکلمات کے کوئی شغل دوسرا نہو جسطرح
کہ کوئی پنجہ مین کسی درندہ کے پہنسا ہوا اور جانے کہ اگر ذرا غفلت ہوگی تو وہ اوسکو ہلاک
کرڈالیگا اسلیئے ظاہر باطن مین ہمہ اوسیطرف مشغول رہتا ہے کیونکہ بے اسکے چارہ نہین ہے
یہ حال اوس شخص کا ہے جسپر خوف غالب ہوتا ہے ایک جماعت صحابہ وتابعین کا یہی حال
تھا زہا عمل سو اقل درجات کا خوف یہ ہے کہ محظورات سے باز رہے اسکو ورع کہتے ہین پھر
جس شئے کی طرف امکان تطرق تحریم کا ہے گو اوسکے تحریم کا یقین نہین ہے اوس سے
باز رہنے کو تقویٰ کہتے ہین کیونکہ تقوی ترک کرنا ہے اوس شئے کا جو شک مین ڈالے
اور اختیار کرنا ہے اوس شئے کا جو بے شک وشبہ ہو لا باس بہ کو ڈر سے مابہ باس کے
چھوڑ دے اسکو صدق فی التقوی کہتے ہین پہر جبکہ اسکے ساتھ تجرد للخدمت بہی ہوگیا تو
اب اوسکا نام صدیق ٹہیریگا اب وہ نہ ایسا گہر بنائیگا کہ جسمین نرہے اور نہ ایسی چیز جمع کریگا
کہ جسکو نہ کہائے نہ طرف دنیا کے التفات کریگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ دنیا مجھکو ایکدن
چھوڑ دے گی اور کوئی نفس اپنے انفاس مین سے طرف غیر اللہ کے صرف نکریگا ٩

	جو مرتبۂ خوف والم جانتے ہین		دنیا کی بقا کو کالعدم جانتے ہین	

بے خوف کو خوف کی کہان ہے لذت	جو ذائقہ اسمین ہے وہ ہم جانتے ہین

ف خوف ایک شئے محمود ہے اللہ کا ایک تازیانہ ہے جس سے اپنے بندون کو طرف
مواظبت علم وعمل کے ہانکتا ہے تاکہ اونکو رتبہ قرب من اللہ کا حاصل ہو لکن محمود خوف
مین اعتدال ہے نہ افراط وقصور قاصر الخوف کی مثال ایسی ہے جیسے عورتین رقت
کرتی ہین کہ ایک آیت قرآن کی سُنی رونے لگین یا کوئی شئے ہائل دیکھی ڈر گئین جب وہ
شئے محس سے زائل ہوگئی تو دل پھر بدستور راجع الی الغفلۃ ہوگیا یہہ خوف اس قاصر کا
قلیل النفع ہے جسطرح کہ کوئی ایک پتلی کمزور چھڑی سے ایک دابۂ قوی کو مارے تو اوسکو
کچھ الم اس مار کا نہوگا اور وہ طرف مقصد کے نچلیگا سارے لوگون کا خوف اسیطرح پر
ہوتا ہے مگر عرفا و علما کا غزالی کہتے ہین مراد ہماری علماء سے اسجگہہ علماء رسمی نہین ہین یا
جنکو لوگ عالم مولوی کہتے ہین کیونکہ اَبعد الناس عن الخوف یہی لوگ ہین بلکہ وہ لوگ مراد ہین
جو عالم باللہ وبایام اللہ وبافعال اللہ ہین وذلک مما قد عز وجودہ الان اسیلئے فضیل
بن عیاض نے کہا ہے کہ اگر کوئی تجھسے یہ پوچھے کہ تو اللہ سے ڈرتا ہے تو تو خاموش ہو رہ اسلئے
کہ اگر تو انکار کریگا کافر ہوجائیگا اور اگر اقرار کرے گا تو کاذب ٹھہریگا اسمین اشارہ
کیا ہے طرف اس امر کے کہ خوف وہ ہے جو جوارح کو معاصی سے باز رکھکر متقید بطاعات
کردے ورنہ جس خوف کا اثر جوارح مین نہین ہے وہ فقط حدیث نفس وحرکت خاطر ہے
لایق اسکے نہین ہین کہ اوسکا نام خوف رکھین افراط خوف یہ ہے کہ یاس وقنوط تک پہنچادے
یہ مذموم ہے اسلئے کہ اعمال سے مانع ہوتی ہے پھر کبھی اس افراط خوف سے نوبت مرض
وضعف وولہ ودہشت وزوال عقل کی آجاتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کسی
طفل کو اتنا مارے کہ وہ مرجائے یا دابہ کو اتنے کوڑے لگائے کہ وہ ہلاک ہوجائے
یا کوئی عضو اوسکا ٹوٹ جائے حالانکہ مقصود اس ضرب سے تادیب طفل ودابہ کی تھی نہ اہلاک
اونکا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اسباب رجا کو کثرت سے ذکر کیا ہے مراد اوس سے

یہی مسالجہ یعد منہ خوف مفضی الی القنوط کا ہے اسلئے محمود وہی خوف ہوتا ہے جو مفضی طرف مراد مقصود کے ہو اور جو خوف کہ اس درجہ سے قاصر یا اس مرتبہ سے متجاوز ہے وہ مذموم ہے

ف فوائد خوف کے حذر ورع تقوی مجاہدہ عبادت فکر ذکر وسائر اسباب موصلہ الی اللہ ہین یہہ سب خواہان اس امر کے ہین کہ زندگی ہمراہ تندرستی وسلامت عقل کے ہو اور جو کہ قادح ہے ان اسباب مین وہ مذموم ہے اسلیئے افضل سعاوات طول عمر ہے طاعت خدا مین پھر جو چیز کہ عمر یا عقل یا صحت کو باطل کردے وہ خسران ونقصان ہے جب خوف کا اثر عمل مین ظاہر نہوا تو وجود وعدم اوسکا برابر ہے سہل رضی اللہ عنہ اپنے مریدون سے جو ملازم جوع مدت دراز تک رہتے تھے کہتے تھے تم اپنی عقلون کو محفوظ رکھو کوئی اللہ کا ولی ناقص العقل نہین ہوا ہے

ف تحقیق خوف کا انتظار مکروہ سے ہوتا ہے مکروہ یا فی ذاتہ مکروہ ہوتا ہے جیسے نار یا اسلئے مکروہ ہوتا ہے کہ مفضی الی المکروہ ہے جیسے معاصی کہ مکروہ آخرت تک پہونچاتے ہین اسلیئے ہر خائف کو ضرور ہے کہ ایک قسم کے مکروہ کو ان ہر دو قسم سے اپنے نفس مین متمثل کرے اور اوسکے انتظار کو اپنے دلمین قوت بخشے یہانتک کہ دل بسبب استشعار اوس مکروہ کے جلجائے مقامات خائفین کی بابت غلبے مکروہات محذورہ کے دلپر مختلف ہین ایک وہ لوگ ہین جنکے دلپر غلبہ مکروہ لغیرہ لا لذاتہ کا ہے جیسے غلبہ خوف موت کا قبل توبہ کے یا خوف نقض توبہ ونکث عہد کا یا خوف ضعف قوت کا وفاء تمام حقوق آلہی سے یا خوف زوال رقت قلب کا اور مبدل ہونے رقت کا قساوت سے یا خوف میل کا استقامت سے یا خوف استیلاء عادت کا اتباع شہوات مالوفہ مین یا خوف اعتماد کا حسنات پر یا خوف بطر کا کثرت نعم آلہی سے یا خوف اشتغال عن اللہ بغیر اللہ کا یا خوف استدراج کا تواتر نعم سے یا خوف انکشاف غوائل طاعات کا بمقتضای وبدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون یا خوف تبعات ناس کا بابت غیبت وخیانت وغش واضمار سوء کے یا خوف حدوث کسی امر کا بقیہ عمر مین یا خوف تعجیل عقوبت کا دنیا مین اور ڈر رسوائی کا قبل موت کے یا خوف اغترار کا زخارف دنیا سے

یا خوف اطلاع الٰہی کا سریرت پر حالت غفلت مین یا خوف خاتمہ سوء کا وقت موت کے
یا خوف سابقہ ازل کا نہین معلوم کیا بات قسمت مین سابق ہو چکی ہے تو یہ سارے
مخاوف عارفین کے ہین اور ہر عارف کے لئے ایک فائدہ خاص ہے وہ فائدہ سلوک
سبیل حذر ہے ام مفضی الی المخوف سے تو جسکو خوف استیلاء عادت کا اپنی جان پر ہوتا ہے
وہ فطام عن العادۃ پر مواظبت کرتا ہے اور جسکو خوف اطلاع الٰہی کا اپنی سریرت پر ہوتا ہے
وہ تطہیر قلب کے وساوس سے کرتا ہے یہی حال بقیۂ اقسام کا ہے پھر ان سب مخاوف مین اغلب
علی الیقین خوف خاتمہ کا ہے کیونکہ یہ امر زیادہ خطرناک ہے اور اعلی اقسام کمال معرفت پر خوف
سابقہ کا ہے اسلئے کہ خاتمہ تابع سابقہ ہوتا ہے اور ایک فرع ہے جو بعد تخلل اسباب کثیرہ کے
سابقہ سے متفرع ہوتی ہے جو قضاء ام الکتاب مین سابق ہو چکی ہے یہ خاتمہ اوسکا مظہر ہوتا
ہے صالحین کا خوف معصیت سے ہوتا ہے موحدین و صدیقین کا خوف اللہ سے ہوتا ہے
یہ ثمرہ ہے اونکی معرفت کا سو جو شخص اللہ اور اللہ کی صفات کا عارف ہوگا وہ اللہ سے بغیر
جنایت کے ڈریگا بلکہ اگر عاصی اللہ کو پہچان لے جیسا کہ چاہئے تو پھر وہ اللہ سے ڈرنے
لگے نہ معصیت سے غزالی رح نے بعد طول تقریر کے یہ کہا ہے ویکفیک من موجبات
الھیبۃ والخوف المعرفۃ بالاستغناء وعدم المبالاۃ دوسرا طبقہ خائفین کا وہ ہے
کہ اونکے نفوس مین امر مکروہ متمثل ہو جاتا ہے جیسے حال سکرات و شدت غمرات موت کا یا
سوال منکر و نکیر کا یا عذاب قبر کا یا ہول مطلع کا یا ہیبت موقف کے یا حیا کشف ستر سے
یا ڈر سوال کا ہر نقیر و قطمیر سے یا خوف پل صراط و حدت و کیفیت عبور کا یا خوف نار و اغلال
و اہوال جہنم کا یا خوف حرمان کا جنت سے یا نقصان درجات کا یا خوف حجاب کا اللہ پاک
سے کہ یہ سب امور فی نفسہا مکروہ ہین اسلئے لامحالہ مخوف ٹھیرے ہین اسمین احوال خائفین کا
مختلف ہے سب سے اعلی تبہ خوف فراق و حجاب عن اللہ کا ہے یہ خوف عارفین کا ہوتا ہے اس سے
ماقبل کا خوف عابدین صالحین زاہدین و کافۂ عالمین کا خوف تھا پھر جسکی معرفت کامل نہین ہے

اور بصیرت منقطع نہین ہوئی اوسکو کچھ شعور لذت وصال والم بعد و فراق کا نہین ہے فالی ھذہ
الاقسام یرجع خوف الخائفین نسأل اللہ حسن التوفیق بکرمہ **ف** فضیلت خوف کی
کبھی تامل و اعتبار سے پہچانی جاتی ہے اور کبھی آیات و اخبار سے آعتبار کا رستہ یہ ہے کہ
فضیلت شئے کی بقدر اوسکے افضاء کی طرف سعادت لقاء اللہ کے آخرت مین ہوتی ہے آسلئے
کہ سوا سعادت کے اور کوئی مقصود نہین ہے اور سعادت نہین ہے مگر لقاء مولی مین یہ خوف
ایک آگ ہے جو شہوات کو جلا دیتی ہے اسکی فضیلت بقدر احراق شہوت کے ہوتی ہے اور
یہ مختلف ہے باختلاف درجات خوف اسی خوف سے عفت و ورع و تقوی و مجاہدہ اعمال فاضلہ
محمودہ مقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے تا اقتباس آیات و اخبار کا سو غزالی نے کہا ہے کہ فضیلت
خوف مین جو کچھ آیا ہے وہ حد حصر سے خارج ہے خوف کی فضیلت اسیقدر کافی ہے کہ اللہ نے ہدی
و رحمت و علم و رضوان کو واسطے خائفین کے جمع کیا ہے یہ اشیاء مجامع مقامات اہل جنان ہین
قال تعالی ھدی و رحمۃ للذین ھم لربھم یرھبون **و قال تعالی** انما یخشی
اللہ من عبادہ العلماء انکو عالم اسی لئے کہا ہے کہ یہ لوگ خاشی ہین **و قال عز و جل**
رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ اور جو چیز دلیل ہے فضیلت علم پر وہ دلیل
ہے فضیلت خوف پر کیونکہ خوف ثمرہ ہے علم کا نتیجہ ہے ورع و تقوی کا اور فضائل ورع و تقوی کے
مخفی نہین ہین یہانتک کہ عاقبت موسوم بالتقوی ہے مخصوص ہے ساتھہ اہل تقوی کے جسطرح
کہ حمد خاص ہے ساتھہ اللہ کے اور درود ساتھہ رسول اللہ کے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ الحمد للہ
رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوۃ علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اجمعین
اللہ نے تقوی کو اپنی طرف اضافت کیا ہے اس اضافت کو اپنے ساتھہ خاص فرمایا ہے **قال**
و لکن ینالہ التقوی منکم تقوی عبارت ہے باز رہنے سے بمقتضای خوف کے و لہذا اللہ نے فرمایا
ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور اولین آخرین کو وصیت کی ہے تقوی کی فرمایا و لقد
وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و ایاکم ان اتقوا اللہ اور فرمایا و خافون ان کنتم مؤمنین

اس خوف کو اس آیت مین واجب کیا ہے اور شرط ایمان ٹھیرایا ہے نفصیل کہتے ہین جو کوئی
اللہ سے ڈریگا وہ خوف اوسکو ہر خیر کی راہ دکھائیگا شبلی کہتے ہین نڈرا ہین کسی دن اللہ سے
لکن دیکھا مینے ایک دروازہ حکمت و عبرت کا جو پہلے اوس سے نہ دیکھا تھا یحیی بن معاذ نے کہا
ہے ما من مومن یفعل سیئة الا و یلحقها حسنتان خوف العقاب و رجاء العفو کثعلب
بین اسدین اسیطرح اللہ نے ذکر کو مخصوص بخائفین کیا ہے فرمایا سیذکر من یخشی اور
فرمایا واسطے خائف مقام کے دو جنتین ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالی کہتا ہے مجھکو قسم
ہے اپنی عزت کی مین جمع نکرونگا اپنے بندے پر دو خوف اور نہ دو امن اگر امن مین رہیگا وہ مجھسے
دنیا مین تو ڈراؤن گا مین اوسی دن قیامت کو اور اگر ڈرتا رہیگا مجھسے دنیا مین تو امن دونگا
مین اوسی دن قیامت کو یہ بھی فرمایا ہے جو کوئی ڈرتا ہے اللہ سے ڈرتی ہے اوس سے
ہر چیز اور جو کوئی ڈرتا ہے غیر اللہ سے ڈراتا ہے اوسکو اللہ ہر شئے سے یحیی بن معاذ
کہتے ہین مسکین ابن آدم اگر ڈرے آگ سے جیسے کہ فقر سے ڈرتا ہے تو داخل ہو جنت مین
ذوالنون نے کہا ہے جو کوئی ڈریگا اللہ سے اوسکا دل پگلجائیگا محبت اللہ کی اوسکو سخت
ہو جائیگی اوسکی عقل صحیح رہیگی یہ بھی کہا ہے کہ خوف کا بہ نسبت رجا کے ابلغ ہونا چاہیے اسلئے
کہ غلبۂ رجا سے قلب مطمئن ہو جاتا ہے ابو الحسین ضریر کہتے تھے علامت سعادت کی خوف ہے
شقاوت کا کیونکہ خوف ایک زمام ہے درمیان اللہ و بندے کے جب یہ زمام ٹوٹ جائیگی تو وہ
ہمراہ ہالکین کے ہلاک ہو جائیگا یحیی بن معاذ سے پوچھا تھا من امن الخلق غدا کہا اشدہم
خوفا الیوم سہل نے کہا ہے تو خوف کو نہ پائیگا جب تک کہ حلال نہ کھائیگا حسن بصری سے کہا تھا
ہم کیا کرین ہم ایسی اقوام کے پاس بیٹھتے ہین جو ہمکو ڈراتی ہین یہانتک کہ ہمارے دل اوڑے
جاتے ہین کہا واللہ اگر تم ایسی قوم سے مخالط رہوگے جو تمکو ڈراتی ہین یہانتک کہ تمکو امن ملے
یہ بہتر ہے واسطے تمہاری صحبت سے اوس قوم کے جو تمکو امن دلاتی ہین یہانتک کہ
تمکو خوف پالے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین جدا نہوا خوف کسی دل سے مگر وہ دل ویران ہوگیا

غزالی کہتے ہین التشدیدات الواردۃ فی الامن من مکر اللہ وعذابہ لا تنحصر
وکل ذلک ثناء علی الخوف کیونکہ مذمت شئے کی ثنا ہوتی ہے اوسکی ضد پر اور ضد خوف کی
امن ہے جسطرح کہ ضد رجا کی یاس ہے اور مذمت قنوط کی دلیل ہے فضیلت رجا پر اسیطرح
مذمت امن کی دلیل ہے فضیلت خوف پر بلکہ جو کچھہ فضل رجا مین آیا ہے وہ دلیل ہے فضل
خوف پر کیونکہ یہ دونون باہم متلازم ہین جو کوئی کسی محبوب کا راجی ہوگا ضرور ہے کہ وہ فوت
محبوب سے خائف ہوگا اگر خائف نہین ہے تو پھر وہ محب بہی اوسکا نہین ہے ثواب انتظار
محبوب مین راجی بہی نہوگا انفکاک ایک کا دوسرے سے محال ہے ہان یہ جائز ہے کہ ایک دوسرے
پر غالب ہو اور دونون مجتمع ہون یہ بہی ہو سکتا ہے کہ اشتغال دل کا ایک سے ہو اور
دوسری طرف فی الحال التفات نکرے بسبب غفلت کے اوس جانب دیگر سے بہرحال
خوف و رجا متلازم یکدیگر ہین ولذلک قال تعالی ویدعوننا رغبا ورھبا وقال
تعالی یدعون ربھم خوفا وطمعا اسیلئے عرب خوف سے بلفظ رجا تعبیر کرتے ہین
قال تعالی مالکم لا ترجون للہ وقارا ای لا تخافون قرآن پاک مین رجا بمعنی خوف
بہت آئی ہے وجہ اوسکی یہی تلازم ہے کیونکہ عادت عرب کی تعبیر عن الشئے بملازم الشئے ہے
بلکہ جو کچھہ فضل بکا مین بخشیت خدا آیا ہے وہ اظہار فضیلت خشیت کا ہے کیونکہ بکا ثمرہ ہے
خشیت کا قال تعالی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا وقال تعالی یبکون ویزیدھم
خشوعا وقال عزوجل افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون ولا تبکون
وانتم سامدون حضرت نے فرمایا ہے جب مومن کا دل خوف خدا سے ڈرجاتا ہے تو اوسکی
خطایا اسطرح گرجاتی ہین جسطرح کہ درخت سے پتے جھڑ پڑتے ہین فرمایا نجایگا نار مین وہ شخص
جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ عود کرے شیر پستان مین عقبہ بن عامر نے پوچھا اے
رسول خدا نجات کی کیا صورت ہے فرمایا روک اپنی زبان کو اور گنجایش کرے تجھکو گہر تیرا اور
رو اپنی خطا پر عائشہ نے پوچھا کیا جنت مین کوئی بیحساب بہی داخل ہوگا فرمایا ہان جو اپنے

گناہون کو یاد کرکے روئیگا حضرت کی دعا مین آیا ہے اللھم ارزقنی عینین ھطالتین تسقیبان بذروف الدمع قبل ان تصیر الدموع دما و الاضراس جمرا ف

اب وقت عزیز کو تو یون کھووگے کیا خواب گران یہ میل روز و شب ہے	پھر سوچ کے غفلت سے تئین روؤگے جاگو ٹک میر پھر بہت سووگے

منجملہ اون سات اشخاص کے جنکو دن قیامت کے عرش کا سایہ ملیگا ایک وہ شخص بہی ہے جسنے اللہ کو خلوت مین یاد کیا پھر اوسکی آنکہہ سے آنسو بہے ابو بکر صدیق نے کہا ہے جو کوئی روسکے وہ روئے اور جو کوئی نروسکے وہ رونے کا سا مُنہ بنائے ف

سے توانی دوزخ خود را بشتے ساختن	کوثری نقد است زچشم اشکبارت دادہ اند

محمد بن منکدر جب روتے تو اپنے آنسو چہرے اور ڈاڑہی پر ملتے اور کہتے مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ آگ دوزخ کی اوس جگہہ کو نہین کہاتی ہے جسکو آنسوؤن نے چھوا ہے ابن عمر کہتے تہے تم روؤ اگر نہ روؤ تو صورت رونے کی بناؤ قسم ہے اللہ کی اگر ایک تم مین کا عالم ہو تو اتنا چیخے کہ آواز بیٹھہ جاوے اتنی نماز پڑہے کہ کمر ٹوٹ جاوے ابو سلیمان دارانی کہتے ہین نہین ڈبڈبا جاتی ہے کوئی آنکہہ اپنے آنسو سے لیکن دن قیامت مین اوس منہ کو سیاہی و ذلت نہ پکڑے گی پھر اگر وہ آنسو بہ نکلے تو پہلا قطرہ اونکا آگ کے دریاؤن کو بجھا دیگا ف

در گفت اشک ندامت ز جگر بر خیزد	این سحابی ست کہ از دامن تر بر خیزد

بکا خوف سے ہوتا ہے رجا طرب و شوق سے ہوتی ہے کعب احبار کہتے تہے ایک پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے ایکدم کا رونا خوف خدا سے مجھکو زیادہ تر محبوب ہے ف غزالی کہتے ہین یہہ قول قائل کا کہ خوف افضل ہے یا رجا سوال فاسد ہے یہ ویسی بات ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ روٹی افضل ہے یا پانی اسکا جواب یہ ہے کہ واسطے بہوکے کے روٹی افضل ہے اور واسطے پیاسے کے پانی پھر اگر بھوک و پیاس دونون ہون تو نظر طرف اغلب کے کرینگے اگر جوع غالب ہے تو خبز افضل ہے اور اگر عطش غالب ہے تو پانی افضل ہے اور جو دونون حال برابر ہین تو پھر یہ دونون بھی برابر ہونگی حال یہی کا اگر

دلپر غلبہ امن کا ہے اللہ کے مکر سے اور اغترار ہے ساتھ امن کے تو خوف افضل ہے اور اگر
غلبہ یاس و قنوط کو ہے رحمت خدا سے تو رجا افضل ہے اسیطرح اگر بندہ پر معصیت غالب ہے
تو خوف افضل ہوگا یہ نہ بھی جائز ہے کہ خوف کو مطلقاً افضل کہین کیونکہ اغلب خلق پر معاصی و اغترار ہے
اور اگر نظر طرف مطلع خوف و رجا کے کیجائیگی تو رجا افضل ہوگی اسلیئے کہ مستقی رجا کا بحر رحمت ہے
اور مستقی خوف کا بحر غضب ہے پھر جو کوئی صفات الٰہی سے ملاحظہ اوس صفت کا کرتا ہے جو مقتضی
لطف و رحمت ہے اوسپر محبت خدا کی غالب ہوتی ہے ولیس وراء المحبۃ مقام اور خوف کا
مستند التفات ہے طرف اون صفات کے جو مقتضی عنف ہین اوس سے میل محبت کا ویسا
نہین ہوتا ہے جیسا کہ رجا سے ہوتا ہے غرضکہ جو مراد لغیرہ ہے وہان استعمال لفظ اصلح کا چاہیے
نہ لفظ افضل کا **ف** اب ہم کہتے ہین کہ اکثر خلق کے لیئے خوف بہ نسبت رجا کے اصلح ہے کیونکہ معاصی
غالب ہین اور ایسا شخص متقی کہ جسنے ظاہر و باطن اثم اور خفی و جلی عصیان ترک کر دیا ہو اوسکے لیئے
اصلح یہ ہے کہ خوف و رجا دونون حد اعتدال پر ہون اسی لیئے یہ بات کہی ہے کہ لو وزن خوف
المومن و رجاؤہ لاعتدلا علی مرتضی نے بعض اولاد اپنی سے یہ بات کہی تھی ای فرزند
تو اللہ سے ایسا ڈر کہ اگر تو سارے اہل ارض کی حسنات لیکر آئیگا تو بھی وہ اونکو تجھسے قبول
نکریگا اور ایسی امید رکھہ کہ اگر تو ساری اہل زمین کی سیئات لیکر آئیگا تو وہ اون کو تجھسے بخشدیگا
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اگر یہ ندا ہو کہ سب آدمی نار مین جائینگے مگر ایک آدمی تو مجھکو امید ہوگی
کہ وہ ایک آدمی شاید مین ہی ہونگا اور اگر یہ ندا ہو کہ سارے آدمی جنت مین جائینگے مگر ایک آدمی
تو مین ڈرونگا کہ وہ ایک آدمی مین ہی ہونگا یہ عبارت ہے غایت خوف و رجا و اعتدال سے ہمراہ
غلبہ و استیلاء کے لیکن بر وجہ تقاوم و تساوی عمر رضی اللہ عنہ سے شخص کو یہی زیبا ہے کہ خوف
و رجا برابر ہو اور اگر کوئی عاصی یہ گمان کرے کہ وہ امر دخول نار سے مستثنی ہے تو یہ دلیل ہے
اوسکے دہوکا کھانے پر پھر جو شخص کہ عارف حقایق امور ہے اوسکا دل اگر ضعیف اور وہ فی نفسہ جبان
ہے تو اوسکا خوف اوسکی رجا پر لامحالہ غالب رہیگا جسطرح کہ احوال خائفین کا صحابہ و تابعین مین

سے تہا اور اگر دل اوسکا قوی اور وہ ثابت الجاش تام المعرفہ ہے تو خوف و رجا اوسکا برابر ہوگا یہ نہین ہے کہ رجا اوسکی غالب ہو عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے دل کی تفتیش مین بڑا مبالغہ رہا کرتا تھا یہانتک کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تہا کہ تم کوئی اثر آثار نفاق خفی کا توجہہ مین نہین پاتے ہو یہہ اسلیئے کہ حضرت نے اونکو خاص کیا تھا ساتھہ علم منافقین کے اب کسکو ایسی قدرت ہے کہ وہ اپنے دل کو خفایائے نفاق و شرک خفی سے مطہر کرے اور اگر معتقد بہی تقاء قلب کا ہوا تو اللہ کے مکر سے مامون رہنے کی کیا شکل ہے اپنے حال کو کب اللہ پر لبس کر سکتا ہے اور اپنے عیب کو کہان اوس سے مخفی رکہہ سکتا ہے اور اگر اسپر بہی وثوق کیا تو اوسکے بقاء پر تمام حسن الخاتمہ تک کہانسے واثق ہوسکتا ہے حالانکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ آدمی عمل اہل بہشت کا سا کرتا ہے یہانتک کہ درمیان اوسکے اور جنت کے ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے دوسری روایت مین بقدر فواق ناقہ کے آیا ہے پس کتاب اوسپر سبقت کرتی ہے اور اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوتا ہے عیاذاً باللہ اب سمجہو کہ قدر فواق ناقہ محتمل عمل جوارح کا نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکا مقدار اتنا سا ہے کہ دل مین کسی خطرہ کا اختلاج ہو یہہ مقدار قلیل وقت موت کے مقتضی سوء خاتمہ کو ہے پھر کسطرح پر اوس سے امن حاصل ہوسکتا ہے اس صورت مین اقصی غایات مومن یہی ہے کہ خوف و رجا دونون معتدل ہون کیونکہ غلبہ رجا کا حقمین غالب اشخاص کے مستند اغترار و قلت معرفت و اعتبار ہوتا ہے اسیلئے اللہ نے مقام ثنا مین دونون کو جمع کیا ہے اور فرمایا یدعون ربہم خوفاً و طمعاً و قال تعالی ویدعوننا رغبا و رھبا اور عمر رضی اللہ عنہ کے سے لوگ اب کہان پیدا ہین جو خلق اس زمانہ مین موجود ہے اون سبکے لیئے یہی غلبہ خوف اصلح ہے لکن اس شرط سے کہ یاس و ترک عمل و قطع طمع مغفرت تک نہ پہونچائے اور نہ سبب ہو تکاسل کا عمل سے اور نہ داعی ہو انہماک کو معاصی مین کہ اسکا نام قنوط ہے نہ خوف کیونکہ خوف وہ ہے جو عمل پر آمادہ کرے جمیع شہوات کو مکدر کردے دلکو جہکنے سے طرف دنیا کے باز رکہے طرف تجافی عن دار الغرور کے بلائے اسکا نام خوف محمود ہے نہ اوس حدیث نفس کا نام جو کف وحث مین موثر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس یاس کا جو کہ موجب قنوط ہو کہی

بن معاذ نے کہا ہے جسنے عبادت کی اللہ کی محض خوف سے وہ ڈوبا بحار افکار مین اور
جسنے عبادت کی اوسکی محض رجاء سے وہ سرگردان ہوا بیابان اغترار مین اور جسنے پوجا
اوسکو خوف و رجا سے وہ مستقیم رہا محجۂ اذکار مین مکحول دمشقی کہتے تھے عابد خدا بالخوف حروری
ہے یعنی خارجی اور عابد خدا بالرجا مُرجی ہے اور عابد بالمحبۃ زندیق ہے اور عابد بخوف و رجا
و محبت موحد ہے اسلئے جمع کرنا ان ہرسہ امور کا ضرور ہے اور غلبہ خوف اصلح ہے لکن قبل
اشراف علی الموت کے اور وقت موت کے اصلح یہ ہے کہ رجا و حسن ظن غالب ہو کیونکہ خوف
بھاری بجری تازیانہ ہے جو کہ عمل پر باعث ہوتا ہے اور عمل کا وقت جاتا رہا جو شخص کہ موت کو
جھانک رہا ہے وہ کیا عمل اسوقت کر سکتا ہے اور اوسکو طاقت اسباب خوف کی کب ہے
بلکہ یہ حالت قاطع نیاط قلب و معین ہے تعجیل موت پر رہی رجا سو روح رجا مقوی قلب ہے
اور جس رب سے یہ شخص رجا رکھتا ہے اوسکو طرف راجی کے محبوب بنا دیتی ہے کسی کو نچاہیے
کہ دنیا کو چھوڑے مگر اللہ کا محب ہو اوسکی لقا کو دوست رکھتا ہو حدیث مین آیا ہے من احب
لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ محبت مقارن رجا ہوتی ہے مرتجی کرم خدا محبوب ہوتا ہے مقصود
سارے علوم و اعمال سے یہی اللہ کے شناخت ہے ثمرہ اس شناخت کا محبت ہے کیونکہ
بازگشت طرف اللہ ہی کے ہوتی ہے مرکر اوسی کے سامنے جانا پڑتا ہے پھر جو کوئی پاس محبوب
کے آتا ہے اوسکو بقدر محبت کے سرور عظیم حاصل ہوتا ہے جو شخص محبوب سے جدا رہتا ہے اوسکی
محنت شدید ہوتی ہے سو جب وقت موت کے دلپر غلبہ محبت اہل و ولد و مال و مسکن و
عقار و رفقاء و اصحاب کا ہوگا تو اس شخص کی ساری محاب دنیا مین ہوئے دنیا اوسکی جنت تھی
کیونکہ جنت عبارت ہے اوس بقعہ سے جو کہ جامع جمیع محاب ہو اسکا مرنا گویا جنت سے نکلنا
ہے اور جس شخص کا محبوب سوی اللہ و ذکر اللہ و معرفۃ اللہ و فکر فی اللہ کے اور کچھہ
نہین ہے اور علائق دنیا کے اوسکو شاغل ہین محبوب سے تو یہ دنیا اوسکے لئے ایک
قیدخانہ ہے کیونکہ سجن عبارت ہے بقعۂ مانعہ للمحبوس عن الاستراوح الی محابہ سے اسکا مرنا

قدوم لانا ہے محبوب پر اور خلاص پانا ہے سجن سے نسأل الله ان یتوفانا مسلمین ویلحقنا بالصالحین طمع اجابت مین اس سوال کی جب ہی ہو سکتی ہے کہ حب اللہ کا اکتساب کیا جاے یہ حب جب ہی حاصل ہوتا ہے کہ غیر اللہ کا حب بالکل دل سے باہر نکالدیا جائے اور جملہ ماسوا اللہ سے قطع علائق کردیا جائے جاہ ہو یا مال یا وطن اسلئے ہمکو یہ دعا کرنا جو ہمارے حضرت نے کی تھی اولی تر ہے اللهم ارزقنی حبك وحب من احبك وحب ما یقربنی الی حبك واجعل حبك احب الي من الماء البارد غرضکہ غلبہ رجا کا وقت موت کے اصلح ہے اسلئے کہ جالب محبت ہوتا ہے اور غلبہ خوف کا قبل موت کے اصلح ہے اسلئے کہ احرق ہے واسطے نار شہوات کے اقمع ہے واسطے محبت دنیا کے ولہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن بربه وقال تعالی انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ما شاء **حکایت** سلیمان تیمی کو جب وفات آئی اپنے بیٹے سے کہا حدثنی بالرخص واذکر لی الرجا حتی القی الله علی حسن الظن به اسیطرح جب سفیان ثوری مرنے لگے اور جزع شدید ہوا تو علماء کو گرد اپنے جمع کیا وہ اونکو رجا دلانے لگے امام احمد رح نے وقت وفات کے اپنے فرزند سے کہا اذکر لی الاخبار التی فیها الرجا وحسن الظن مقصود اس سب سے یہ ٹھیرا کہ اللہ کو اپنے نفس کا محبوب ٹھیرائے کیونکہ غایت سعادت یہ ہے کہ مرتے دم اللہ کا محب مرے یہ محبت معرفت اور اخراج محبت دنیا من القلب سے حاصل ہوتی ہے یہانتک کہ ساری دنیا مثل سجن مانع من المحبوب کی ہو جائے بعض صالحین نے ابو سلیمان دارانی کو خواب مین دیکھا کہ وہ اوڑتے ہین کہا الآن افلت صبح کو اونکا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ اوس شب کو انتقال کر گئے **ف** وہ علاج جس سے حالت خوف کی حاصل ہوتی ہے صبر ہے کیونکہ صبر نہین ہو سکتا ہے مگر بعد حصول خوف و رجا کے اسلئے کہ اول مقامات دین مین یقین ہے یقین عبارت ہے قوت ایمان باللہ و بالیوم الآخر و بالجنة وبالنار سے یہ یقین بالضرورت

ہیجان خوف واسطے نار کے اور ہیجان رجا واسطے جنت کے کرتا ہے اور رجا وخوف
قوت بخشتے ہین صبر پر کیونکہ جنت محفوف ہے ساتھ مکارہ کے تحمل مکارہ پر نہین ہوسکتا ہے
مگر ساتھ قوت رجا کے نار محفوف ہے ساتھ شہوات کے صبر قمع شہوات پر نہین ہوسکتا مگر ساتھ
قوت خوف کے اسی لئے علی مرتضی نے فرمایا ہے من اشتاق الی الجنۃ سلا عن الشہوات
ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات پھر یہ مقام صبر کا جو خوف و رجا سے مستفاد ہوا
ہے مقام دوام مجاہدہ وتجرد لذکر اللہ وفکر فی اللہ تک پہنچا دیتا ہے دوام ذکر مؤدی بانس
ہوتا ہے دوام فکر مؤدی طرف کمال معرفت کے ہوتی ہے کمال معرفت وانس کا مقام محبت تک
پہونچا دیتا ہے اس مقام کے پیچھے مقام رضا وتوکل وسائر مقامات کا ہے فہذا ھو الترتیب
فی سلوک منازل الدین بعد اصل یقین کے کوئی مقام سوا خوف و رجا کے نہین ہے اور
نہ بعد انکے کوئی مقام سوا صبر کے ہے اسی صبر کی وجہ سے مجاہدہ وتجرد لذکر اللہ ظاہراً و باطناً
ہاتھہ آتا ہے مجاہدہ کے بعد واسطے شخص مفتوح الطریق کے کوئی مقام سوا ہدایت ومعرفت
کے نہین ہے اور بعد معرفت کے کوئی مقام بجز محبت وانس کے نہین ہے محبت مین یہ بات
ضروری ہے کہ فعل محبوب سے راضی رہے اوسکی عنایت پر اعتماد رکھے اسکو توکل کہتے ہین کلام اجمالی
دوا خوف مین اسکیھہ یون ہے کہ حصول خوف کا دو راہ سے ہوتا ہے راہ دوسری راہ سے اعلی ہے ایک خوف
اللہ کے عذاب سے ہے دوسرا خوف اللہ کی ذات پاک سی یہ پچھلا خوف علما وارباب قلوب کا خوف ہے جو عارف
صفات مقتضیۂ ہیبت وخوف وحذر ہین اسرار آیات ویحذرکم اللہ نفسہ و
قولہ واتقوا اللہ حق تقاتہ پر مطلع ہین رہا پہلا خوف سو وہ مقام ہے عموم خلق کا وہ
اصل ایمان بالجنۃ والنار سے حاصل ہوتا ہے جانتا ہے کہ یہ دونون جزا ہین طاعت ومعصیت
کی اسکا ضعف بسبب غفلات وضعف ایمان کی ہوتا ہے یہ غفلات تذکیر و وعظ وملازمت فکر
سے اہوال یوم القیامہ واصناف عذاب آخرت مین زائل ہوتی ہے اور نیز زوال اسکا دیکھنے
سے خائفین اور مجالست اہل خوف ومشاہدہ احوال خائفین سے ہوتا ہے اگر مشاہدہ فوت

ہوگیا ہے تو سماع بھی تاثیر سے خالی نہین ہوتا رہا دوسرا خوف سو وہ اعلی تر ہے اسلیئے کہ مخوف
اوسمین ذات خدا ہے ڈر بعد و حجاب کا اور رجا قرب من اللہ کی لگی ہوئی ہے ذوالنون نے
کہا ہے خوف نار کا سامنے خوف فراق کے مثل ایک قطرہ کے ہے دریا ئی ژرف مین خشیت یہ
علما کی ہے کما قال تعالے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عموم مومنین کو بھی اس خشیت
سے کسیقدر ربط ہے لکن براہ مجرد تقلید یہ کچھہ مستند طرف کسی بصیرت کے نہین ہے اسلیئے جلد
ضعف و زوال اوسکا ہو جاتا ہے عقاید تقلیدیہ غالبًا ضعیف ہوتے ہین مگر یہ کہ اونکو
مشاہدہ اسباب مؤکدہ علی الدوام یا مواظبت تکثیر طاعات و اجتناب معاصی سے تقویت
حاصل ہو سو شخص مرتقی بذروۂ معرفت بالضرورۃ اللہ سے خائف ہوتا ہے اوسکو حاجت
علاج جالب خوف کی نہین ہوتی ہے جسطرح کہ کوئی شخص درندہ کو پہچانتا ہے پھر اوسکے
پنجے مین پھنس گیا ہے اوسکو کچھہ حاجت علاج جلب خوف کی طرف اپنے دل کی نہین ہے
وہ تو ضرور ہی اوس درندہ سے ڈریگا خواہ اوسکا جی چاہے یا نچاہے اسیطرح جو اللہ کا
عارف ہے وہ اس بات کا بھی عارف ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اوسکو کچھہ پروا
کسی کی نہین ہے غزالی کہتے ہین مین یہ نہین کہتا کہ مثال خوف من اللہ کی خوف من السبع
ہے بلکہ جب پردہ اوٹھہ جائیگا تو معلوم پڑ جائیگا کہ درندہ سے ڈرنا عین اللہ سے ڈرنا تھا اسلیئے
کہ مُہلک بواسطہ سبع وہی اللہ ہے سو سباع آخرت مثل سباع دنیا کے ہین اللہ تعالی نے اسباب ثواب
و اسباب عقاب کے پیدا کیئے ہین اور ہر ایک اسباب کے لئے لوگ بنائے ہین قضا و قدر
انکو طرف اون اسباب کی کھینچے لیئے جاتی ہے جنت بنائی جنت کے لیئے اہل بنائے اونکو
مسخر اسباب جنت کا کیا ہے مقابل اوسکے نار پیدا کی نار کے لئے اہل پیدا کیئے اونکو مسخر اسباب
نار کا کیا ہے وہ چاہین یا نچاہین سو جو کوئی اپنی جان کو ملتطم امواج قدر مین پڑا ہوا دیکھیگا
اوسپر غلبہ خوف کا بالضرورۃ ہوگا فہذہ مخاوف العارفین بسر القدر فمن قعد به القصور
عن الارتفاع الی مقام الاستبصار فسبیلہ ان یعالج نفسہ بسماع الاخبار و الآثار

فیطالع احوال الخائفین العارفین واقوالهم پھر اسمین شک نکرے کہ اقتدا کرنا ساتھ انکے اولی ہے اسلیئے کہ یہ انبیاء اولیاء علماء ہین رہے اہل امن سو وہ فراعنۂ جہال واغنیاء ضلال ہین ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الاولین والآخرین تھے معہذا سب لوگونسے زیادہ ترتھے خوف من اللہ مین فرماتے تھے مجھکو سورۂ ہود اور اوسکے اخوات اور سورۂ واقعہ و سورہ اذا الشمس کورت وعم یتساءلون نے بوڑھا کردیا ہے علماء نے کہا ہے سورۂ ہود مین ذکر ابعاد کا ہے **لقوله تعالی** الا بعدا لعاد قوم ہود الا بعدا لثمود الا بعدا لمدین کما بعدت ثمود حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نکرتے اور اگر چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت دیتا سورۂ واقعہ مین فرمایا ہے لیس لوقعتها کاذبة خافضة رافعة یعنی قلم لکھہ چکی جو کچھ لکھنا ہے سابقہ تمام ہو گیا واقعہ یا تو اونکو پست کریگا جو دنیا مین بلند تھے یا اونکو بلند کریگا جو دنیا مین پست تھے سورۂ تکویر مین ذکر ہول قیامت کا ہے بیان انکشاف خاتمہ کا فرمایا ہے واذا الجحیم سعرت واذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت سورۂ نباء مین آیا ہے یوم ینظر المرء ما قدمت یداه الآیہ **وقوله تعالی** لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا بلکہ سارا قرآن از اول تا آخر مخاوف ہے مگر اوس شخص کے لیئے جو تدبر کرتا ہے بلکہ اگر قرآن مین فقط یہی ایک آیت ہوتی وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی تو کافی تھی اسلیئے کہ تعلیق مغفرت کی چار شروط پر کی ہے بندہ احاد اون شروط سے عاجز ہے اس سے زیادہ سخت دوسری آیت ہے فاما من تاب وآمن وعمل صالحا فعسی ان یکون من المفلحین **وقوله تعالی** یسأل الصادقین عن صدقهم **وقوله تعالی** سنفرغ لکم ایها الثقلان **وقوله تعالی** افامنوا مکر الله الآیہ **وقوله** وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وهی ظالمة ان اخذه الیم شدید **وقوله** یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا **وقوله** وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا

وقوله اعملوا ما شئتم وقوله من کان یرید حرث الاخرۃ نزد له فی حرثه وقوله ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ الایہ وقوله وقدمنا الی ما عملوا من عمل وکذلک قوله والعصر ان الانسان لفی خسر الی آخر السورۃ یہ چار شرطین ہین خلاص من الخسران کی ف انبیاء کا خوف باوجود فیض نعم کے اسلئے تہا کہ وہ اللہ کے مکر سے امن مین نہ تہے ولا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام خوف خدا سے روئے اللہ نے وحی کی کہ تم کیون روتے ہو بینے تم دونون کو امن دیا ہے کہا ومن یامن مکرک گویا یہ بات معلوم کی کہ اللہ علام الغیوب ہے اور ہمکو غایت امور پر وقوف نہین ہے کہین یہہ ارشاد کہ ہمنے تمکو امن دیا ہے بطور ابتلا و امتحان کے نہو یا ہمارے ساتھہ مکر ہو کہ اگر خوف ہمارا اٹھہ جاسے تو ہم مامون ٹہیرین مکر سے جسطرح کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب منجنیق مین رکھا تو اونھون نے حسبی اللہ کہا تہا جو کہ یہ قول ایک دعوی عظیم تہا اللہ پاک نے اونکا امتحان لیا جبرئیل علیہ السلام ہوا مین ظاہر ہوئے کہا تمکو کچھہ حاجت ہے کہا تمہاری طرف تو کچھہ حاجت نہین ہے یہ جواب گویا پورا کرنا حقیقت قول حسبی اللہ کا تھا اللہ نے خبر دی وابراہیم الذی وفی یعنی ابراہیم نے اپنی بات پوری کر دکھائی اسیطرح اللہ نے حال سے موسی علیہ السلام کے خبر دی ہے حیث قال اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی فرمایا لا تخافا اننی معکما اسمع واری معہذا موسی علیہ السلام القاء سحرہ سے اپنے جی مین ڈرے فاوجس فی نفسه خیفة موسی اسلئے کہ اللہ کے مکر سے امن مین نہ تھے اونپر التباس امر ہوا یہانتک کہ اللہ پاک نے تجدید امن کی فرمائی اور کہا لا تخف انک انت الاعلی اسیطرح دن بدر کے جب شوکت مسلمین مین ضعف آیا حضرت نے کہا اللهم ان تهلک هذه العصابة لم یبق علی وجه الارض احد یعبدک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا دع عنک مناشدتک ربک فانه واف لک بما وعدک ابوبکر کا مقام

اعتماد بوعد خدا تھا حضرت کا مقام خوف من مکر اللہ تھا یہ مقام ثانی مقام اول سے اتم تھا
اسلئے کہ صدور خوف کا نہین ہوتا ہے مگر کمال معرفت سے ساتھہ اسرار الٰہی کے اور کسی بشر
کو کنہ صفات خدا پر وقوف نہین ہے جس کسیکو حقیقت معرفت کی اور تصور معرفت کا احاطہ
کنہ امور سے حاصل ہوگا لامحالہ اوسکا خوف زیادہ ہوگا مسیح علیہ السلام سے جب کہا گیا
اانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ تو اونہون نے کہا
ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک
پھر کہا ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم
غرضکہ امر کو تفویض بمشیت کیا اور اپنے نفس کو بالکل درمیان مین سے نکال لیا اسلئے
کہ وہ اسباب کو جانتے تھے کہ اونکو کچھہ اختیار نہین ہے سب امور مرتبط بمشیت الٰہی ہین
یہہ ارتباط خارج ہے حد معقولات و مالوفات سے حکم ان امور پر بقیاس و حدس و حسبان
نہین ہوسکتا ہے چہ جاے تحقیق و استیقان کی اسی بات نے دل عارفون کے قطع کر رکھے
ہین کیونکہ طامۂ کبری یہی ارتباط امر کا ہے ساتھہ مشیت ایسے شخص کے جو لایبالی ہے اگر وہ
ہلاک کر دے تو وہ بے گنتی لوگ تجھہ ایسے ہلاک کر چکا ہے اور ہمیشہ دنیا مین اونکو عذاب کیا ہے
انواع آلام و امراض سے معذب کیا اونکے دل کفر و نفاق کی بیماری مین گرفتار رہے پھر ابد الآباد
تک اون پر عذاب مخلد مقدر کیا پھر یہ خبر دی ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدٰھا
ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین وقال تعالیٰ
وتمت کلمۃ ربک لاملئن جھنم الخ پھر کسطرح خوف کلمۂ ازل کا اور طمع اوسکے تدارک
مین نکیجاے سو جس کسی شخص کے لئے اسباب شر کے آسان کر دئے گئے ہین اور درمیان اوسکے
اور اسباب خیر کے حیلولت واقع ہوئی ہے اور علاقہ اوسکا دنیا سے محکم ہوگیا ہے گویا سر سابقۂ
شقاوت علی التحقیق اوسکے لئے مکشوف ہو چکا ہے کیونکہ کل میسر لما خلق لہ اور اگر ایک
شخص کے لئے سارے خیرات سہل کر دئے گئے ہین اور دل اوسکا دنیا سے بالکل منقطع ہے اور

ظاہراً و باطناً وہ متوجہ الی اللہ ہے تو یہ بات اگر دوام کے لئے موثوق بہ ہو تو مقتضی تخفیف
خوف کی ہوسکتی ہے لیکن خطر خاتمہ وعسر ثبات کا کیا علاج ہے کہ یہ دونون خوف کی آگ کو بھڑکاتے
ہین اور انطفاءاس آگ کا ممکن نہین ہے اور کسطرح تغیر حال سے امن ملسکتا ہے حالانکہ
دل مومن کا درمیان دو اصابع رحمان کے ہے اور تقلب قلب کا غلیان قدر سے بھی زیادہ
ہے وقد قال مقلب القلوب عزوجل ان عذاب ربہم غیر مامون
سواجہل خلق وہ شخص ہے جوکہ امن مین ہو بیٹھا ہے حالانکہ اوسکو تحذیر من الامن پکار پکار کر
کیگئی ہے اللہ تعالی اگر قلوب عارفین کی ترویح رجا سے نکرتا اور حال عباد پر لطف نفرماتا
تو دل اونکے نار خوف سے جل جاتے اسلئے اسباب رجا واسطے خواص عباد اللہ کے رحمت
ہین اور اسباب غفلت کے واسطے عوام خلق کمن وجہ رحمت ہین کیونکہ اگر پردہ اوٹھجائے
تو دل پھٹ جائین جانین نکلجائین بعض عرفا نے کہا ہے اگر گھر کے دروازے پر شہادت ہو اور باب
حجرہ پر بحالت اسلام موت آئے تو مین موت علے الاسلام ہی کو اختیار کرون اسلئے
کہ مین نہین جانتا کہ درمیان باب دار و باب حجرہ کے میرے دل کو کون چیز عارض ہوگی
ابو الدرداء قسم کہاکر یہ بات کہتے تھے کہ جس کسی کو اپنے ایمان پر وقت موت کے سلب سے
امن ہوتا ہے اوسکا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے سہل کہتے تھے خوف صدیقین کا سوء خاتمہ
سے ہر خطرہ پر اور نزدیک ہر حرکت کے ہوتا ہے انہین کے وصف مین اللہ نے یہ کہا ہے
وقلوبہم وجلة **حکایت** سفیان ثوری وقت احتضار کے رونے لگے جزع کیا
لوگون نے کہا علیك بالرجا فان عفو اللہ اعظم من ذنوبك کہا کیا مین اپنے گناہون
پر روتا ہون اگر مجھے یہ بات معلوم ہوجائے کہ مین توحید پر مرتا ہون تو کچھ پروا نکرون کہ
اللہ سے برابر پہاڑون کے خطایا لیکر ملون **حکایت** بعض خائفین نے بعض اخوان
کو وصیت کی کہ جب مجھکو موت آئے تو میرے سر کے پاس بیٹھنا اگر مین توحید پر مرون
تو کچھ میرا مال ہے اوس سے لوز و شکر خرید کرکے شہر کے بچون کو بانٹ دینا اور کہنا

هذا اعرس المنقلب اور اگر غیر توحید پر مرون تو لوگون کو جتلا دینا تاکہ شہود جنازہ پڑہو کا نکہائین بلکہ جو کوئی میرے جنازہ پر حاضر ہونا چاہتا ہو وہ بصیرت سے حاضر ہوتا کہ بعد وفات کے مجھکو ریا لاحق نہو اوس شخص نے کہا مین اسبات کو کیونکر معلوم کرونگا اسنے ایک علامت اوسکی بتادی چنانچہ وقت موت کے وہ علامت توحید اوسنے پائی شکر و لوز خرید کر کے اطفال کو دیا **حکایت** سہل کہتے تھے مرید کو ڈر معاصی کا ہوتا ہے عارف کو ڈر ابتلاء کفر کا ہوتا ہے سو جبکہ عارفین باوجود اس رسوخ اقدام وقوت ایمان کے سوء خاتمہ سے ڈرتے ہین تو پھر ضعفاء کیونکر نہ ڈرینگے۔

اسباب سوء خاتمہ

باب بیان مین سوء خاتمہ کے

غزالی رح نے کہا ہے سوء خاتمہ کے اسباب ہین جو موت سے پہلے ہوتے ہین جیسے بدعت و نفاق و کبر اور ساری صفات مذمومہ اسیلئے سلف نفاق سے بہت ترسان ولرزان رہتے تھے حسن نے کہا اگر مین جانون کہ نفاق سے بری ہون تو یہ مجھکو ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مراد اس نفاق سے وہ نفاق نہین ہے جو ضد اصل ایمان ہے بلکہ وہ نفاق ہی جو ہمراہ اصل ایمان کے مجتمع ہوتا ہے مسلم بسبب اوسکے منافق کہلاتا ہے اس نفاق کی بہت سی علامات ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیث مین آیا ہے اربع من کن فیه فهو منافق خالص وان صلی وصام وزعم انه مسلم وان کانت فیه خصلة منهن ففیه شعبة من النفاق حتی یدعها من اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان واذا خاصم فجر دوسری روایت مین ہے واذا عاهد غدر صحابہ و تابعین نے نفاق کی وہ تفسیر کی ہے جس سے کوئی شخص سوا صدیق کے خالی نہین ہوتا حسن نے کہا اختلاف سر و علانیہ کا اور اختلاف زبان و دل کا اور اختلاف مدخل ومخرج کا نفاق ہے بھلا اب کہو کون شخص ان امور سے خالی ہے بلکہ یہ سارے اختلافات درمیان لوگونکے مالوف ہین اور

ان امور کا منکر ہونا بالکل بھول گئے ہین بلکہ یہ حالت قرب عہد زمان نبوت سے جاری ہو گئی ہے پھر ہمارے اس زمانے کا کیا ذکر ہے یہانتک کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے آدمی کوئی کلمہ عہد نبوی مین کہتا اوس کلمہ کی وجہ سے منافق ہو جاتا اب مین ایک دن مین وہی کلمہ تمہاری زبان سے بیس بار سنتا ہون اصحاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے تم وہ کام کرتے ہو جو تمہاری نظر مین بال سے زیادہ باریک ہین ہم اون کامونکو عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منجملہ کبائر کے گنتے تھے بعض اہل علم نے کہا ہے علامت نفاق کی یہ ہے کہ جو کام تو کرتا ہے اوسکو دوسرے شخص سے تو مکروہ رکھے اور دوست رکھے تو کسی شخص کو ذرا سے جور پر یا دشمن رکھے تو کسی شخص کو ذرا سے حق پر کسی نے کہا یہ بھی نفاق ہے کہ جب تیری مدح ایسی بات مین کرین جو تجھہ مین نہین ہے تو تو خوش ہو **حکایت** ایک آدمی نے ابن عمر سے کہا ہم پاس امراء کے جاتے ہین اونکی بات کی تصدیق کرتے ہین جب وہان سے باہر آتے ہین اونکے حق مین تکلم کرتے ہین کہا ہم اسکو عہد حضرت مین نفاق شمار کرتے تھے ایک آدمی حجاج کی خدمت کرتا تھا ابن عمر نے اوس سے کہا بھلا اگر حجاج اسوقت حاضر ہو تو تو اوسکے سامنے بھی یہی بات کہیگا اوسنے کہا نہین فرمایا کنا نعد ھذا انفاقا علی عہد رسول اللہ صلعم **حکایت** کچھہ لوگ دروازہ حذیفہ رضی اللہ عنہ پر بیٹھے ہوئے انتظار اونکے نکلنے کا کرتے تھے اور اونکی شان مین کچھہ کہتے تھے جب حذیفہ باہر آئے وہ شرما کر چھپ گئے حذیفہ نے کہا تم وہی باتین کرو جو کرتے تھے وہ ساکت رہے کہا کنا نعد ھذا انفاقا علی عہد رسول اللہ صلعم یہ حذیفہ وہ شخص ہین جو خاص بعلم منافقین و اسباب نفاق تھے یہ کہتے تھے دلپر ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ وہ بالکل ایمان سے لبریز ہو جاتا ہے برابر سر سوزن کے اوسمین نفاق نہین ہوتا ہے پھر ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ وہ بالکل نفاق سے پر ہو جاتا ہے برابر سر سوزن کے اوسمین ایمان نہین رہتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **ع**

خواہی کہ عیب ہای تو بر تو شود عیان	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ عارفین کو ڈر سوء خاتمہ کا رہتا تھا سبب اس سوء خاتمہ کا وہی امور متقدمہ ہین جیسے بدع و معاصی و نفاق اور جب بندہ کسی ایک شئے سے منجملہ ان اشیاء کے خالی ہوتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ اوس شئے سے خالی ہے تو یہ نفاق ہے کیونکہ اہل معرفت نے کہا ہے کہ جو کوئی نفاق سے امن مین ہے وہ منافق ہے **حکایت** بعض اشخاص نے بعض عارفین سے کہا تھا کہ مجھکو اپنی جان پر ڈر نفاق کا ہے کہا اگر تو منافق ہوتا تو کبھی نفاق سے نہ ڈرتا غرضکہ عارف ہمیشہ درمیان التفات الی السابقۃ والخاتمۃ کے خائف رہتا ہے اسلیئے حدیث مین آیا ہے العبد المؤمن بین مخافتین بین اجل قد مضی لا یدری ما اللہ صانع فیہ و بین اجل قد بقی لا یدری ما اللہ قاض فیہ فوالذی نفسی بیدہ ما بعد الموت من مستعتب و لا بعد الدنیا دار الا الجنۃ او النار واللہ المستعان انتہی کلام الغزالی رح مین کہتا ہون منجملہ اسباب سوء خاتمہ کے ایک اصرار فی الوصیت ہے دوسرا ابتلاء بلواطت انکا ذکر ابن حجر مکی نے زواجر مین کیا ہے تیسرے اکل مال یتیم اسکو ابن دقیق العید نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ واسطے سوء خاتمہ کے مجرب ہے چوتھے اقبال علی الدنیا اعراض عن الآخرۃ اسکو حافظ عبد الحق اشبیلی نے اعظم اسباب سوء خاتمہ سے بتایا ہے پانچوین کھانا سود کا چھٹے تبرا کرنا صحابہ پر ساتوین رد کرنا سنت کا بدعت سے الی غیر ذلک حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ جس شخص کا ظاہر مستقیم اور باطن صالح ہوتا ہی اوسکا خاتمہ برا نہین ہوتا ما سمع بہذا و لا علم بہ و للہ الحمد بلکہ خاتمہ سوء اوسی شخص کا ہوتا ہے جسکے عقائد مین فساد ہے یا وہ کبائر پر اصرار رکھتا ہے غرض ایسے امور پر پیشقدمی کرتا ہی سو غالبا وہ اعمال بد وقت نزول موت کے توبہ کرنے سے پہلے غالب آجاتے ہین پہلے اس سے کہ طویت صالح ہو اور انابت نصیب ہو اوس عامل سوء کو پکڑ لیتے ہین فرصت توبہ و استغفار کی ہاتھہ نہین آتی ابلیس لعین کا داؤ چل جاتا ہے اس صدمۂ عظیمہ کے وقت کہ جان بدن سے جدا ہوتی ہے

فـ اسباب سوء خاتمہ کا بیان

شیطان اوسکو اُچک لیتا ہے عیاذاً باللہ ایک[۸] علامت سوءِ خاتمہ کی یہ بہی ہے
جو اس زمانہ مین کثیر الوقوع ہوتی ہے کہ توبہ کرکے توبہ توڑ ڈالے پھر اوسی حالت پر موت
آجاے کیونکہ توبہ کرنے سے جو گناہ معاف ہوجاتے ہین وہ توبہ توڑ ڈالنے سے پھر
بدستور قایم ہوجاتے ہین یہ مضمون ایک حدیث مین آیا ہے ایک[۹] علامت سوءِ خاتمہ
کی یہ ہے کہ مثلاً بعد حج کے بدستور یا سابق سے زیادہ مبتلاء کبائر معاصی رہے اور قبل
توبہ کے مرجائے ایک[۱۰] علامت سوءِ خاتمہ کی محبت رکہنا ہے اہل کفر و شرک سے قریب
ہون یا بعید یہ محبت فاسد وقت موت کے سامنے آکر حسن خاتمہ سے عائق ہوتی ہے
اس بلا مین بہی اکثر لوگ مبتلا ہین اور کچہہ پروا اوسکی نہین کرتے ایک[۱۱] علامت سوء
خاتمہ کی امن ہے سلب ایمان سے وقت موت کے کما تقدم ایک[۱۲] علامت سوءِ خاتمہ
کی یاس ہے رحمت خدا سے وقت موت کے **ف** غزالی کہتے ہین اکثر مرجع خوف
عارفین کا طرف سوءِ خاتمہ کے ہے سو معنی سوءِ خاتمہ کے کیا ہین پر کہا کہ سوءِ خاتمہ دو
طرح پر ہے ایک اعظم تر ہے دوسرے سے سو رتبہ عظیمہ ہائلہ یہ ہے کہ وقت سکرات موت
اور وقت ظہور اہوال فوت کے دلپر شک یا جحود غالب ہوجائے روح اوسی حال
غلبۂ جحود یا شک پر قبض کرلیجائے یہ عقدہ جحود جو دلپر غالب آگیا ہے درمیان اوس میت
اور درمیان حقتعالی کے ایک حجاب ابدی ہوجاتا ہے یہ حجاب مقتضی ہے بعد دائم و عذاب
مخلد کو دوسرا رتبہ جو اس سے درجہ مین کمتر ہے یہ ہے کہ وقت موت کے محبت کسی شئے
کی اشیاء دنیا سے یا حب کسی امر کا امور اس سپنجی سرا سے یا کوئی شہوت منجملہ شہوات
دنیا کے دلپر غالب آجائے اور دلمین متمثل ہوکر دل کو بالکل مستغرق کرلے یہانتک کہ اوس وقت
اوسحالت مین غیر اوس خیال کے کسی اور امر کی گنجایش باقی نرہی اتفاق قبض روح کا اوسی
حالت پر ہو یہ استغراق دل کا اوسکو طرف دنیا کی سرنگون کردے اور منہ کو طرف اسی
دار فانی کے پہیر دے سو جب منہ اللہ کی طرف سے پہر جاتا ہے تو ایک حجاب حاصل ہوتا ہے

ف سوءِ خاتمہ دو طرح پر ہوتا ہے

جب حجاب حاصل ہوا تو عذاب نازل ہوا کیونکہ اللہ کی بھڑکتی ہوئی آگ نہین پکڑتی ہے
مگر محجوبین کو رہا مومن سلیم القلب عن حب الدنیا جسکی ہمت مصروف الی اللہ ہے سو اونکو
آگ یہ کہتی ہے جز یا مؤمن فان نورک قد اطفأ لھبی پس جبکہ اتفاق قبض روح
کا حالت غلبہ حب دنیا مین ہوگا تو یہ ایک امر خطرناک ہوا کیونکہ آدمی اوسی حالت میت
مرتا ہے جسپر جیتا ہے ان خیرا فخیرا وان شرا فشرا اور اکتساب کرنا کسی دوسری
صفت کا بعد موت کے جو مضاد صفت اولی ہو ممکن نہین ہے اسلئے کہ تصرف قلوب مین
اعمال جوارح سے ہوتا ہے اور جوارح بسبب موت کے باطل ہو چکے تو اب اعمال بھی باطل
ٹھیرے اب نہ عملمین مطمع ہے نہ رجوع الی الدنیا مین کہ تدارک مافات کر سکے اسوقت
مین بجز حسرت عظیم کے کچھہ ہاتھہ نہین آتا فقط اتنی بات ہے کہ اصل ایمان وحب خدا جبکہ
ایک مدت دراز تک راسخ فی القلب رہ چکا ہے اور اعمال صالحہ اوسکے موکد تھے تو دل
سے یہ حالت عارضہ عند الموت محو ہو جاتی ہے پھر یہ ایمان اگر قوت مین برابر ایک مثقال
کے بھی ہے تو اوسکو زمان اقرب مین نار سے باہر نکالیگا اور اگر مثقال سے کمتر ہے تو نار
مین دیر تک رہنا ہوگا اور اگر برابر ایک دانہ کے ہے تو بھی ایک نہ ایک دن نار سے
خارج کریگا اگرچہ بعد از حین ہو بلکہ ولو بعد آلاف سنین **سوال** یہ تقریر مقتضی
اسبات کو ہے کہ مرتے ہی آگ پکڑ لیتی ہے پھر یوم القیامہ تک تاخیر دینا اور اس مدت
طویل تک مہلت ہونا یعنی چہ **جواب** بات یہ ہے کہ منکر عذاب قبر کا مبتدع محجوب
عن نور اللہ تعالی وعن نور القران وعن نور الایمان ہوتا ہے بلکہ صحیح نزدیک ذوی الابصار
کے وہی بات ہے جو اخبار سے ثابت ہو چکی ہے وہ بات یہ ہے کہ قبر یا تو ایک مغاک ہے
حفر نیران سے یا ایک چمن ہے ریاض جنت سے تو مردہ معذب ہوتا ہے اوسکی قبر مین
ستر در دوزخ کے کھولدئے جاتے ہین مفارقت روح کے بعد ہی اوسپر بلا نازل ہوتی ہے
اگر بسبب سوء خاتمت کے شقی ہوا ہے پھر اختلاف اصناف عذاب کا بموجب اختلاف اوقات کے

ہوتا ہے وقت وضع فی القبر کے منکر و نکیر آکر سوال کرتے ہین پھر تعذیب ہوتی ہے پھر
مناقشہ فی الحساب ہوتا ہے پھر رسوائی ہے سامنے ایک جماعت اشہاد کے قیامت
کو پھر بعد اوسکے خطرہ صراط و ہول زبانیہ کا ہے اسیطرح بقیہ امور جنکا مذکور احادیث
صحیحہ مشہورہ مین آیا ہے سو شقی ان سب احوال و اصناف عذاب و اہوال مین متردد
رہتا ہے وھو فی جملۃ الاحوال معذب الا ان یتغمدہ اللہ برحمتہ یہہ گمان کرنا
ٹھیک نہین ہے کہ مٹی محل ایمان کو کھا جاتی ہے نہین بلکہ وہ ساری جوارح کو کھا کر
ریزہ ریزہ کردیتی ہے حتی یبلغ الکتاب الی اجلہ پھر سارے اجزاء متفرقہ کو مجتمع
کرکے اعادہ روح کا جو کہ محل ایمان تھا طرف جوارح کے کیا جاتا ہے حالانکہ وہ روح وقت
موت سے وقت اعادہ تک حواصل طیور خضر مین زیر عرش تھی اگر سعید ہے اور حالت بضاد
اس حال پر ہوتی ہے عیاذاً باللہ اگر شقی تھی **سوال** وہ کون سبب ہے جو مفضی بسوء
خاتمہ ہوتا ہے **جواب** ان امور کے اسباب کا احصاء کرنا علی التفصیل ممکن نہین ہے
ہان اشارہ طرف مجامع ان امور کے ہوسکتا ہے مثلاً ختم علی الشک والجحود دو چیز و نمین
منحصر ہے ایک کا تصور ہمراہ تمام ورع و زہد و تمام صلاح فی الاعمال کے ہے جیسے مبتدع زاہد
کہ اوسکی عاقبت خطرناک ہے اگرچہ اوسکے اعمال صالح ہون مراد ہماری اس سے مذہب
نہین ہے کہ ہم یہ بات کہین کہ وہ بدعت ہے کیونکہ اسکے بیان مین بہت طول ہوتا ہے
بلکہ مراد ہماری بدعت سے اسجگہہ یہہ ہے کہ اعتقاد انسان کا حقمین ذات و صفات و افعال
حقتعالی کے برخلاف حق و صواب کے ہو خواہ معتقد اس خلاف کا اپنی رای و معقول و نظر
سے ہو جبکے ساتھہ خصم سے مجادلہ کرتا ہے اور اوس عقل و رائی و نظر پر اعتماد رکھتا ہے اور ر
اوسکے گھمنڈ مین ہے یا جس شخص کا یہ حال ہے اوسکا مقلد ہے پس جبکہ موت قریب آتی ہے
اور ناصیۂ ملک الموت ظاہر ہوتا ہے اور دل مضطرب ہونے لگتا ہے تو اکثر حالت سکرات
موت مین بطلان اوس عقیدہ کا جسکو براہ جہل اختیار کیا تھا منکشف ہوجاتا ہے

کیونکہ حال موت کا حال کشف غطا کا ہے اور مبادی سکرات موت کی موت ہوتی ہین اور وقت
انکشاف بعض امور کا ہونے لگتا ہے اور بطلان اوس عقیدہ کا ظاہر ہو جاتا ہے جسپر دل سے
یقین کر لیا تھا اور ہرگز اوس اعتقاد مین گمان اپنی خطا کا نرکھتا تھا سو اگر اتفاق زہوق روح
کا اس خطرہ مین قبل ثبات و عود الی اصل الایمان کے ہوا تو یہ خاتمہ سو ہے روح شرک پر
نکلی والعیاذ باللہ منہ یہی لوگ اس آیت شریف سے مراد ہین، وبدا لهم من اللہ
مالم یکونوا یحتسبون وقال تعالے قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا
الذین ضل سعیهم فی الحیاة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون صنعا
جسطرح کہ خواب مین بعض امور آیندہ بسبب خفت اشغال دنیا کے دل سے منکشف ہوتے
ہین اسیطرح بعض امور کا انکشاف سکرات موت مین ہوتا ہے کیونکہ مانع قلب کے نظر الی الملکوت
سے یہی شواغل دنیا و شہوات بدن ہین آب جو بسبب سکرات کے اون شواغل سے
کسیقدر مفارقت حاصل ہوئی تو مطالعہ ما فی اللوح المحفوظ ہونے لگتا ہے اور حقایق امور
منکشف ہونے لگتے ہین سو ایسی حالت سبب کشف کے ہوتی ہے اور کشف سبب
شک کا بقیہ اعتقادات مین ہو جاتا ہے **ف** غرضکہ جو کوئی شخص اللہ کی ذات
وصفات و افعال مین معتقد کسی خلاف حق کا ہوتا ہے تقلیداً یا نظراً بالرای والعقول
وہ اس خطر مین ہے زہد و صلاح واسطے دفع اس خطر کے کافی نہین ہوتا بلکہ ناجی اس خطر
سے اعتقاد حق ہے اور ابلہ اس خطر سے برکنار رہتا ہے یعنی وہ لوگ جو اللہ و رسول و یوم
آخر پر ایمان لائے ہین مجملاً راسخاً جیسے اعراب و سوادیہ و سائر عوام جنکو بحث و نظر مین کچھ
خوض نہین ہے اور نہ وہ استقلالاً شارع فی الکلام ہین اور نہ تقلیداً قوال مختلفہ متکلمین پہ
کان رکھتے ہین اسیلیے حدیث مین آیا ہے اهل الجنة البله اور یہی وجہ ہے کہ سلف نے
بحث و نظر و خوض فی الکلام و تفتیش ان امور سے منع کیا ہے اور خلق کو یہ حکم دیا ہے کہ
فقط ایمان بما انزل اللہ جمیعاً پر اور ایمان بکل ما جاء من الظواہر پر اقتصار کرین لکن ہمراہ

اعتقاد نفی تشبیہ کے اور خوض کرنیسے تاویل مین منع کیا ہے اسلئے کہ بحث کرنے مین صفات سے خطر عظیم وعقبہ کئود ہے یہ رستے نہایت دشوار گزار ہین اور عقول درک جلال الٰہی سے قاصر ہین اور اللہ کی ہدایت ساتھہ نور یقین کے اون دلون سے جو حب دنیا پر مجبول ہین محجوب ہے اور جو کچھہ باحثین نے اپنی بضاعت عقول سے ذکر کیا ہے وہ سب مضطرب ومتعارض ہے لہذا سلامتی خلق کی اسمین ہے کہ اعمال صالحہ مین مشغول ہون اور جو امر اونکی حد طاقت سے باہر ہے اوس سے تعرض نکرین ولکن الان قد استرخی العنان وفشا الہذیان ونزل کل جاہل علی ما وافق طبعہ بظن وحسبان وہو یعتقد ان ذلک علم واستیقان وانہ صفو الایمان ویظن ان ما وقع بہ من حدس وتخمین علم الیقین وعین الیقین ولتعلمن نبأہ بعد حین اسباب کو یقیناً معلوم کرنا چاہئے کہ جو شخص ایمان سا ذج باللہ وبرسولہ وکتبہ سے جدا او ربحث مین خائض ہے وہ متعرض ہے اس خطر عظیم کا اللہم احفظنا غزالی کہتے ہین ہر شخص نازل اوس عقیدہ پر جسکو اوسنے باحثین سے بنیاد بضاعت عقول پر تلقف کیا ہے خواہ وہ ادلہ تعصبات سے لکھی گئی ہون یا بغیر ادلہ کے اگر یہ شخص اوسمین شاک ہے تو فاسد الدین ہے اور اگر واثق ہے ساتھہ اوسکے تو آمن من مکر اللہ ہے کیونکہ کوئی خائض فی البحث ان دو حالت سے منفک نہین ہوسکتا ہے جب تک کہ حدود معقول سے تجاوز کر کے طرف نور مکاشفہ کے نہ آئے یہ نور عالم ولایت ونبوت مین چمکتا ہے کبریت احمر وغیر متیسر ہے اس خطر سے سالم بلہ وعوام ہین یا وہ لوگ جنکو خوف نار نے مشغول بطاعت خدا کر رکھا ہے اور اس فضول مین خوض نہین کرتے ہین فہذا احد الاسباب المخطرۃ فی سوء الخاتمۃ انتہی ملخصاً مین کہتا ہون رسالہ قطف الثمر رسالہ بغیۃ الرائد رسالہ فتح الباب رسالہ الاحتواء رسالہ انتقاد رجیح رسالہ قائد الی العقائد شامل ہین اعتقادات صحیحہ سلف وائمہ خلف اہل حدیث واثر پر موافق اونکی درستی عقائد کے کرنا کافی ہے

باقی کتب اہل کلام کا دیکھنا یا اونسے اخذ عقائد کرنا ایسا ہے جیسے کسی شخص کی ناؤ ٹوٹی ہوا اور وہ لطمہ گاہ امواج مین پڑگیا ہو موجین ادہر سے اودہر اوسکو مارے کہدیڑے پہرتی ہین ایکطرفسے دوسری طرف اوٹھاکر پہیکدیتی ہین کبھی ایسا اتفاق بہی ہوسکتا ہے کہ وہ ساحل کی طرف اوسکو لاڈالین لکن یہ احتمال بعید ہے غالب اوس شخص پر وہی ہلاک ہے

اندیشۂ مرگ سے ہے سینہ سب ریش		ٹکڑے ہے جگر جیسے لباس درویش
ہاتھون سے جو آج ہوسکے کر تجبے ؞	.	پھر کل تو ہمین ہے اک قیامت درپیش

دوسرا سبب سوء خاتمہ کا ضعف ایمان ہے اصل مین پھر استیلاء حب دنیا کا دل پر سو جتنا ایمان ضعیف ہوگا اوتنا ہی اللہ کا حب ضعیف و ناتوان اور دنیا کا حب توانا و قوی ہوگا یہانتک کہ پھر دلمین جگہہ محبت خدا کی باقی نرہے گی مگر بطور حدیث نفس اور نہ کچھہ اوسکا اثر مخالفت نفس و عدول عن طریق الشیطان مین ظاہر ہوگا بلکہ یہہ محبت دنیا موجب انہماک کی اتباع شہوات مین ہوگی یہانتک کہ وہ دل بالکل تاریک و سخت و سیاہ پڑجائیگا اور ظلمت گناہونکی دل پر تہ بتہ جم جائیگی رہ نور ایمان جو دلمین سری ہی سے ضعیف تہا بجھنے لگیگا تاآنکہ طبع و رین ہوجائیگا پس جبکہ سکرات موت کی نوبت آگئی تو وہ حب دنیا اور زیادہ ہوگا اور اللہ کا حب اور بہی کمزور پڑجائیگا کیونکہ نفس نے جان لیا ہے کہ دنیا جو میری محبوب تھی اور حب اوسکا دل پر غالب تھا وہ اب مجسے چھوٹتی ہے اس استشعار فراق دنیا سے دل دردمند ہوتا ہے اور اس جدائی کو طرفسے اللہ کی سمجھکر ضمیر مین یہ خلجان پیدا ہوتا ہے کہ اس موت کو اللہ نے مقدر کیا ہے اس تقدیر سے انکار کرتا ہے اور موت کو مکروہ رکہتا ہے سو اسوقت مین ڈر اس بات کا ہوتا ہے کہ اسکے باطن مین کہین عوض حب کے اللہ کا بغض جوش نمارے اگر زہوق روح کا اس لحظۂ خطرناک مین ہوگیا تو سمجھو کہ خاتمہ سوء ہوا اللھم احفظنا اور یہ شخص ہالک بہ ہلاک ابدی ہوچکا غرضکہ وہ سبب جو مفضی طرف اس خاتمہ سوء کے ہوتا ہے غلبۂ حب دنیا و رکون الی الدنیا و فرح باسباب دنیا ہی ہمراہ ضعف ایمانکے یہ ضعف ایمان

کا موجب ضعف حب حقتعالی ہوتا ہے ۵

دنیا کی طلب مین دین کہوکر بیٹھے — ہوکر گمراہ اے عقل تباہ — کرنا ہی نہ تھا جو کام سوکر بیٹھے
ہے عارضی خانہ جسم خاکی سودا — بے شبہہ و شک سبحان اللہ — سو مالک ہی اسکے آپ ہوکر بیٹھے

رباعی

اے ذوق کریگا کوئی دنیا کیا ترک — دنیا ہے بری بلا ارے کیسا ترک
ممکن نہین ترک ہو کسی سے دنیا — جب تک نکرے آپ او سے دنیا ترک

اب جو کوئی اپنے دلمین اللہ کا حب اغلب تر حب دنیا سے پائیگا اگرچہ دنیا کو بھی دوست رکہتا ہو تو وہ اس خطر سے دور تر ہے دنیا کی محبت سر ہے ہر خطا کا یہ داء عضال اصناف خلق کو عام ہوگئی ہے وجہ اسکی قلت معرفت باللہ ہے اسلئے کہ اللہ کو وہی شخص دوست رکہیگا جو اللہ کو پہچانیگا اسیلئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموہا و تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی امر اللہ سو جس کسیکو روح اوسکی حالت خطرہ انکار علی اللہ و ظہور بغض فعل اللہ پر مفارقت کرتی ہے اسلئے کہ وہ اپنے اہل و مال و سائر محاب سے جدا ہوتا ہے تو موت ایسے شخص کی گویا قدوم ہی شئے مبغوض پر اور فراق ہی شئے محبوب سے اسکا آنا پاس اللہ کے ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی غلام گریز پا پاس اپنے مالک کے قہراً جبراً گرکا آئے اب جس خزی و نکال کا یہ غلام مستحق ہے وہ کچھہ مخفی نہین ہے ۵

کب جسمین ہو دنیا کی طلب بیٹھہ سکے — جس دلمین ہوس بھرے وہ کب بیٹھہ سکے
تسکین شہود حق سے ہوتی ہی نصیب — اوٹھہ جای نظر سے خلق تب بیٹھہ سکے

اور جس شخص کی وفات حب خدا پر ہوتی ہے اوسکا آنا پاس اللہ کے ایسا ہوتا ہے جیسے

کوئی بندہ محسن پاس اپنے مولی کے مشتاق ہوکر آتا ہے اور تحمل مشاق اعمال اور کلفت
اسفار اوٹھاکر بطمع لقاء و دیدار حاضر ہوا ہے اب جو فرح و سرور اوسکو بحضور قدوم کے
حاصل ہوگا وہ مخفی نہین ہے پھر لطائف اکرام و بدایع انعام جنکا وہ مستحق ہے اونکا کیا ذکر ہے

اللهم غفرا ۵

کب تک ربط بتان دلجو کی نباہ آتا ہے یہ جی مین چھوڑ سب کچھ ہو من	کب تک فکر حصول حشمت وجاہ اک کونے مین بیٹھ کیجیے اللہ اللہ

ف دوسرا خاتمہ جو خاتمہ اولی سے کمتر ہے اور مقتضی خلود فی النار کا نہین ہے اوسکے
بھی دو سبب ہین ایک کثرت معاصی گو ایمان قوی ہو دوسرے ضعف ایمان اگرچہ
معاصی قلیل ہون یہہ اسلیے کہ اقتراف معاصی کا سبب غلبۂ شہوات و رسوخ شہوات کا
دلمین بوجہ کثرت الفت و عادت کے ہوتا ہے اور جن چیزون سے انسان تمام عمر مالوف
رہتا ہے اونکی یاد دلمین وقت موت کے عود کرتی ہے پس اگر میل خاطر کا اکثر طرف طاعات
کے رہا ہے تو اکثر یہی ذکر طاعات کا وقت مرگ کے حاضر ہوتا ہے اور اگر اکثر میل طرف
معاصی کے تھا تو اونہین معاصی کا ذکر دل پر وقت موت کے غالب آجاتا ہے سو اگر قبض
روح کا وقت غلبہ کسی شہوت کے شہوات دنیا سے یا کسی معصیت کے معاصی سے ہوا تو دل
اوسی غلبہ کا مقید رہتا ہے اور اللہ سے محجوب ہوجاتا ہے پس غیر مقارف دنیا الا الفینہ بعد الفینہ اس
خطر سے ابعد رہتا ہے اور جسنے اصلا اقتراف کسی گناہ کا نہین کیا ہے وہ اس خطر سے بہت
دور ہوتا ہے اور جس کسی شخص پر غلبہ معاصی کا ہے اور یہ معاصی اوسکی طاعات سے زیادہ تر
ہین اور قلب اوسکا اون معاصی سے بہ نسبت طاعات کے فرحناک تر ہے تو یہ خطرا وسکے
حقمین عظیم تر ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ انسان خواب مین اونہین احوال کو دیکھتا ہے جنکا طول
عمر متعہد رہتا ہے یہانتک کہ نہین دیکھتا مگر مماثل مشاہدات فی الیقظہ کو مراہق محتلم کو صورت وقاع
کی نظر نہین آتی ہے اگر تیقظہ مین اوسنے وقاع نہین کیا ہے اگرچہ ایک مدت تک بلی وقاع رہے

تب بھی وقت احتلام کے اوسکو صورت نظر نہین آتی ہے یا جسکی عمر فقہ مین بسر ہوئی ہے وہ اکثر
احوال متعلقہ علم و علما ہی کو خواب مین دیکھتا ہے یا تاجر جسکی عمر تجارت مین گذری ہے وہ
اکثر احوال متعلقہ تجارت کو دیکھتا ہے جسکو طبیب و فقیہ نہین دیکھتا کیونکہ حالت خواب مین ظہور
اوسی چیز کا زیادہ ہوتا ہے جسکے ساتھہ مناسبت دل کی ہوتی ہے بوجہ طول الف یا بسبب
کسی اور اسباب کے اور موت شبیہ نوم ہے لکن نوم سے فوق تر ہے مقدمات و سکرات
موت جیسے غشی وغیرہ قریب نوم ہین سو یہ رویت مقتضی ہوتی ہے ذکر شئے مالوف کو اور اوسکا دکر
طرف دل کے عود کرتا ہے منجملہ اسباب مرجحہ حصول ذکر فی القلب کے ایک طول الف ہے سو
طول الف بالمعاصی و بالطاعات بھی مرجح ہے اسیطرح منامات صالحین کے مخالف منامات فساق
کے ہوتے ہین پس غلبہ الف کا سبب تمثل صورت فاحشہ کا دل مین ہوتا ہے اور نفس اوسکی
طرف میل کرتا ہے پھر جبکہ اس حالت مین روح مقبوض ہوگئی تو یہ سوء خاتمہ ہوا اگرچہ اصل ایمان
باقی ہے اور امید خلاص کی لگی ہے اور جسطرح کہ خطرات بیداری کے کسی سبب خاص سے
جنکو اللہ ہی جانتا ہے خطور کرتے ہین اسیطرح احاد منامات کے لئے نزدیک اللہ کے اسباب
ہین بعض کی شناخت ہوتی ہے اور بعض کی شناخت نہین ہوتی اسیطرح حال وقت سکرات
موت کے گزرتا ہے سو جو کوئی باز رکھنا اپنی خاطر کا انتقال عن المعاصی والشہوات سے چاہے
تو اوسکے لئے کوئی طریق بجز مجاہدہ کے طول عمر تک نہین ہے نفس کو اون معاصی سے جدا کر کر
شہوات کو دل سے قمع کرے اسیقدر انسان کے اختیار مین ہے اور طول مواظبت علی الخیر
اور تخلیۂ فکر عن الشر کو ذخیرہ و عدہ واسطے حالت سکرات موت کی ٹہیرائی کیونکہ انسان اوسی
حالت پر مرتا ہے جس حالت پر اوسنے اپنی زندگی بسر کی ہے اور اوسی حالت پر اوسکا حشر بھی
ہوگا **حکایت** ایک بقال سے منقول ہے کہ وقت موت کے جب اوسکو تلقین کلمۂ
شہادت کیگئی وہ خمستہ ستتہ اربعتہ کہنے لگا وہ اپنے حساب مین مشغول تھا جس سے تمام
عمر قبل موت کے مالوف رہا تھا اور بعض سلف عارفین نے کہا تھا العرش جوہرۃ تتلالا

نوع آلنو ضنکہ بندہ جس حال پر ہوتا ہے اوس حال کی مثال عرش مین اوسی صورت پر منطبع
ہوتی ہے جس صورت پر وہ یہان تہا جب وقت سکرات موت کا آتا ہے تو وہی صورت عرش
سے اوسپر منکشف ہوتی ہے کبہی اپنے نفس کو صورت معصیت پر دیکہتا ہے اسیطرح یہ کشف
دن قیامت کے ہوگا اپنا احوال دیکہیگا حیا و خوف بیحد کریگا اور جس بات کو یاد کریگا وہ ٹہیک
ہے اور سبب رویای صادقہ کا قریب اسیکے ہے کیونکہ نائم کو اوس چیز کا ادراک ہوتا ہے جو زمانۂ
مستقبل مین ہونے والی ہے یہہ درک مطالعۂ لوح محفوظ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ رؤیا ایک
جزو ہے اجزاء نبوت سے پس جبکہ مرجع سوء خاتمہ کا طرف احوال قلب و اختلاج خواطر کے ٹہیرا اور
مقلب القلوب اللہ تعالی ہے اور اتفاقات مقتضیۂ سوء خواطر زیر اختیار عبد بدخول کلی نہین ہے اگرچہ
طول الف کو اسمین اثر ہے تو اسیوجہ سے خوف عارفین کا سوء خاتمہ سے عظیم تر ہوتا ہے
کیونکہ اگر انسان یہہ چاہے کہ خواب مین بجز احوال صالحین و احوال طاعات و عبادات کے
اور کچہہ نہ دیکہے تو یہ امر اوسپر سخت دشوار ہے اگرچہ کثرت صلاح اور مواظبت طاعت کی اثر
رکہتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ اضطرابات خیال کے بالکلیہ داخل تحت ضبط نہین ہوتے ہین
اگرچہ مناسبت مایظہر فی النوم کی لما غلب فی الیقظہ غالب ہے کیون نہو کیونکہ دیکہنا
انسان کا خواب مین خلاف اوس چیز کے جو دلپر غالب ہے بہت کم ہوتا ہے فہذا ہو القدر
الذی یتسامح بذکرہ فی علم المعاملۃ من اسرار امر الخاتمۃ وما وراء ذلک
فہو داخل فی علم المکاشفۃ یہانسے یہ بات معلوم ہوئی کہ امن سوء خاتمہ سے اسیطرح
پر ہوتا ہے کہ رویت اشیاء کی کماہی علیہ بغیر جہل ہو اور ساری عمر طاعت خدا مین بغیر معصیت کے
گزر جائے اگر یہ بات محال یا مشکل نظر آئے تو اتنا تو ضرور ہے کہ جسقدر خوف عارفین پر غالب ہے
اوتنا خوف اسپر ہی غالب ہو اور اس خوف کے سبب سے بکا و نوح طویل کرے اور دائم الحزن
والقلق رہے جسطرح کہ حال انبیاء و سلف صالحین کا تہا تاکہ یہ ایک سبب مہیج ہو واسطے
اشتعال نار خوف کے اسکے دلپر اسجگہہ سے یہہ امر ثابت ہوا کہ سارے اعمال عمر بہر کے ضایع ہو جاتے ہین

اگر نفس اخیر مین جسپر خروج روح کا ہوا ہے سلامت نرہا اور سلامتی نفس کی با وجود
اضطراب امواج خواطر کے سخت مشکل ہے اسیلیے مطرف بن عبداللہ کہتے تھے انی لا اعجب
ممن ھلک کیف ھلک ولکن اعجب ممن نجا کیف نجا اور حامد لفاف نے کہا ہے
فرشتے جب روح مومن کی لیکر آسمان پر چڑہتے ہین اور موت اوسکی خیر واسلام پر ہوتی
ہے تو ملائکہ تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین اسنے کسطرح دنیا سے نجات پائی جہان ہماری
خیار جاکر بگڑ گئے **حکایت** ایک دن ثوری روتے تہے کسینے کہا کیون روتے ہو کہا
بکینا علی الذنوب زمانا فالان نبکی علی الاسلام بالجملہ جسکی ناؤ لجۂ بحر مین
پڑ گئی اور ریاح عاصفہ نے ہر طرف سے اوسپر ہجوم کیا اور امواج کا اضطراب ہوا اوسکے
حقمین نجات کا ہونا ابعد من الھلاک ہے حالانکہ مومن کا دل اضطراب مین بہ نسبت سفینہ
کے بہت شدید ہوتا ہے اور امواج خواطر اعظم اللطمات ہین بہ نسبت امواج بحر کے امر
مخوف نزدیک موت کے فقط یہی خاطر سوء ہے اسی خطرہ کے حقمین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان الرجل لیعمل بعمل اھل الجنۃ خمسین سنۃ حتی لا یبقی
بینہ وبین الجنۃ الا فواق ناقۃ فیختم لہ بما سبق بہ الکتاب سو یہ بات ظاہر ہے
کہ مقدار فواق ناقہ مین اتنی گنجایش کہان ہے کہ اعمال موجب شقاوت کر سکے بلکہ مراد یہی
خواطر مضطربہ ہین جو مثل برق خاطف کے خطور کرتے ہین **حکایت** سہل کہتے ہین
مینے دیکھا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون قریب تین سو نبی کے دیکھے اون سب سے مینے پوچھا
ما اخوف ما کنتم تخافون فی الدنیا یعنی سب سے زیادہ تم دنیا مین کس چیز کا ڈر رکہتے
تھے کہا سوء الخاتمہ کا اسی خطر عظیم کے سبب سے شہادت مغبوط علیہا ہوئی یعنی لایق رشک
کے اور موت فجاءت یعنی مرگ ناگہانی مکروہ ٹہیرا کیونکہ موت مفاجات مین یہ ڈر لگا ہے
کہ کہین وقت غلبہ خاطر سوء واستیلاء خطرہ کے دل پر نہ آجائے اور دل ایسے خطرات
سے خالی نہین رہتا ہے مگر یہ کہ زبردستی خطرہ کو دور کیا جائے یا منور بنور معرفت ہو

اور شہادت عبارت ہے قبض روح سے ایسی حالت مین کہ دلمین سوای محبت خدا کے کوئی چیز
باقی نہین رہی ہے اور محبت دنیا و اہل و مال و ولد و جمیع شہوات کی دل سے نکلگئی ہے کیونکہ
ہجوم صف قتال پر جی کو موت پر متوطن کرکے بغیر حب خدا و طلب مرضاة الٰہی و بیع دنیا بآخرت
اور رضا بہ بیع الٰہی کے نہین ہوسکتا ہے اذ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ اشتری
من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة اور بایع لامحالہ مبیع سے راغب
ہوتا ہے اور محبت مبیع کی دل سے نکال ڈالتا ہے سو ایسی حالت بعض احوال مین دل پر
غالب ہوجاتی ہے لیکن اتفاق زہوق روح کا اوس حالت مین نہین ہوتا یہ صف قتال ایک
سبب ہے واسطے زہوق روح کے ایسی حالت پر یہ حکم اوس شخص کا ہے جو قصد غلبہ و غنیمت
و حسن صیت بالشجاعة کا نہین رکھتا ہے کیونکہ جس کسی کا یہ قصد ہوگا وہ گو معرکہ مین ماراجائے
لیکن اس رتبہ سے بعید ہے جیسطرح کہ اخبار اسپر دلیل ہین ف جب معنی سوء خاتمہ کے معلوم
ہوگئے اور یہ بات بھی جان لی کہ ڈر کس چیز کا ہے اور مخوف فیہ کیا ہے تو اب ضرور ہے کہ اشتغال
باستعداد حسن خاتمہ کیا جائے وہ شغل مواظبت کرنا ہے ذکر اللہ تعالیٰ پر اور نکالنا ہے حُبّ
دنیا کا دل سے اور حراست کرنا ہے جوارح کا معاصی سے اور دل کا فکر سیئات سے اور بچنا ہے
مشاہدۂ معاصی و اہل معاصی سے جہاںتک بن سکے کہ یہ امور دلمین اثر کرتے ہین اور فکر و خاطر کو
پھیر دیتے ہین سو اسبات سے کہ تسویف اختیار کرے اور یہ کہے کہ ان مین مستعد ہونگا جب کہ
خاتمہ قریب آجائیگا بچنا چاہئے کیونکہ ہر نفس منجملہ انفاس کے محل خاتمہ ہے ۵

شاید ہمین نفس نفس واپسین بود		غافل زاحتیاط نفس یک نفس مباش

ممکن ہے کہ اسی نفس مین تیری روح اوچک لیجائے اسلئے ہر دم نگاہبانی کرنا دم کی لازم ہے ایک
لحظہ بھی اوسکو مہمل نچھوڑے شاید وہی لحظہ خاتمۂ عمر ہوا اور وہین جان نکال لی جائے
یہہ انتظام تو حالت بیداری کا ہے رہی خواب سو بغیر طہارت ظاہر و باطن خواب نکرے اور
نیند نہ آئے مگر بعد غلبۂ ذکر خدا کے دل پر نہ نری زبان پر اسلئے کہ مجرد حرکت زبان کی ضعیف الاثر

ہوتی ہے اور یہ بات قطعًا معلوم ہے کہ وقت نوم کے دلپر اوسی چیز کا غلبہ ہوتا ہے جو کہ
قبل نوم کے اوسپر غالب ہوتی ہے اور نہین غالب ہوتی نوم مین مگر وہی شئے جو قبل نوم کے
غالب تھی اور نہین منبعث ہوتی نوم سے مگر وہی چیز جو دل پر حال نوم مین غالب تھی موت و
بعث شبیہ خواب و بیداری ہین سو جسطرح کہ بندہ نہین سوتا مگر اوسی حال پر جو بیداری
مین اوسپر غالب ہے اسیطرح بیدار نہین ہوتا مگر اوسی حال پر جو نوم مین غالب تھا پس موت
نہین آتی کسی شخص کو مگر اوسی حال پر جسپر اوسنے زلیست کی ہے اور محشور نہین ہوتا مگر اوسی
حال پر جسپر اوسکو موت آئی ہے اور یہ بات یقینًا متحقق ہے کہ موت و بعث دو حالتین مین
احوال انسان سے جسطرح کہ نوم و یقظہ دو حالتین ہین منجملہ اوسکے احوال کے سو اسبات پر
اعتقاد قلب سے ایمان لانا چاہیئے اگر اہل اسکے مشاہدہ کا بعین الیقین و نور بصیرت نہین ہے
اور انفاس و لحظات کی نگاہبانی کرنا چاہیئے اور طرفۃ العین اللہ سے غفلت نکرے کیونکہ
جبکہ یہہ سب کام کریگا تب بھی خطر عظیم مین ہے پھر اگر یہ کام نکرے گا تو اوسکا کیا ذکر ہے
غزالی رح کہتے ہین الناس کلھم ھلکی الا العالمون والعالمون کلھم
ھلکی الا العاملون والعاملون کلھم ھلکی الا المخلصون والمخلصون
علی خطر عظیم ۹

مومن شوق گنہگاری کب تک مان اپنے خدا کو باز آ بہر خدا	ای تیرہ درون سیاہ کاری کب تک ای دشمن دین بنو سے یاری کب تک

ف یہہ بات میسر نہین آتی ہے جب تک کہ دنیا سے قدر ضرورت پر قناعت نکرے
اور ضرورت یہی مطعم و ملبس و مسکن ہے باقی سب فضول ہے اور ضرورت مطعم کی اسیقدر ہے
کہ اقامت صلب و سد رمق کرے اسلیئے یہ چاہیئے کہ تناول طعام مثل تناول مضطر کارہ ہو اور زیادت رغبت
طعام مین زیادہ تر رغبت قضاء حاجت سے نہو اسلیئے کہ درمیان ادخال طعام کے بطن مین
اور اخراج طعام کی بطن سے کچھہ فرق نہین ہے یہ دونون امر جبلت مین ضروری ہین سو

در ضرورت از دنیا

جسطرح پر کرقضاء حاجت ہمت سے نہین ہوتی ہے کہ دل اوسمین مشغول ہو اسیطرح تناول طعام مین بھی چاہئیے کہ ہمت قلب سے نہو اور جبکہ ہمت دلکی وہ چیز ٹہیری جو تیرے پیٹ مین جاتی ہے تو اب تیری قیمت بہی وہ چیز ٹہیرے گی جو تیرے پیٹ سے نکلی ہے اور جبکہ قصد تیرا طعام سے قوت علی عبادۃ اللہ ہوگا جسطرح کہ قصد قضاء حاجت کا ہے تو اس قصد کی علامت تین امور مین ظاہر ہوتی ہے وقت طعام و قدر طعام و جنس طعام سو وقت کا اقل درجہ یہہ ہے کہ رات دنمین ایکبار کہائے صوم پر مواظبت کرے قدر کا مقدار یہہ ہے کہ ثلث بطن پر زیادہ نکرے جنس کا اندازہ یہ ہے کہ طالب اطعمۂ لذیذہ نہو بلکہ کیفما اتفق پر قناعت کرے پس اگر ان امور پر تجھکو قدرت حاصل ہو جائیگی اور مؤنت شہوات لذائذ کی تجسے ساقط ہو گی تو اب بعد اسکے تو ترک شبہات بھی کر سکتا ہے اور ممکن ہے کہ تو نہ کھائے مگر حلال اور حلال عزیز الوجود اور غیر وافی بجمیع شہوات ہوتا ہے رہا ملبس سو غرض تیری اوس سے دفع کرنا حر و برد کا اور ستر کرنا عورت کا ہے پس جو چیز تیرے سر سے دفع برد کرے اگرچہ ایک پیسے کی ٹوپی ہو تو طلب کرنا اوسکے سوا کا فضول ہے تیرا زمانہ اوسمین ضایع جائیگا اور ایک شغل دائم و عناء قائم اوسکی تحصیل مین لازم آئیگا کبھی کسب سے اور کبھی طمع سے حرام و شبہ مین اسی پر قیاس دافع حر و برد کا بدن سے کر لینا چاہئیے پس جس چیز سے کہ مقصود لباس حاصل ہوتا ہے اگر اوسپر اکتفا نہ کرے گا بسبب خساست و قدر و جنس کے تو پھر کوئی موقف و مرد واسطے اوسکے بعد اسکے نہین ہے بلکہ اون لوگون مین سے ہوگا جنکا پیٹ نہین بھرتی مگر مٹی ؏

یا قناعت پر کند یا خاک گور	گفت چشم تنگ دنیا دار را

یہی حال مسکن کا ہے کہ اگر اکتفا بمقصود کریگا تو آسمان کا سقف ہونا اور زمین کا مستقر ہونا کفایت کرتا ہے اگر گرمی سردی ستاوے تو مساجد مین جا پڑے اگر طالب مسکن ہوا تو سمجھو کہ اکثر عمر جو ایک عمدہ بضاعت تھی اسی کام مین صرف ہوگی پھر اگر گھر ہاتھ آیا اور اوسکی درستی دیوار حائل و سقف دافع امطار مین لگا تو ایک ایسے گڑھے مین جا گرا جس سے نکلنا بہت دور

نظر آتا ہے یہی حال ساری ضروریات کا ہے اگر اقتصار کریگا اللہ کی طرف سے فراغت پائیگا اور
تزود آخرت پر قدرت حاصل ہوگی خاتمہ بخیر کے لئے استعداد بہم پہونچے گی اور اگر حد ضرورت سے
تجاوز کیا تو اودیۂ امانی مین گر کر تشعب ہموم مین جا پڑیگا اللہ تعالی کو کچھ پروا نہوگی کہ کس
وادی مین ہلاک ہوا فاقبل ہذہ النصیحۃ ممن ھو احوج الی النصیحۃ منک

ف متسع تدبیر و تردد و احتیاط یہی عمر قصیر ہے جب اوسکو یوماً بیوم تسویف یا غفلت
مین رفع کیا تو یکایک بغیر وقت ارادہ مین اوچک لیا جائیگا پھر وہ حسرت و ندامت اوس سے
ہرگز جدا نہوگی سو اگر تجھکو قدرت ملازمت کی بسبب ضعف خوف کے اس نصیحت مین نہین ہے
اور جو حال خاتمہ کا ہمنے بیان کیا ہے وہ تیری تخویف کو کفایت نہین کرتا ہے تو اب ہم تجھکو احوال
خائفین سناتے ہین امید ہے کہ بعض قساوت تیرے دلکی دور ہو جائے کیونکہ یہہ بات تجھکو
متحقق ہے کہ عقل انبیا و اولیا علما کی اور علم و مرتبہ اونکا نزدیک اللہ کے کچھہ تیری عقل و
علم و مرتبہ سے کم نہین ہے اور جب نہین ہے تو اب تو باوجود کلال بصیرت و عمش عین قلب
کے اونکے احوال مین ذرا تامل کر کہ کس سبب سے وہ اتنے خائف تھے اور اونکا حزن و
بکا کیون اتنا لنبا چوڑا تھا یہانتک کہ بعض اونمین بیہوش ہو جاتے تھے اور بعض مدہوش اور
بعض ساقط اور بعض صاعق او ربعض مرکر گر پڑے اور تعجب نہین ہے کہ تیرے دلمین اسکا
اثر نہو کیونکہ دل اہل غفلت کے مثل پتھر کے یا پتھر سے بھی زیادہ تر سخت ہوتے ہین وان
من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہا الماء وان منہا
لما یھبط من خشیۃ اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون۔

باب بیان مین احوال خائفین کے

عائشہ نے کہا ہے کہ جب ہوا متغیر ہوتی اور باد تند چلتی تو حضرت صلعم کا چہرۂ مبارک متغیر ہو جاتا
کھڑے ہو جاتے حجرہ مین چلتے پھرتے باہر جاتے اندر آتے یہ سب خوف سے عذاب خدا کے تھا

ایک بار آیہ سورہ واقعہ پڑہی بیہوش ہو گئے اللہ نے کہا ہے وخر موسی صعقا ایک بار صورت جبرئیل علیہ السلام کی ابطح مین دیکھی بیہوش ہو گئے جب نماز مین داخل ہوتے سینہ مبارک سے مثل جوش دیگ کے آواز آتی فرماتے تھے میرے پاس جب کبھی جبرئیل آئے ڈر سے جبار کے کانپتے آئے جب ابلیس پر خدا کا غصہ ہوا جبرئیل و میکائیل رونے لگے اللہ نے وحی کی کہ تم کیون ایسے روتے ہو کہا ای رب ہم تیرے مکر سے امن مین نہین ہین فرمایا یہی چاہیئے تو میرے مکر سے امن مین مت رہ محمد بن منکدر کہتے ہین جب آگ پیدا کیگئی دل فرشتون کے اپنی جگہہ سے اوڑ گئے جب بنی آدم پیدا ہوئے تب دل اونکا ٹھکانے ہوا انس کہتے ہین حضرت نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ مین میکائیل کو ہنستے نہین دیکھتا کہا جب سے نار پیدا ہوئی ہے وہ نہین ہنسے کہتے ہین اللہ کے ایسے فرشتے بھی ہین جو زمانہ خلقت نار سے ابتک نہین ہنسے اس ڈر سے کہ کہین اللہ اونپر غضب فرماکر آگ مین عذاب نکرے ابوالدرداء نے کہا آواز قلب ابراہیم علیہ السلام کی جبکہ نماز کو کھڑے ہوتے ایک میل تک سنائی دیتی اللہ کے ڈر سے مجاہد نے کہا داؤد علیہ السلام اتنا روئے کہ اونکے آنسوؤن سے زمین مین گھاس اوگی غزالی رح نے اس مقام پر حکایات و روایات بکاء داؤد و یحیی بن زکریا و مسیح علیہم السلام لکھی ہین اور ذکر اونکے خوف کا رب العالمین سے کیا ہے پھر کہا ہے فھذہ احوال الانبیاء فدونک والتاسی فیھا فانھم اعرف خلق اللہ باللہ وصفاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل **ف** غزالی نے احوال شدت خوف صحابہ و تابعین و سلف صالحین مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے ایک طائر کو دیکھکر کہا لیتنی مثلک یا طائر ولم اخلق بشرا ابوذر کہتے تھے وددت لو انی شجرۃ تعضد یہی بات طلحہ نے بھی کہی تھی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے وددت انی اذا مت لم ابعث عائشہ نے کہا وددت انی کنت نسیا منسیا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آیت قرآن پاک کی سنتے مارے ڈر کے بیہوش ہو جاتے لوگ کئی دن تک عیادت کرتے ایک دن ایک تنکا زمین پر

سے اوٹھاکر کہا یالیتنی کنت ھذہ التبنۃ یالیتنی لم اک شیئا مذکورا یالیتنی
لم تلدنی امی حضرت عمرؓ کے رخسار پر آنسو بہنے سے دو خط سیاہ پڑ گئے تھے فرماتے تھے من
خاف اللہ لم یشف غیظہ ومن اتقی اللہ لم یصنع مایرید ولولا یوم القیامۃ لکان
غیر ماترون ایک دن عمرؓ نے سورۂ اذا الشمس کورت پڑہی جب اس آیت پر پہونچے
واذا الصحف نشرت بیہوش ہوکر گر پڑے ایک دن گذرا انکا گھر پر ایک انسان کے
ہوا وہ سورہ والطور پڑہ رہا تھا کھڑے ہوکر سننے لگے جب وہ اس آیت پر پہونچا ان عذاب
ربک لواقع حمار سے اوتر کر دیوار سے ٹیکا لگا کر دیر تک ٹھیرے رہے پھر گھر آکر ایک ماہ
تک بیمار رہے لوگ عیادت کو آتے تھے کسی نے نجانا کہ کیا بیماری ہے عمران بن حصین نے
کہا وددت ان اکون رمادا تنسفنی الریاح فی یوم عاصف ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا وددت انی کبش فیذبحنی اھلی فیاکلون لحمی ویحسون مرقی علی ابن حسینؓ جب
وضو کرتے رنگ چہرہ کا زرد ہوجاتا پوچھا کہ یہہ کیا حال ہے کہا اتدرون بین یدی من
ارید اقوم موسی بن مسعود کہتے ہیں ہم جب پاس ثوری کے بیٹھتے ایسا معلوم ہوتا کہ گویا
آگ نے ہمکو ہر طرف سے احاطہ کرلیا ہے کیونکہ اونکا خوف وجزع دیکھتے ایک دن قاری
نے یہہ آیت پڑہی ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق عبد الواحد بن زید بیہوش ہوگئے جب افاقہ
ہوا کہا وعزتک لاعصیتک جھدی ابدا فاعنی بتوفیقک علی طاعتک مسور
بن مخرمہ کا یہہ حال تھا کہ اونکو طاقت سماعت قرآن کی نہ تھی بشدت خوف سے جب اونکے سامنے
کوئی حرف یا آیت پڑہی جاتی ایک چیخ مارتے کئی دن تک عقل ٹھکانے نہوتی **حکایت**
ایک دن ایک شخص قوم خثعم کا آیا اوسنے یہ آیت پڑہی یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا
ونسوق المجرمین الی جھنم وردا کہا انا من المجرمین ولست من المتقین اعد
علی القول ایھا القاری اوسنے یہہ آیت پھر پڑہی ایک ایسی چیخ ماری کہ
لاحق باآخرت ہوگئی **حکایت** سامنے یحیی البکاء کے یہ آیت پڑہی گئی ولوتری اذ

وقفوا علی ربھم انہون نے ایک فریاد کی اور چار ماہ تک بیمار رہے اطراف بصرہ سے لوگ واسطے عیادت کے آتے تھے **حکایت** مالک بن دینار کہتے ہین ایک دن مین طواف کرتا تھا ایک جاریہ متعبدہ کو دیکھا کہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہتے تھے یارب کم شھوۃ ذھبت لذاتھا وبقیت تبعاتھا یارب اما کان لک ادب وعقوبۃ الا النار پھر صبح تک یہی کہتی تہی اور روتی رہی مین اپنے سر پر ہاتھ رکھکر چیخنے لگا اور کہتا تھا ثکلت مالکا امہ **حکایت** فضیل کو دن عرفہ کے دیکھا لوگ دعا کرتے تھے یہہ ایسے روتے تھے جیسے کوئی عورت پسر مردہ روتی ہے جب سورج ڈوبنے لگا اپنی ڈاڑہی پکڑکر اور آنکھہ طرف آسمان کے اوٹھاکر کہا واسوأتاہ منک وان غفرت پہر لوگون کے ساتھہ واپس آئے **حکایت** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حال خائفین کا پوچھا کہا قلوبھم بالخوف قرحۃ واعینھم باکیۃ یقولون کیف نفرح والموت من ورائنا والقبر امامنا والقیامۃ موعدنا وعلی جھنم طریقنا وبین یدی اللہ ربنا موقفنا **حکایت** حسن بصری کا گزر ایک جوان پر ہوا وہ مجلس مین بیٹھا ہوا ہنس رہا تھا اوس سے کہا ھل مررت بالصراط کہا نہین کہا فھل تدری الی الجنۃ تصیر ام الی النار کہا نہین کہا فما ھذا الضحک اوسدن سے پھر کسی شخص نے اوس جوان کو ہنستے نہ دیکھا **حکایت** حماد بن عبد ربہ جب بیٹھتے دونون قدم پر بیٹھتے کسی نے کہا اطمینان سے بیٹھو کہا تلک جلسۃ الامن وانا غیر امن اذعصیت اللہ تعالے عمر بن عبد العزیز کہتے تھے اللہ نے یہ غفلت دلومین اسلئے رکہی ہے کہ ڈر سے اللہ کے مرنجائین مالک بن دینار کہتے ہین مینے یہ ارادہ کیا ہے کہ جب مین مرون تو میرے پاؤن مین بیڑیان اور گلے مین طوق ڈالکر مجھکو سامنے میرے رب کے لیجائین جسطرح کہ کسی غلام گریختہ کو لیجاتے ہین ؎

آبروے خود بعصیان ریختہ	بردر آمد بندۂ بگریختہ

حاتم اصم نے کہا ہے تو دہوکا نہ کہا کسی موضع صالح کا کوئی مکان اصلح ترجنت سے نہین ہے اور آدم نے جو کچھہ اوسمین دیکہا سو دیکہا اور مغرور نہو کثرت عبادت پر ابلیس پر بعد طول تعبد کے جو گزرا سو گزرا اور فریب نکہا کثرت علم پر بلعام اسم اعظم جانتا تھا جو کچھہ اوسکو پیش آیا سو آیا مغتر نہو رویت صالحین پر کوئی شخص اکبر المنزلۃ تر نزدیک اللہ کے مصطفے صلعم سے نہین ہے حالانکہ اونکے اقارب و اعداء اونکے لقاء سے منتفع نہوئے ؏

ہر کہ او روی بہ بہبود نداشت		دیدن روی نبی سود نداشت	

سری سقطی رح فرماتے تہے مین ہر دن کئی بار اپنی ناک کی طرف نظر کرتا ہون اس ڈر سے کہ کہین میرا منہ کالا نہو گیا ہو ابو حفص کہتے ہین چالیس برس سے مجھے اپنے حقمین یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالی میری طرف غصے و خفگی سے نظر کرتا ہے میرے اعمال اسپر دلالت کرتے ہین ابن المبارک نے ایک دن نکلکر اپنے اصحاب سے کہا آجکی رات مینے اللہ پر بڑی جرأت کی کہ اوس سے سوال جنت کا کیا **حکایت** محمد بن کعب قرظی کی مان نے انسے کہا ای بیٹے مین تجھکو صغر و کبر مین طیب دیکھتی ہون کیا تجھسے کوئی نئی بات ہو گئی ہے جو تو رات دن ڈرتا رہتا ہے کہا اے مان کس چیز نے مجھے اس بات سے مامون کر دیا ہے کہ اللہ نے مجھکو بعض ذنوب پر دیکہا ہو اور مجھے ممقوت ٹھیرا کر کہا ہو وعزتی وجلالی لاغفرت لک فضیل کہتے تھے مجھکو نہ کسی نبی مرسل پر رشک آتا ہے نہ کسی ملک مقرب پر نہ کسی عبد صالح پر کیا یہ معائنہ قیامت کا نکرینگے مجھکو تو اوس شخص پر رشک آتا ہے جو پیدا نہین ہوا **حکایت** ایک جوان انصاری کے دلمین خوف نار کا گھسگیا یہانتک کہ وہ گھر مین محبوس ہو کر رہگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور اوسکو گلے لگایا وہ مر کر گر پڑا فرمایا تجہیز کرو اپنے صاحب کی آگ کے ڈر نے اسکا جگر ریزہ ریزہ کر دیا ابن ابی میسرہ جب رات کو فرش پر سوتے کہتے یالیت امی لم تلدنی مان نے کہا ای میسرہ اللہ نے تیرے ساتھہ احسان کیا کہ تجھکو طرف اسلام کے راہ دکہائی کہا سچ ہے لکن اللہ نے ہمسے بیان کیا ہے کہ

ہمارا او رو د آگ پر ہو گا اور یہ نہین بیان کیا کہ ہمارا صدور کبھی اوس سے ہو گا یا نہین
حکایت فرقد سنجی سے کسی نے کہا عجیب تربات جو بنی اسرائیل سے تمکو پہنچی ہو
بیان کرو کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ بیت المقدس مین پانسو عورتین کواری داخل
ہوئین اونکا لباس کمل وٹاٹ تھا چرچا اللہ کے ثواب وعقاب کا نکالا پھر سب کی سب
ایک دمین مر گئین عطا سلمی منجملہ اہل خوف کے تھے کبھی اللہ سے سوال جنت کا نکرتے ہی
سوال عفو کا کیا کرتے ہ

کریما ببخشای برحال ما	کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مرض مین اونسے کہا کسی چیز کو جی چاہتا ہے کہا خوف جہنم نے میرے دلمین کسی چیز کی خواہش
باقی نہین چھوڑی کبھی کسی شب اپنے بدن پر ہاتھ پھیرتے اس ڈر سے کہ کہین مسخ نہو گیا ہو
جب آندہی چلتی یا بجلی چمکتی یا غلہ گران ہو جاتا کہتے انکو یہہ ساری بلا میرے سبب سے پہونچی
ہے اگر عطا مر جائے تو لوگ استراحت مین ہو جائین **حکایت** صالح مری کہتے ہین
میرے سامنے ایک متعبد نے یہ آیت پڑہی یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یا
لیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسولا وہ بیہوش ہو گیا پھر افاقہ مین آکر کہا ای صالح اور پڑہو مین
غم پاتا ہون مینے یہ آیت پڑہی کلما ارادوا ان یخرجوا منہا اعیدوا فیہا وہ مر کر
رہگیا **حکایت** زرارہ بن ابی اوفی نے لوگون کو نماز صبح پڑہائی جب اس آیت
پر پہونچے فاذا نقر فی الناقور بیہوش ہو کر گر پڑے دیکہا تو انتقال ہو گیا تھا **حکایت**
یزید رقاشی پاس عمر بن عبد العزیز کے آئے انہون نے کہا ای یزید مجھے کچھ وعظ کرو کہا
ای امیر المومنین انک لست اول خلیفۃ تموت یہ روئے پھر کہا کچھ اور کہو کہا لیس
بینک وبین آدم اب الا میت پھر روئے کہا اور زیادہ کرو کہا لیس بینک وبین الجنۃ
والنار منزل عمر بیہوش ہو گئے **حکایت** میمون بن مہران کہتے ہین جب
یہ آیت اوتری وان جھنم لموعدھم اجمعین سلمان فارسی چلا کر

اپنا ہاتھہ سر پر رکھہ کر بھاگے تین دن تک ہاتھہ نہ آئے **حکایت** داؤد طائی نے ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے بیٹے کی قبر پر رو کر کہتی تھی یا ابناہ لیت شعری ای خدیک بدأ به الدود یعنی مین نہین جانتی کہ کس رخسار تیرے کو کیڑے نے پہلے کھایا داؤد بیہوش ہوکر گر پڑے **حکایت** سفیان ثوری جب بیمار پڑے انکا قارورہ طبیب کو دکھایا اوسنے کہا اس شخص کا جگر خوف سے ٹکڑے ہو گیا ہے پھر آکر نبض دیکھی کہا ما علمت ان فی الملة الحنیفیة مثله **حکایت** امام احمد بن حنبل کہتے ہین مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھپر ایک دروازہ خوف کا مفتوح فرما جب مفتوح ہوا تو مین اپنی عقل پر ڈرا مینے عرض کیا یا رب علی قدر ما اطیق تب میرا دل تھما **حکایت** عنبری کہتے ہین اصحاب حدیث دروازہ پر فضیل بن عیاض کے جمع ہوئے فضیل نے ایک روزن سے جھانکا روتے تھے ڈاڑھی ہلتے تھے کہا علیکم بالقران علیکم بالصلوۃ ویحکم لیس ھذا زمان حدیث انما ھذا زمان بکاء وتضرع واستکانة ودعاء کدعاء الغریق انما ھذا زمان احفظ لسانک واخف مکانک وعالج قلبک وخذ ما تعرف ودع ما تنکر **حکایت** ایک دن فضیل چلے جاتے تھے کسی نے پوچھا کدہر جاتے ہو کہا مین نہین جانتا خوف سے آشفتہ حال ہو کر چلے جاتے تھے **حکایت** ذر بن عمر نے اپنے باپ سے کہا متکلمین کا کیا حال ہے کہ کلام کرتے ہین اور کوئی شخص نہین روتا اور جب تم کلام کرتے ہو تو ہر طرف سے آواز رونے کی آتی ہے کہا یا بنی لیست النائحة الثکلی کالنائحه المستاجرة **حکایت** ایک قوم نزدیک ایک عابد کے کھڑی ہوئی وہ عابد روتا تھا کہا ما الذی یبکیک یرحمک اللہ کہا قرحة یجدھا الخائفون فی قلوبھم کہا وہ کیا قرحہ ہی کہا روعة النداء بالعرض علی اللہ عزوجل خواص رح روتے اور اپنی مناجات مین کہتے قد کبرت وضعف جسمی عن خدمتک فاعتقنی

رسمی ست کہ مالکان تحریر	آزاد کنند بندۂ پیر

حکایت صالح مری کہتے ہین ایک بار ابن السماک ہمارے پاس آئے کہا ہمکو کچہہ عجائب اپنے عباد سکے دکہاؤ مین اونکو پاس ایک شخص کے لیگیا وہ اپنی جہوپڑے مین تھا ہمنے اذن چاہا وہ ٹوکرہ بنا رہا تھا مینے یہ آیت اوسپر پڑہی اذالاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون اوسنے ایک چیخ ماری بیہوش ہوگیا ہم اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ کر باہر نکلے ایک دوسرے آدمی کے پاس جاکر یہی آیت اوسکو سنائی وہ بہی چیخ مار کر بیہوش ہوگیا ہم مع استاذ پاس تیسرے شخص کے آئے اوسنے کہا تم آؤ اگر مجہکو میرے رب سے مشغول نکرو مینے اوسپر یہ آیت پڑہی ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید اوسنے چیخ ماری اور اوسکی ناک سے خون بہنے لگا وہ اپنے خون مین اتنا لوٹا کہ خشک ہوگیا اوسکو اوسکے حال پر چھوڑ کر باہر نکلے غرضکہ چہہ آدمیون پر استاذ کو پھرایا ہر ایک کو بیہوش چھوڑ کر باہر آتے تھے جب نزدیک ساتوین آدمی کے گئے اذن چاہا جھوپڑی کے اندر سے ایک عورت نے کہا آؤ اندر گئے تو ایک شیخ فانی کو مصلے پر بیٹھے ہوئے دیکہا اوسکو سلام کیا اوسکو ہمارے سلام کی خبر بہی نہوئی مینے بلند آواز سے کہا الا ان للخلق غدا مقاما شیخ نے کہا بین یدی من ویلک پھر مُنہ کھول کر آنکھین پہاڑ کر ضعیف آواز سے اوہ اوہ کرنے لگا یہانتک کہ آواز منقطع ہوگئی اوسکی عورت نے کہا اب تم جاؤ اس سے تمکو اسدم کچہہ فائدہ نہوگا ہم چلے آئے بعد اسکے حال قوم کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ تین شخصونکو افاقہ ہوا اور تین لاحق باللہ ہوگئے اور شیخ تین دن تک متحیر رہا نماز فرض کبھی ادا نہوئی تین دن بعد اوسکو عقل آئی **ف** یزید بن اسود ابدال تھے انہون نے حلف کیا تہا کہ کبہی نہ ہنسینگے اور نہ لیٹ کر سوئینگے اور نہ کبہی روغن کہائینگے چنانچہ مرتے دم تک کسینے اونکو یہ کام کرتے ندیکہا **حکایت** حجاج نے سعید بن جبیر سے کہا ہمنے سُنا ہے کہ تم کبہی ہنستے نہین ہو کہا کیف اضحک وجھنم

قد سعرت والاغلال قد نصبت والزبانیة قد اعدت **حکایت** ایک شخص نے حسن بصری سے کہا کیف اصبحت کہا بخیر کہا کیف حالک انہون نے مسکرا کہا تو مجھسے سوال میرے حال کا کرتا ہے مین تجھسے پوچھتا ہون تیرا گمان حقمین اون لوگون کے کیا ہے جو ایک کشتی پر سوار ہوئے ہین جب وسط دریا مین پہونچے کشتی ٹوٹ گئی ہر انسان ایک لکڑی سے لٹک گیا سو اونکا حال کیا ہوگا کہا یہ سخت حال ہے کہا میرا حال انسے بھی زیادہ سخت ہے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ	باز میگوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

حکایت عمر بن عبد العزیز کے پاس اونکی کنیز آئی سلام کیا پھر اپنے گھر کی مسجد مین دو رکعت نماز پڑھکر سو گئے یکایک چونک اوٹھی کہا ای امیر المومنین مینے عجیب ماجرا دیکھا کہا وہ کیا ہے کہا نار کو دیکھا کہ اپنے اہل پر چیخ رہی ہے پھر صراط کو لاکر پشت نار پر رکھا انہون نے کہا ھیہ یعنی پھر کیا ہوا کہا اسکے بعد عبد الملک بن مروان کو لائے اونکو صراط پر چڑہایا کچھ دیر نہ لگی تہا کہ وہ پل ٹوٹ گیا وہ جہنم مین گر پڑے عمر نے کہا ھیہ یعنی پھر کیا ہوا کہا پھر ولید بن عبد الملک کو لائے اونکو صراط پر چڑہایا ذرا دیر نہوئی کہ پل ٹوٹگیا وہ بہی جہنم مین جا گرے کہا ھیہ کہا پھر سلیمان بن عبد الملک کو لائے کچھہ دیر نہ ہوئی کہ صراط اولٹ گئی وہ بہی نیچے جا گرے کہا ھیہ کہا پھر واللہ ای امیر المومنین تمکو لائے یہ سنتے ہی انہون نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے اوسنے اوٹھکر اونکے کان مین کہنا شروع کیا یا امیر المومنین انی رأیتک واللہ قد نجوت یعنی مینے تمکو دیکھا کہ واللہ تمنے نجات پائی یہ کنیز باربار یہی کہتی تھی اور وہ چیخ کر پاؤن مارتے تھے **حکایت** اویس قرنی حاضر مجلس وعظ ہوتے واعظ جب ذکر نار کا کرتا تو یہ فریاد کرنے لگتے پھر اوٹھکر چلدیتے لوگ انکے پیچھے لگتے کہتے یہ بڑی دیوانہ پاگل ہے معاذ بن جبل کہتے تھے مومن کا دہڑکا نہین جاتا جب تک کہ جسد جہنم کو پس پشت نچھوڑے **حکایت** طاؤس جب بستر پر جاکر پڑتے تڑپتے رہتے پھر اوٹھکر مستقبل قبلہ ہوتے

صبح تک کہتے طیّر ذکر جہنم نوم الخائفین یعنی جہنم کی یاد خواب اہل خوف کو اوڑا
لیگئی حسن بصری نے کہا ایک شخص بعد ہزار برس کے آگ سے باہر نکلیگا کاش وہ آدمی مین
ہی ہوتا یہ بات اونہون نے ڈر سے خلود و سوء خاتمہ کے کہی تہی وہ چالیس برس تک
نہ ہنسے جو کوئی اونکو بیٹہے دیکہتا گمان کرتا کہ کسی قیدی کو لائے ہین کہ اوسکی گردن ماری جاے
جب بات کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آخرت کا معائنہ کر رہے ہین اور خبر اوسکی مشاہدہ
سے دے رہے ہین جب خاموش ہوتے یہ معلوم ہوتا کہ گویا جہنم انہین کی آنکہون کے سامنے
سلگائی جاتی ہے انکو جب بابتہ اس حزن وخوف کے عتاب کیا تو جوابدیا ما یؤمننی ان یکون
اللہ تعالی قد اطلع علی بعض ما یکرہ فمقتنی فقال اذہب فلا غفرت لک فانا
اعمل فی غیر معتمل **حکایت** ابن السماک کہتے ہین ایک دن مینے مجلس مین
وعظ کہا ایک جوان نے قوم مین سے کہا ای ابا العباس تمنے آج ایک ایسا کلمہ وعظ کا کہا
ہے کہ اگر مین سوا اوسکے اور کچہہ نہ سنون تو مجہے کچہہ پروا نہین ہے مینے کہا رحمک اللہ وہ
کونسا کلمہ ہے کہا یہ کلمہ لقد قطع قلوب الخائفین طول الخلود اما فی الجنۃ او فی النار
پہر وہ یہ کہکر غائب ہوگیا مینے اوسکو دوسری مجلس مین تلاش کیا نہ پایا حال دریافت کیا کہا
بیمار ہے مین اوسکی عیادت کو گیا مینے کہا ای بہائی تیرا یہ کیا حال ہے کہا یہ حال اوسی کلمہ
نے کیا ہے پہر مر گیا مینے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا یا اخی ما فعل اللہ بک کہا غفر لی و
رحمنی وادخلنی الجنۃ مینے کہا یہ مغفرت کس بات پر ہوئی کہا اوسی کلمہ کے سبب سے غزالی رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین یہ حال ہے متفاوت انبیاء اولیا علما صالحین کا ہم بہ نسبت اونکے احق تر و
لایق تر ہین ساتہہ خوف کے لیکن یہ خوف کچہہ کثرت ذنوب سے نہین ہوتا ہے بلکہ صفاء قلوب
وکمال معرفت سے ورنہ ہمارا امن کچہہ قلت ذنوب وکثرت طاعات سے نہین ہے بلکہ ہمکو تو
ہماری شہوات کہینچے پہرتی ہین ہماری بدبختی ہمپر غالب ہے ہمکو ملاحظہ احوال ہمارے سے
ہماری قسوت وغفلت نے روکدیا ہے نہ قرب رحیل سے کچہہ تنبیہہ ہمکو ہوتی ہے اور نہ کثرت

ذنوب سے کوئی حرکت پیدا ہوتی ہے اور نہ مشاہدہ احوال خائفین سے کچھہ خوف ہمکو لاحق
ہوتا ہے اور نہ خطرۂ خاتمہ ہمکو کچھہ جنبش دیتا ہے ہم اللہ سے سائل ہین کہ اپنے فضل وجود
سے تدارک ہمارے احوال کا کرے ہماری اصلاح فرمائے اگر تحریک لسان بمجرد سوال
بغیر استعداد کے کچھہ بکار آمد ہوسکتی ہو **ف** عجائب بات یہ ہے کہ ہم جب ارادہ مال دنیا
کا کرتے ہین توزریع وغرس وتجارت ورکوب بحار وبراری وغیرہ اخطار رمین پڑتے ہین اور
جبکہ طالب تربہ علم ہوتے ہین تو تفقہ کرتے ہین حفظ وتکرار علم مین تعب اوٹھاتے ہین راتونکو
جاگتے ہین طلب رزق مین کوشش کرتے ہین اللہ کی ضمان پر وثوق نہین رکھتے نہ
اپنی گہرون مین بیٹہہ رہتے ہین بلکہ کہتے ہین اللھم ارزقنا پھر جبکہ ہماری آنکھین طرف
ملک دائم مقیم کے اوٹھتی ہین توہم فقط اسقدر زبان سے کہنے پر قناعت کرتے ہین کہ
اللھم اغفرلنا وارحمنا حالانکہ جس سے ہمکو امید لگی ہے اور اوسی سے ساری عزت ہماری
ہے وہ ہمکو پکار کر فرمارہا ہے وان لیس للانسان الا ماسعی ولا یغرنکم باللہ
الغرور ویاایھا الانسان ماغرك بربك الکریم یہہ سب کچھہ ہے مگر ہمکو تنبیہہ نہین
ہوتی اور نہ ہم بیابان غرور سے باہر نکلتے ہین اور نہ امانی وآمال کو چھوڑتے ہین فما
ھذہ الا محنۃ ھائلۃ ان لم یتفضل اللہ علینا بتوبۃ نصوح یتدارکنا بھا
ویجبرنا ہمارا سوال اللہ سے یہ ہے کہ ہماری توبہ قبول کرے بلکہ ہمارے سرائر قلوب کو
مشتاق توبہ کا بنائے اور اس حرکت زبان کو بسوال توبہ غایت حظ ہمارا نہ ٹھیرائے کہ ہم
اون لوگو نمین ہوجائین جو کہتے ہین اور کرتے نہین اور سنتے ہین اور مانتے نہین ہم جب وعظ
سنتے ہین روتے ہین اور جب وقت عمل کا آتا ہے تو برخلاف سماع کے عصیان کرتے ہین
اس سے بڑھکر اور کیا علامت خذلان وخسران کی ہوگی فنسأل اللہ تعالی ان یمن علینا
بالتوفیق والرشد بمنہ وکرمہ وفضلہ **ف** غزالی رح فرماتے ہین ہم حکایت
احوال خائفین سے اسیقدر پر اقتصار کرتے ہین کیونکہ قلیل اسکا اگر قلب قابل کو پائیگا تو

کفایت کریگا اور کثیر اسکا اگر قلب غافل پر ڈالا جائیگا تو بھی کچھہ مغنی نہوگا پھر کہا کہ اوس
راہب نے سچ کہا ہے جس سے عیسیٰ بن مالک خولانی رح نے حکایت کی ہے کہ اونہون نے اوسکو
باب بیت المقدس پر بہیئت محزون شدت ولہ سے کہڑا دیکہا کثرت بکا سے اوسکا آنسو
نہ تھمتا تھا یہ کہتے ہین مجھکو اوسکی منظر سے ہول ہوا مینے کہا ای راہب تو مجھکو کچھہ وصیت کر
کہ مین اوسکو یاد رکھون کہا ای برادر مین تجھکو کیا وصیت کرون اگر تجھسے یہہ بن سکے کہ
تو بمنزلہ اوس شخص کے ہو جائے جسکو سباع و ہوام نے متوحش کر دیا ہے وہ خائف حذر ہے
ڈرتا ہے کہ اگر غفلت ہوئی تو درندے اوسکو پھاڑ کہائینگے اور جو سہو ہوا تو کیڑے مکوڑے
اوسکو نوچ کہائینگے وہ مذعور القلب وجل ہے فہو فی المخافۃ لیلہ وان امن المغترون
و فی الحزن نہارہ وان فرح البطالون پھر پشت پہیر کر جانے لگا مینے کہا کچھہ اور بھی
زیادہ کر شاید مجھکو نفع کرے کہا الظمان یجزیہ من الماء ایسرہ سو اوس راہب نے سچ
کہا کیونکہ صاف دل کو ادنی مخافت حرکت دیتی ہے اور قلب جامد کو سارے مواعظ اثر نہین
کرتے اور یہ کہنا اوسکا کہ سباع و ہوام نے متوحش کر دیا ہے کچھہ بطور تقدیر و فرض کے
نہین ہے بلکہ ایک امر محقق ہے تو اگر اپنے باطن کو نور بصیرت سے مشاہدہ کرے گا تو اوسکو
اصناف سباع و انواع ہوام سے بہیسے غضب شہوت حقد حسد کبر و عجب و ریا وغیرہا ہے
مشحون پائیگا یہی ہمیشہ تجھکو پھاڑے کہاتے نوچتے کھسوٹتے رہتے ہین اگر ایک لحظہ غفلت
ہوجاتی ہے لکن جو کہ تو اونکے مشاہدہ سے محجوب العین ہے اسلیے جب کشف غطا ہو کر تو
قبر مین رکہا جائیگا اوسدم تجھکو انکا معائنہ ہوگا اور یہ سب آفات ایک صورت و شکل موافق معانی
کے پکڑینگے تو اپنی آنکھونسے ان عقارب و حیات کو دیکھیگا یہ ہر طرف سے قبر مین تیرا حدقہ ہو جاوینگے یہ صفات
تیری اس آن مین حاضر ہین انکی صورت تجہپر منکشف ہوگئی اگر تو انکا قتل کرنا اور مقہور کرنا چاہتا
ہے اور موت سے پہلے اسپر قدرت رکہتا ہے تو پھر دیر کیا ہے بسم اللہ کر ورنہ نفس کو انکے نوچنے
کھسوٹنے چیرنے پھاڑنے ڈسنے پر صمیم قلب سے توطین کر ظاہر بشرہ کا یہان کیا ذکر ہے والسلام انتہی کلام الغزالی رح منتقطا

خاتمہ

قشیری رح نے رسالہ مین اپنی سند سے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
لایدخل النار من بکا من خشیۃ اللہ تعالی حتی یلج اللبن فی الضرع الحدیث
پھر کہا ہے کہ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے کہ مبادا کوئی مکروہ نازل ہو یا کوئی محبوب فوت ہو
اور جو چیز فی الحال موجود ہے خوف کو اوس سے کچھہ تعلق نہین ہوتا ہے اور اللہ سے
اسبات کا خوف رہتا ہے کہ دنیا یا آخرت مین عقاب کرے سو اللہ نے بندون پر فرض کیا ہے
کہ وہ اللہ سے ڈرین قال تعالی وخافون ان کنتم مومنین وقال تعالی
وایای فارھبون اور مومنین کی مدح کی ہے ڈرنے پر فرمایا ہے یخافون ربھم من فوقھم
استاذ ابو علی دقاق کہتے تھے خوف کے مراتب ہین خوف وخشیت وہیبت سو خوف شرط
وقضیۂ ایمان ہے قال تعالی وخافون ان کنتم مومنین اور خشیت شرط علم ہے
قال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور ہیبت شرط معرفت ہے قال تعالی
ویحذرکم اللہ نفسہ مین کہتا ہون چوتھی چیز رہبت ہے اسکے ساتھہ سب لوگ مخاطب
ہین لقولہ تعالی وایای فارھبون پانچوین چیز تقوی ہے اسکے مخاطب اولی الالباب
ہین لقولہ تعالی فاتقون یا اولی الالباب ابو حفص نے کہا ہے الخوف سوط اللہ
یقوم بہ الشاردین عن بابہ ابو القاسم حکیم نے کہا ہے خوف دو قسم ہے رہبت وخشیت
سو صاحب رہبت ملتجی الی الھرب ہوتا ہے اور صاحب خشیت ملتجی الی الرب ہوتا ہے
دوسرا قول ابو حفص کا یہ ہے کہ الخوف سراج القلب بہ یبصر ما فیہ من الخیر والشر
ابو علی دقاق کہتے ہین خوف یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو عسی وسوف سے نہ بھلائے ابو عمرو دمشقی
نے کہا ہے الخائف من یخاف من نفسہ اکثر مما یخاف من الشیطان ابن الجلال نے
کہا الخائف من تامنہ المخوفات بعض اہل علم نے کہا ہے کہ خائف وہ نہین ہے جو کہ

روتا اور آنسو پوچھتا ہے خائف وہ ہے جو اوس چیز کو ترک کرتا ہے جسپر عذاب ہونیسے ڈرتا ہے **حکایت** کسینے فضیل سے کہا تہا کیا بات ہی کہ ہم خائفین کو نہین دیکھتے ہین کہا اگر تم خائف ہوتے تو خائفین کو دیکھتے خائف کو خائفین ہی دیکھا کرتے ہین ثکلی وہی ہے جو ثکلی کو دوست رکھتی ہی یحیی بن معاذ نے کہا ہی مسکین ابن آدم لوخاف من النار کما یخاف من الفقر لدخل الجنة شاہ کرمانی کہتے ہین علامت خوف کی حزن دائم ہے ابو القاسم حکیم نے کہا ہے جو شخص کسی شے سے ڈرتا ہے اوس سے بہاگتا ہے اور جو شخص الله سے ڈرتا ہے وہ الله کیطرف بہاگ کر آتا ہے ع ہم در تو گریزیم اگر بزم **حکایت** ذوالنون مصری سے پوچھا بندہ پر رستہ خوف کا کب سہل ہوتا ہے کہا جبکہ اپنے نفس کو بمنزلہ سقیم کے ٹہیرائے ہر شئے سے پرہیز کرے ڈر سے طول سقام کے بشر حافی نے کہا خوف ایک بادشاہ ہے ساکن نہین ہوتا مگر دلمین متقی کے ابو عثمان حیری نے کہا عیب خائف کا اوسکے خوف مین یہ ہے کہ سکون الی الخوف کرے اسلیئے کہ یہ ایک امر خفی ہے واسطی نے کہا خوف ایک حجاب ہے درمیان بندہ و رب کے اس لفظ مین اشکال ہے معنی اس لفظ کے یہ ہین کہ خائف متطلع ہے دوسرے وقت کا اور ابنا ء وقت کے لیئے تطلع مستقبل مین نہین ہوتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ثوری کہتے تہے الخائف یهرب من ربه الی ربه بعض نے کہا علامت خوف کی تحیر ہے باب غیب پر ع دل بدست دگری دادن و حیران ماندن جنید سے پوچھا تہا خوف کیا ہے کہا توقع ہے عقوبت کے ہمراہ مجاری انفاس کے ابو سلیمان دارانی نے کہا ہے ما فارق الخوف قلبا الا خرب ابو عثمان کہتے تہے صدق خوف ورع ہے آثام سے ظاہراً و باطناً ذوالنون نے کہا ہے لوگ طریق پر ہین جب تک کہ اونسے خوف زائل نہین ہوا ہے جب خوف جاتا رہیگا راہ سے گمراہ ہو جائینگے حاتم اصم نے کہا ہے ہر شئے کی ایک زینت ہوتی ہے عبادت کی زینت خوف ہے علامت خوف کی قصر امل ہے **حکایت** ایک شخص نے بشر حافی سے کہا مین دیکھتا ہون کہ تم موت سے ڈرتے ہو کہا قدوم علی الله عزوجل شدید ہی **حکایت** اُستاد ابو علی دقاق کہتے ہین مین پاس امام ابو بکر بن فورک کے گیا عیادت

کرنیکو مجھے دیکھکر رونے لگے مینے کہا اللہ تمکو عافیت وشفا بخشیگا کہا لن ترانی اخاف
من الموت انما اخاف مما وراء الموت ابن المبارک نے کہا الذی یھیج الخوف
حتی یسکن فی القلب دوام المراقبۃ فی السر والعلانیۃ ابراہیم بن شیبان کہتے ہین
خوف جب دلمین ٹھیر جاتا ہے تو مواضع شہوات کو جلا دیتا ہے اور رغبت دنیا کو دل کے اندر
سے بھگا دیتا ہے بعض نے کہا خوف قوت علم ہے ساتھہ مجاری احکام کے کسی نے کہا خوف
حرکت ہے دل کی جلال رب سے آبو سلیمان دارانی کہتے ہین دل کو چاہیئے کہ غالب نہو
اوسپر بجز خوف کیونکہ جب دلپر غلبہ رجا کا ہوگا تو دل بگڑ جائیگا پھر کہا بالخوف ارتفعوا فان
ضیعوہ نزلوا واسطی نے کہا خوف و رجا دو باگین ہین نفوس پر تاکہ طرف رعونات کے نجائے
جب حق سرائر پر ظاہر ہوتا ہے تو اونمین فضلہ رجا و خوف باقی نہین رہتا حسین بن منصور
نے کہا ہے جو کوئی خائف ہوا کسی شئے سے سوا اللہ کے یا راجی ہوا تو اوسپر ہر شئے کے دروازے
بند ہو جاتے ہین مخافت مسلط ہو جاتی ہے ستر حجاب پڑ جاتے ہین جنمین ایسر تر حجاب شک ہے
موجب شدت خوف کا فکر کرنا ہے عواقب امور مین اور ڈرنا ہے تغیر احوال سے قال تعالی
وبدا لھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون وقال تعالی قل ھل ننبئکم بالاخسرین
اعمالا الخ فکم من مغبوط فی احوالہ انعکست علیہ الحال بمقارفۃ قبیح الاحوال
فبدل بالانس وحشۃ وبالحضور غیبۃ **حکایت** منصور بن خلف مغربی نے
کہا ہے دو آدمی مصاحب یکدیگر تھے ارادہ مین ایک زمانہ دراز تک پھر ایک اپنے یار کو
چھوڑکر مسافر ہوا مدت گزری اوسکا حال معلوم نہوا یہ دوسرا شخص لشکر روم مین غزا کرنیکو
گیا تھا کہ اتنے مین ایک آدمی اودہر کا لشکر مسلمین پر منہ چھپائے ہوئے ہتھیار لگائے ہوئے
نکلکر آیا مبارزہ طلب کیا اودہر سے ابطال مسلمین نکلے اوس رومی نے ایک کو مارا پھر دوسرے
کو پھر تیسرے کو پھر یہ صوفی اوسکے مقابلہ مین گیا اوس رومی نے اپنا منہ کھولدیا اسنے
دیکھا تو وہی شخص یار اوسکا تھا جو ارادات وعبادت مین ہم صحبت اوسکا رہا تھا صوفی نے

کہا یہ کیا حال ہے اوسنے کہا کہ وہ شخص مرتد ہو کر مخالط قوم ہو گیا ہے اولاد ہو چکی ہے بہت سا
مال جمع کر لیا ہے صوفی نے کہا تو تو قران شریف کو کئی قراوتون مین پڑہتا تھا کہا اب مجھکو
ایک حرف بھی اوسکا یاد نہین ہے صوفی نے اوس سے کہا تو یہ کام مت کر اور رجوع لا
اوسنے کہا نہین قوم مین میرے لئے جاہ و مال ہے تو پھر جا ورنہ مین تجھکو بھی مار ڈالونگا
جسطرح کہ مینے انکو قتل کر ڈالا ہے صوفی نے کہا مجھے معلوم ہے کہ تو نے تین مسلمان مارے
ہین تجھپر کوئی عار اس الضات مین نہین ہے تو پہر جا مین تجھکو چھوڑے دیتا ہون وہ
پھر کہڑا ہوا صوفی نے اوسکا تعقب کیا اور زخمی کر کے مار ڈالا غرضکہ وہ شخص بعد اون
مجاہدات و مقاسات ریاضات کے دین نصرانیت پر مار اگیا عیاذًا باللہ من سوء الخاتمہ
حکایت کہتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام باہر نکلے اونکے ہمراہ ایک شخص صالح تھا ایک
اور آدمی خاطی بھی ہمراہ اونکے لگ لیا وہ بنی اسرائیل مین فاسق مشہور تھا وہ شکستہ خاطر
ہوکر اونسے الگ بیٹھا اور اللہ سے دعا مانگی اور کہا اللھم اغفرلی صالح نے کہا اللھم لا
تجمع غدا بینی و بین ذلك العاصی اوسپر اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ مینے
ان دونونکی دعا قبول کی اس صالح کو مردود کر دیا اور اس مجرم کو بخشدیا ذو النون کہتے
ہین مینے ایک دانشمند سے کہا تمکو مجنون کیون کہتے ہین کہا لما طال حبسی عنہ صرت مجنونا
لخوف فراقہ بعض نے کہا ہے ما رایت رجلا اعظم رجاء لھذہ الامۃ ولا
اشد خوفا علی نفسہ من ابن سیرین یعنی اپنی جان پر سب سے زیادہ ڈرتے اور
امت کے لئے سب سے بڑہکر امید رکھتے مطلب یہ ٹھیرا کہ سب کے ساتھ حسن ظن ہو اپنے
نفس پر خوف غالب رہے **حکایت** شبلی رح سے پوچھا تھا آفتاب وقت غروب
کے کیون زرد ہو جاتا ہے کہا اسلئے کہ اپنے مکان تمام سے معزول ہو جاتا ہے لہذا خوف
مقام سے زرد پڑ جاتا ہے اسیطرح مومن جب کہ خروج اوسکا دنیا سے قریب ہوتا ہے تو رنگ
اوسکا زرد پڑ جاتا ہے کیونکہ مقام سے ڈرتا ہے پھر جب سورج طلوع کرتا ہے تو چمکتا ہوا

نکلتا ہے اسیطرح مومن جب قبر سے اوٹھیگا منہ اوسکا چمکتا ہوگا انشاءالله تعالے
انتہی کلام القشیری رحمہ الله تعالیٰ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة
والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیائہ وآلہ وصحبہ اجمعین
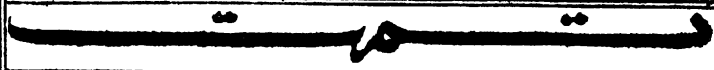
تمت

خاتمہ کتاب صدق اللجا ببیان الخوف والرجا

خدا در انتظار حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
محمد حامد حمد خدا بس	خدا مدح آفرین مصطفا بس

اما بعد خائفین غضب الٰہی کو مژدۂ خوشی سُناتا ہون مایوسین رحمت نامتناہی کی آس بندھاتا ہون کہ ان ایام فرخی انجام مین یہہ عجالۂ نافعہ مقالۂ ساطعہ جامع مطالب بیم وامید حاوی مضامین مسرت جدید واندوہ شدید تبیان احکام رب الارباب ترجمان ارشاد رسالتماب رہبر ورہنما مقبول ارباب صدق وصفا موسوم بہ صدق اللجا ببیان الخوف والرجا نتیجۂ تالیف وثمرۂ تصنیف عالیجناب مجمع محامد بے حساب حق پژوہ حق گزین ناشر علوم دین جان صدق وصفا آسمان زہد واتقا حامی سُنن رسالت پناہی ماحی بدعات غیر متناہی مرکز دائرۂ علم وہدایت مطفی نائرۂ جہل ضلالت شہریار مملکت سروری کارگزار عالم برتری مبدءجاہ و منتہائی جلال حضور پرنور مولانا وسیدنا سید **محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر** ادامہ الله بالعز والاقبال مطبع فیض مرجع مشہور انام مفید عام واقع فرخندہ بنیاد اکبرآباد مین بحسن ادارت خان سوالمکان محمد احمد خان صوفی کے طبع ہوکر ذریعۂ طمانینت دلہای مشتاق ہوا وسیلۂ ہدایت الفنس وآفاق ہو

فرخندہ دلبری کہ زمین قدوم او	ہم دل قرار گیرد وہم جان طرب کند

ایمان والو آؤ الایمان بین الخوف والرجا کے معنی سُن جاؤ اس رنگ کی کتاب کہین

اُس ڈھنگ کی تحقیق کبھی سُنی ہو تو فرماد و حق تو یہ ہے کہ اسکا طرز نرالا ہے انداز انوکھا ہے مضامین خوف پر ہنسنے والون کے چھکے چھوڑاتے ہین مطالب رجا سُننے والون کی ڈہارس بندہاتے ہین

غمگین مجھے سُنتے ہین چہرا اپنی خفگی سے	کرجاتے ہین دل شادمراآکے ہنسی سے

واقع مین عجیب کتاب ہے اپنی صفات مین لاجواب ہے خداوند کریم مسلمانون کو توفیق عمل بخشے اپنے غضب کا ڈر رحمت کا بھروسہ نصیب کرے عالمین کو نقد مغفرت حاصل ہو آلٰہی یہ تیرا گنہگار بھی اِسی گروہ خجستہ مین شامل ہو

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

قطعۂ تاریخ

دیندار کہتے ہین ہے آقا کو دیکھکر	ہادی سبہے یہ امام ہے یہ مقتدا ہے یہ
بشرہ سے آشکار ہے چہرہ سے جلوہ گر	ابنِ بتول و سبطِ رسولِ خدا ہے یہ
خود خلق مین ہے دل ہے خدا سے لگا ہوا	شامل ہے سب مین سب سے ولیکن جدا ہے یہ
ای خضر تم مین اور ہے آقا مین فرق ہے	دنیا کے رہنما ہو تم اور دین کا ہے یہ
اقبال مین کرم مین فراست مین علم مین	چھوٹی سی بات یہ ہے کہ سب سے بڑا ہے یہ
بیڑا لگایا پار ہدایت سے خلق کا	کشتی دین کا سچ تو یہ ہے ناخدا ہے یہ
عاجز ہین لکھنے والے تصانیف پاک کے	ایسا بندہا ہے سلسلہ تا تا لگا ہے یہ
ہر کار خوب و زشت کو ایک اک کتاب مین	لکھکر جتا دیا وہ بُرا ہے بھلا ہے یہ
قربان اوسکے علم کے تحقیق کے نثار	فی الحال کیا نفیس رسالہ لکھا ہے یہ
خوف و رجا کی راہ دکھاتی ہے خلق کو	سچ تو یہ ہے کتاب نہین رہنما ہے یہ
ڈروالون کی تسلی ہے مایوسون کی امید	دونون کی یہ پناہ ہے صدق اِلتجا ہے یہ
صورت بنا کے سامنے رکھدی ہے دیکھ لو	کہتے ہین اسکو خوف الٰہی رجا ہے یہ

تفسیر ہے کلام الٰہی کی بالیقین
ہو گو صفای قلب سے اس پر عمل کرو
طرز بیان پہ لوٹ ہے عالم زمانہ غش
تاریخ اسکے طبع کی لکھی جمیل نے

لاریب شرح سنت خیر الوریٰ ہے یہ
شایستہ مقولۂ خذ ما صفا ہے یہ
اعجاز اگر نہین ہے تو پھر اور کیا ہے یہ
صادق بیان رجا مع خوف ورجا ہے یہ
۱۳۰۴ھ

دیگر

واقع مین راہ پاتے ہین سب اس کتاب سے
تاریخ طبع کی ہے اگر آرزو جمیل

کچھہ شک نہین کہ مرشد اہل جہان ہے یہ
کہدے عجب طرفہ خوف ورجا کا بیان ہے یہ
۱۳۰۴ھ

صحت نامۂ صدق اللجا الی ذکر الخوف والرّجا

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	الشاق	مشاق	۱۹	۶	راا	راہ
۴	۱۳	کلمۃ السؤ	کلمۃ السواء	؍؍	۱۲	قرت	قوت
؍؍	۲۰	لاالا	لاالٰہ الا	؍؍	۱۶	اعاد	اعادہ
۷	۱۷	توحید کا	توحید کو	؍؍	۱۹	اس سے	اس ہی
۸	۱۱	تقلت	ثقلت	۲۳	۱۸	یحسب	بحسب
۹	۲	مندزی	مندرتی	۲۴	۱۳	اسمین	اوسمین
؍؍	۴	اورہ	اورنہ	۲۵	۳	ہون	ہو
۱۳	۴	یعلمون	یعملون	۲۶	۶	ڈرتا ہے	ڈرنا ہے
۱۴	۲۱	الیھم	ایھم	۳۲	۱۵	ماجتہ	ماجۃ
۱۸	۶	ھذ	ھذا	۳۳	۸	استغفربہ	استغربہ
				۳۶	۱۲	الذی	الذین

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۳۶	۱۳	اصطفیناہ	اصطفینا	۵۳	۱۹	منقبا	منقلبا
۳۷	۳	وامتہ	وابن امتہ	۵۵	۷	خلقك	خلقك
۴۰	۸	الشفع	اتشفع	〃	۱۵	مغنی	مشی
۴۱	۴	سترضیك	سنرضیك	۵۷	۳	کل	لکل
〃	۱۶	مع	معہ	۶۲	۹	تمنٰے	تمنّے
〃	۱۸	لرماہ	کرماہ	〃	۲۰	ارشاد	یہ ارشاد
〃	۱۹	فتلیفت	فیلتفت	۶۳	۷	ونجنی	ویخنی
〃	۲۰	فینجمہ	فینجیہ	۶۳	۱۰	نبی	نبيي
〃	۲۱	دلیل	دلیل ہے	۶۴	۱۲	معرفت	معرفت صفات
۴۵	۶	یزید	یزید	〃	۲۰	مراءت	مرارت
۴۸	۱۷	ورایت	درایت	۶۵	۵	نزل	انزل
۴۹	۲۱	یہ لوگ	یہ وہ لوگ	〃	۱۳	کاخوف	خوف کا
۵۰	۹	عشرات	اشراط	۶۸	۱۶	مطلع	مطلع
۵۱	۱۵	بعد	مین بعد	〃	۲۰	تبہ	رتبہ
〃	۱۸	یبآس	ییأس	۶۹	۱۷	والہ	والہ وصحبہ
〃	۲۲	تببض	تبیض	۷۰	۱	کیاہے	کہاہے
۵۳	۵	انخزام	انخرام	۷۱	۲۰	تیر	تیرا
〃	۸	جس	حسن	۷۲	۲	تسقیتان	تسقیان
〃	۱۶	اضاعو	اضاعوا	۸۰	۱۷	حنیفة	خیفة
〃	۱۸	تقید	تبید	۸۶	۱۱	پرکہا	پھر کہا

صفحه	سطر	غلط	صواب
〃	۱۴	باشک	یاشک
۸۹	۱۷	سوادیه	سوادیه
۹۰	۳	محبول	مجبول
۹۱	۲۰	مضفی	مفغنی
۹۲	۱۳	کسیکو روح اوسکی	کسی کی روح
۹۹	۶	مواظبت	مواظبت
۱۰۱	۶	تو	تم
〃	۸	ره	رهو
〃	۱۹	ودت	وحدت
۱۰۱	۲۱	زمین کا	زمین پر
۱۰۲	۱۵	پتو	بتو
〃	۱۹	نست	لست
۱۰۳	۴	الذاتها	لذاتها
۱۰۶	۱۴	وز	ذر
۱۰۸	۲۰	جسد	جسر
〃	〃	پشث	پشت
۱۱۶	۱۵	تنتهای	منتهای

تمت بالخیر